ISSN 2977-3555

روزنامہ

صحافت

برمنگھم

باخبر، باثر حقیقتوں کا پیام بر

www.sahafat.in/uk

Birmingham Edition U.K.

برطانیہ میں الیکٹرک گاڑیوں کی فروخت میں اضافے کا رجحان

ص:02

Published from Birmingham (U.K.), India-Delhi, Mumbai, Lucknow, Dehradun

Volume No.03, Issue No.161 , Thursday 18 December, 2025, 8 Pages

جلد نمبر (۳)، شمارہ نمبر (۱۶۱)، بروز جمعرات، ۱۸ر دسمبر، ۲۰۲۵ء، ۲۶ر جمادی الآخر، ۱۴۴۷ھ، ۸ صفحات

جنگ بندی کی مسلسل خلاف ورزی، مشرقی غزہ پر توپ خانے کی گولہ باری اور فائرنگ

غزہ: جنگ بندی کی مسلسل خلاف ورزیوں کے تسلسل میں قابض اسرائیلی فوج نے غزہ پٹی میں ایک بار پھر جارحیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے فضائی حملے کیے، توپ خانے سے شدید گولہ

باری کی، اندھا دھند فائرنگ کی اور غزہ پٹی کے مشرقی علاقوں میں شہریوں کے گھروں کو مسمار کیا۔ مقامی ذرائع کے مطابق قابض اسرائیل کی فوج نے توپ خانے کے ذریعے غزہ پٹی کے شمالی علاقوں کے اطراف کو نشانہ بنایا۔ اسی طرح قابض افواج کی بکتر بند گاڑیوں نے غزہ پٹی کے جنوب میں واقع شہر خان یونس کے جنوب مشرقی علاقے میں فائرنگ کی۔ قابض افواج کی گاڑیوں نے غزہ پٹی کے جنوبی حصے میں رفح شہر کے شمال میں واقع موراج محور کے قریب بھی فائرنگ کی۔ مزید یہ کہ قابض افواج نے شہر غزہ کے مشرقی علاقوں میں فائرنگ کی جو غزہ پٹی کے شمال میں واقع جبالیا کے مشرقی حصے پر توپ خانے کی گولہ باری کے ساتھ بیک وقت جاری رہی۔ قابض اسرائیل مسلسل اس سیز فائر کی خلاف ورزیاں کر رہا ہے جو اس نے تحریک مزاحمت اسلامی حماس کے ساتھ طے کیا تھا، ان خلاف ورزیوں کے نتیجے میں گزشتہ اکتوبر سے اب تک 393 فلسطینی شہید اور 1074 دیگر زخمی ہو چکے ہیں۔ یہ معاہدہ اس نسل کش جنگ کے خاتمے کا سبب بنا جو قابض اسرائیل نے آٹھ اکتوبر سنہ 2023ء کو شروع کی تھی اور جو دو برس تک جاری رہی، اس جنگ میں 70 ہزار سے زائد فلسطینی شہید ہوئے، 171 ہزار سے زیادہ افراد زخمی ہوئے اور وسیع پیمانے پر تباہی پھیلی، جبکہ اقوام متحدہ کے مطابق غزہ کی تعمیر نو کی لاگت تقریباً 70 ارب ڈالر تک پہنچ چکی ہے۔

امریکہ میں یہودی لابی کی مضبوطی باقی نہ رہی، ٹرمپ کا اعتراف

امریکی صدر نے وائٹ ہاؤس میں یہودی تہوار پر منعقدہ تقریب سے خطاب میں کہا: امریکہ میں اسرائیل کی حمایت کم ہوگئی ہے، یہ حیرت انگیز ہے

واشنگٹن (یو این آئی) امریکی صدر نے ایک بار پھر اعتراف کیا ہے کہ امریکہ اور کانگریس میں یہودی لابی کی حمایت کم ہو چکی ہے۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے وائٹ ہاؤس میں یہودی تہوار پر منعقدہ تقریب سے خطاب میں کہا کہ امریکہ میں اسرائیل کی حمایت کم ہوگئی ہے، کانگریس میں یہودی مخالف لابیز سرگرم ہیں اور ملک میں یہودی لابی کی مضبوطی باقی نہ رہی۔

انہوں نے کہا سڈنی میں خطرناک حملہ ہوا، ہلاکتوں پر دکھ اور افسوس ہے، حملے میں زخمی افراد کی جلد صحت یابی کے لیے دعا گو ہوں، دہشت گردی کے خلاف امریکی قوم متحد کھڑی ہے۔

ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا ہم نے معاہدہ کر کے مشرق وسطیٰ میں امن قائم کیا ہے، حماس نے اسرائیلی قیدیوں کو رہا کر دیا اور لاشیں حوالے کیں، ہم نے ایران کا ایٹمی پروگرام تباہ کر دیا، اب روس یوکرین جنگ بھی جلد ختم کرنا چاہتا ہوں۔ یاد رہے کہ ستمبر میں بھی صدر ٹرمپ نے کہا تھا کہ وہ حیران ہیں کہ واشنگٹن میں اسرائیل کی ایک زمانے کی طاقت ور لابی کانگریس میں اپنا اثر و رسوخ کھو رہی ہے۔ امریکی صدر نے اپنی ہی ریپبلکن پارٹی کے اندر رائے میں نسل در نسل تبدیلی کو تسلیم کیا۔

ٹرمپ کی مزید 20 ممالک کے شہریوں پر سفری پابندیاں، اطلاق یکم جنوری سے

واشنگٹن (یو این آئی) کئی ممالک پر پابندیاں لگانے کے بعد امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے مزید 20 ممالک کے شہریوں پر سفری پابندیاں لگا دیں، نئی پالیسی کا اطلاق یکم جنوری سے کیا جائے گا۔ نئی پالیسی کی زد میں ان ممالک کے طلبہ، امریکی شہریوں کے اہل خانہ اور افغان اسپیشل امیگرینٹ ویزا کے حامل افراد بھی آئیں گے۔

امریکی میڈیا کے مطابق شام، جنوبی سوڈان، نائجر، مالی اور برکینا فاسو اور ایسے شہریوں کے امریکہ سفر پر پابندی عائد کی جا رہی ہے جن کی سفری دستاویز فلسطینی اتھارٹی جاری کرتی ہے۔ جن ممالک کے شہریوں پر جزوی پابندیاں لگائی گئی ہیں ان میں انگولا، انٹیگوا، باربوڈا، بنین، آئیوری کوسٹ، ڈومینیکا، گبون، گیمبیا، ملاوی، موریطانیہ، نائجیریا، سینیگال، تنزانیہ، ٹونگا، زیمبیا اور زمبابوے شامل ہیں۔ صدر ٹرمپ نے پہلے افغانستان سمیت 12 ممالک کے شہریوں پر جون میں پابندی لگائی تھی اور وائٹ ہاؤس کے باہر افغان شہری کی نیشنل گارڈ پر فائرنگ کے بعد تیسری دنیا کے تمام ممالک سے لوگوں کی نقل مکانی روکنے کا بیان دیا تھا۔ صدر ٹرمپ کے تازہ اقدام سے سفری پابندیوں کا شکار ممالک کی تعداد بڑھ کر 35 ہو گئی ہے۔ اس کے ساتھ ہی ٹرمپ انتظامیہ مزید 15 ممالک کے شہریوں پر پابندی لگا رہی ہے جن میں زیادہ تر کا تعلق افریقہ کے ممالک سے ہے۔ ترجمان وائٹ ہاؤس کے مطابق امریکہ ایسے تمام غیر ملکیوں کو روکنا چاہتا ہے جو اسے غیر محفوظ اور غیر مستحکم بنا سکتے ہیں۔

امریکہ کا وینزویلا آنے جانے والے تیل بردار جہازوں کی ناکہ بندی کا حکم

واشنگٹن (یو این آئی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے وینزویلا آنے اور جانے والے زیر پابندی تمام تیل بردار جہازوں کی ناکہ بندی کا حکم دے دیا۔ خبر ایجنسی کے مطابق امریکی صدر نے وینزویلا کی حکومت کو غیر ملکی دہشت گرد تنظیم قرار دیا ہے۔ ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا کہ اثاثوں کی چوری، دہشت گردی اور اسمگلنگ کی وجہ سے وینزویلا حکومت کو دہشت گرد تنظیم قرار دیا گیا ہے۔ خبر ایجنسی کے مطابق امریکہ کے تازہ ترین اقدامات وینزویلا کے صدر نکولس مادورو کی حکومت پر دباؤ بڑھانے اور ان کی آمدنی کے اہم ذرائع کو نشانہ بنانے کے لیے کیے گئے ہیں۔ واضح رہے کہ امریکہ نے گزشتہ ہفتے وینزویلا کے ساحل کے قریب تیل بردار جہاز کو قبضے میں لیا تھا، امریکی اٹارنی جنرل کا کہنا تھا کہ جہاز کا دہشت گرد تنظیموں کی مدد کرنے والے غیر قانونی شپنگ نیٹ ورک سے تعلق ہے۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ وینزویلا کے خلاف زمینی کارروائی کا عندیہ بھی دے چکے ہیں۔

قابض اسرائیل میں عدلیہ کمزور کرنے اور مذہبی جبر نافذ کرنے کے چار قوانین کی منظوری

تل ابیب: قابض اسرائیل میں حکمران اتحاد نے آج بدھ کو کنیسٹ کے عام اجلاس میں چار قوانین کی ابتدائی منظوری دی ہے، جو عدلیہ کو کمزور کرنے اور انسانی حقوق کے نظام کو تباہ کرنے کے منصوبے کے ضمن میں ہیں۔ اسرائیلی ذرائع ابلاغ کے مطابق یہ قوانین اس مقصد کے لیے بھی ہیں کہ وزیر اعظم بنجمن نیتن یاھو کے خلاف سنگین بدعنوانی کے مقدمات کو ختم کیا جا سکے۔ ان قوانین میں سب سے نمایاں "یہودی شناخت کا قانون" ہے، جو کنیسٹ کی رکن گلیت ڈیستال اتبریان نے لیکوڈ پارٹی کی طرف سے پیش کیا ہے اور اسے مذہبی جبر کا قانون قرار دیا جاتا ہے۔ اس قانون کے تحت عوامی مقامات پر یہودی عبادت میں رکاوٹ ڈالنے پر پابندی ہوگی اور یہودی ربیوں کو "معابد میں کمیونٹی کے تنازعات" میں فیصلہ کرنے کا اختیار حاصل ہوگا۔ قانون کے تحت عوامی مقامات اور ریاستی مالی مدد والے اداروں کے دروازوں پر "مزوزہ" لگانا لازمی ہوگا اور ایسے مقدمات دیکھنے والے ججز کو وزیر انصاف کے تعین کردہ اصولوں کے تحت حاخامیہ اور کنیسٹ کی قانون و آئین کمیٹی کے ساتھ مل کر فیصلے کرنا ہوں گے۔ انہیں یہودی مذہب کے مطابق احکام جاری کرنے ہوں گے۔ اس قانون کے تحت ججز کی تعیناتی یا ترقی کے لیے وزارت انصاف اور حاخامیہ کی جانب سے خصوصی امتحانات لازمی ہوں گے۔ وزیر انصاف کو یہ اختیار بھی حاصل ہوگا کہ وہ سرکاری اہلکاروں کو برطرف کرے جو قانون کی خلاف ورزی کریں اور انہیں عدالت میں بھی پیش کیا جا سکتا ہے، چاہے پراسیکیوٹر جنرل اعتراض کرے۔ اس کے علاوہ عام اجلاس میں "سرکاری ملازمتوں کا قانون" بھی پیش کیا جائے گا، جو وزیروں کو یہ اختیار دیتا ہے کہ وہ قریبی ساتھی اور پارٹی کارکنان کو اعلیٰ عہدوں پر مقرر کریں، جس میں وزارتی ڈائریکٹر جنرل اور سرکاری کمپنیوں کے بورڈ کے ارکان شامل ہیں۔ کنیسٹ میں ایک اور قانون "کمپیوٹر قانون" کے طور پر پیش کیا گیا ہے، جسے کنسٹ میں قانون و آئین کمیٹی کے سربراہ سمحا روتمان نے مذہبی صہیونیت پارٹی کی طرف سے پیش کیا ہے۔ یہ قانون سپریم کورٹ کے صدر یتسحاق عمت کے اختیارات محدود کرنے کے لیے بنایا گیا ہے، اور اس کے تحت عدلیہ کے اداروں کی تشکیل کا طریقہ تبدیل کر دیا گیا ہے، تاکہ ججز کے انتخاب کا کام صدر کے بجائے کمپیوٹر کرے۔ چوتھا قانون، جسے "یائیر گولان قانون" کہا جاتا ہے، کنسٹ کے رکن اریئل کیلنر نے لیکوڈ پارٹی کی طرف سے پیش کیا ہے۔ یہ قانون وزیر دفاع اور وزیر قومی سکیورٹی کو یہ اختیار دیتا ہے کہ وہ سابق سکیورٹی اہلکاروں کی فوجی رینک، ریٹائرمنٹ الاؤنس اور دیگر فوائد واپس لے سکیں، اس بنیاد پر کہ انہوں نے "بغاوت کی حمایت کی، فوجی خدمات سے انکار کیا، یا فوج میں بھرتی یا رضاکارانہ خدمات سے اجتناب کیا" یا قابض اسرائیل پر پابندیاں عائد کرنے کا مطالبہ کیا۔ یہ قوانین مجموعی طور پر انسانی حقوق اور عدلیہ کے حلقوں میں شدید تنقید کا باعث بنے ہوئے ہیں، اور خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ یہ عدلیہ کی آزادی اور قابض اسرائیل کے سیاسی نظام کی نوعیت کو شدید نقصان پہنچائیں گے۔

غزہ میں امداد کی فوری فراہمی اور مغربی کنارے میں آبادکاروں کی سفاکیت روکی جائے: اقوام متحدہ، یورپی یونین

اقوام متحدہ: اقوام متحدہ اور یورپی ممالک نے غزہ میں انسانی امداد کی فوری فراہمی اور مقبوضہ مغربی کنارے میں فلسطینیوں کے خلاف قابض اسرائیلی آبادکاروں کی بڑھتی ہوئی سفاکیت کو روکنے کے لیے سنجیدہ اقدامات کا مطالبہ کیا ہے۔ اقوام متحدہ کے نائب خصوصی رابطہ کار برائے مشرق وسطیٰ امن عمل رامز الاکبروف نے غزہ کی پٹی میں امدادی سامان داخل کرنے اور وہاں کے مظلوم عوام کی فوری ضروریات پوری کرنے کی اپیل کی ہے جبکہ یورپی ممالک نے مقبوضہ مغربی کنارے میں فلسطینیوں کے خلاف آبادکاروں کے غیر معمولی تشدد کی سخت مذمت کی ہے۔

رامز الاکبروف نے مقبوضہ بیت المقدس سے ویڈیو لنک کے ذریعے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کو بریفنگ دیتے ہوئے کہا کہ غزہ میں سردی سے موت کا خطرہ تیزی سے بڑھ رہا ہے کیونکہ امداد کی شدید کمی ہے۔

یہ تکالیف اس وقت سامنے آ رہی ہیں جب قابض اسرائیل جنگ بندی معاہدے کے تحت اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے سے انکار کر رہا ہے جو سنہ 10 اکتوبر گزشتہ سال نافذ ہوا تھا۔ اس معاہدے کے انسانی پروٹوکول میں رہائشی سامان کی فراہمی تین لاکھ خیموں اور عارضی گھروں کی ترسیل شامل تھی جیسا کہ غزہ میں حکومتی میڈیا دفتر بارہا تصدیق کر چکا ہے۔

غزہ میں قابض اسرائیل کی نسل کش جنگ جو سنہ 8 اکتوبر 2023ء کو امریکی حمایت سے شروع ہوئی اور دو برس تک جاری رہی اس کے نتیجے میں 70 ہزار سے زائد فلسطینی شہید اور 171 ہزار سے زیادہ زخمی ہوئے جن میں اکثریت بچوں اور خواتین کی ہے جبکہ شہری بنیادی ڈھانچے کا 90 فیصد حصہ مکمل طور پر تباہ ہو چکا ہے۔

رامز الاکبروف نے خبردار کیا کہ مقبوضہ مغربی کنارے بشمول مشرقی بیت المقدس میں جاری قابض اسرائیلی توسیع پسندانہ آبادکاری کشیدگی کو ہوا دے رہی ہے فلسطینیوں کی اپنی زمینوں تک رسائی میں رکاوٹ بن رہی ہے اور جغرافیائی طور پر متصل اور خود مختار فلسطینی ریاست کے قیام کے امکان کو سنگین خطرے سے دوچار کر رہی ہے۔

اقوام متحدہ کے اس عہدیدار نے بتایا کہ مقبوضہ مغربی کنارے میں قابض اسرائیل کی کارروائیوں کے نتیجے میں فلسطینیوں کی بڑی تعداد شہید اور زخمی ہوئی ہے اجتماعی طور پر بے گھر افراد میں اضافہ ہوا ہے اور خاص طور پر پناہ گزین کیمپوں میں وسیع پیمانے پر تباہی ہوئی ہے۔

انہوں نے آبادکاروں کے حملوں کی بھی مذمت کی جو پہلے سے زیادہ بار بار اور زیادہ پر تشدد ہو چکے ہیں اور اکثر قابض اسرائیلی سکیورٹی فورسز کی موجودگی یا حمایت میں کیے جاتے ہیں خاص طور پر زیتون کی فصل کے موسم میں۔

اسی سلامتی کونسل کے اجلاس میں جو مشرق وسطیٰ کی صورت حال اور قضیہ فلسطین پر غور کے لیے منعقد ہوا الجزائر کے مندوب عمار بن جامع نے کہا کہ غزہ میں فلسطینی عوام کے خلاف قابض اسرائیل کی نسل کش جنگ بدستور جاری ہے۔

عمار بن جامع نے غزہ میں سیز فائر معاہدے کے ضامن فریقوں سے مطالبہ کیا کہ وہ قابض اسرائیلی خلاف ورزیوں کے حوالے سے اپنی ذمہ داریاں پوری کریں۔ انہوں نے کہا کہ قابض اسرائیلی افواج ایسے پیش قدمی اور بمباری جاری رکھے ہوئے ہیں گویا جنگ بندی کے انتظامات سب پر لاگو ہوتے ہیں سوائے قابض اسرائیل کے۔

عمار بن جامع نے مزید کہا کہ یہ حقیقت اب واضح اور روح کو زخمی کرنے والی ہے کہ قابض اسرائیل اس کونسل میں مکمل استثنا کے ساتھ کارروائیاں کر رہا ہے۔

ادھر اقوام متحدہ میں فلسطین کے مستقل مندوب ریاض منصور نے قابض اسرائیل پر فلسطینی عوام کی منظم جبری بے دخلی اور آبادی کی تبدیلی کی پالیسی جاری رکھنے کے الزام عائد کیا۔ ریاض منصور نے کہا کہ آبادکار ملیشیائیں قابض فوج کے شانہ بشانہ کام کر رہی ہیں اور ہمارے عوام کو منظم انداز میں نشانہ بنا رہی ہیں جس کا مقصد مقبوضہ مغربی کنارے کو قابض اسرائیل میں ضم کرنا ہے۔

غزہ پر نسل کش جنگ کے آغاز کے بعد سے قابض اسرائیلی فوج اور آبادکاروں نے مقبوضہ مغربی کنارے میں فلسطینیوں اور ان کی املاک پر حملے تیز کر دیے ہیں جن کے نتیجے میں 1097 فلسطینی شہید اور قریب 11 ہزار زخمی ہوئے ہیں جبکہ 21 ہزار سے زائد افراد کو گرفتار کیا گیا ہے۔

سلامتی کونسل میں فرانس کے مندوب جیروم بونافون نے کہا کہ قابض اسرائیلی حکومت کی جانب سے 19 نئی آبادکار بستیوں کی منظوری اور بیت المقدس اور معالیہ ادومیم کے درمیان ای ون منصوبہ بین الاقوامی قانون کی کھلی خلاف ورزی اور دو ریاستی حل پر کاری ضرب ہے۔

برطانیہ میں بے روزگاری کی شرح میں ہوشربا اضافہ

لندن (یو این آئی) برطانیہ میں بے روزگاری کی شرح میں ہوشربا اضافہ سامنے آیا ہے جو 5.1 فیصد تک پہنچ گئی ہے، یہ گزشتہ چار برسوں کی بلند ترین سطح ہے۔ قومی ادارۂ شماریات (او این ایس) کی رپورٹ کے مطابق یہ اعداد و شمار اکتوبر تک کے تین ماہ کے ہیں جو گزشتہ ماہ پیش کیے گئے جبکہ اس سے گزشتہ سہ ماہی میں یہ شرح 5 فیصد تھی۔

او این ایس کا کہنا ہے کہ بے روزگاری کی یہ شرح جنوری 2021 کے بعد سب سے زیادہ ہے، تاہم اگر کووڈ کی وبا کا دورانیہ نکال دیا جائے تو بھی یہ ابتدائی 2016 کے بعد بلند ترین سطح بنتی ہے۔ اس حوالے سے معاشی ماہرین کا کہنا ہے کہ بے روزگاری میں ہونے والے اس اضافے سے یہ بات یقین سے کہی جا سکتی ہے کہ بینک آف انگلینڈ بہت جلد شرحِ سود میں کمی کر دے گا۔ دفتر برائے قومی شماریات کا کہنا ہے کہ بے روزگاری کی یہ شرح لیبر مارکیٹ پر دباؤ کا عکاس ہے، اکتوبر تک کی سہ ماہی میں تنخواہوں میں اوسط اضافہ 4.6 رہا، نجی شعبہ میں یہ اضافہ 4.2 فیصد سے کم ہو کر 3.9 فیصد رہا تو سرکاری ملازمین کی تنخواہ میں اضافہ 6.6 فیصد سے 7.6 فیصد تک ہوا۔

تازہ اعداد و شمار کے مطابق بونس کے علاوہ تنخواہوں میں اضافہ اشیا کی قیمتوں کی بڑھنے کی شرح سے اب بھی زائد ہے، بونس کے بغیر اجرتوں میں اضافہ اکتوبر میں کم ہو کر 4.6 فیصد رہ گیا، جو ستمبر میں 4.7 فیصد تھا، یہ شرح ابتدائی 2022 کے بعد سب سے کم سطح ہے۔

بے روزگاری الاؤنس لینے والوں کی تعداد میں بھی اضافہ ہوا ہے، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آجرین کی جانب سے ملازمین کو فارغ کرنا بھی ان اعداد و شمار کی ایک بڑی وجہ ہے۔ بے روزگاری الاؤنس کے دعوے داروں کی تعداد بڑھ کر 16 لاکھ 96 ہزار ہو گئی، جو اگست میں 16 لاکھ 86 ہزار تھی۔ یاد رہے کہ خبر رساں ادارے رائٹرز کے سروے میں شامل ماہرین نے اکتوبر میں بے روزگاری کی شرح 5.1 فیصد تک پہنچنے کی پیش گوئی کی تھی، جو ستمبر میں 5 فیصد تھی۔

انگلینڈ: ڈاکٹروں نے کم تنخواہوں اور خراب حالات کار کے خلاف 5 روزہ ہڑتال شروع کر دی

لندن: انگلینڈ سے تعلق رکھنے والے ڈاکٹروں نے پانچ روزہ ہڑتال کا آغاز بدھ کے روز سے کیا ہے۔ یہ ہڑتال ڈاکٹروں کو ملنے والی کم تنخواہوں اور حالات کار کے اچھا نہ ہونے کے خلاف کی جا رہی ہے۔ ڈاکٹروں کی تنظیموں کا کہنا ہے کہ حکومت کے رویے کی وجہ سے مسلسل کئی تنازعات پیدا ہو رہے ہیں۔ ڈاکٹروں کے مطابق ہسپتالوں میں رہائشی جونیئر ڈاکٹروں کی طرف سے واک آؤٹ کے نام سے احتجاج کا یہ سلسلہ اب تک کی احتجاجی سیریز کا تازہ ترین واقعہ ہے۔ اس سے پہلے بھی اسی سال کئی بار ڈاکٹر ہڑتال کر چکے ہیں۔ جن کا کہنا ہے کہ ان کی تنخواہوں میں کئی دہائیوں سے کوئی اضافہ نہیں ہے۔ دوسری جانب حکومت کا کہنا ہے کہ ڈاکٹروں کو ملنے والی موجودہ تنخواہوں میں وہ مزید کوئی اضافہ کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہیں۔ وزیر صحت نے کہا کہ اس طرح ہڑتالوں کا اعلان کرنا غیر ذمہ دارانہ ہے اور خود کو خطرات سے دوچار کرنے والی بات ہے۔ صحت سے متعلق سہولتیں پہلے ہی بہت کم ہیں۔ جبکہ اس ہڑتال سے ہیلتھ کیئر سروسز پر مزید دباؤ آئے گا۔ انگلینڈ کے صحت سے متعلق

ادارے نیشنل ہیلتھ سروس نے پچھلے ہفتے انتباہ کیا تھا کہ انگلینڈ کے ہسپتال بدترین صورتحال سے گزر رہے ہیں۔ خاص طور پر آج کل خاص قسم کا ایک فلو بھی وائرل ہوا ہے۔ انگلینڈ کی نیشنل ہیلتھ سروس کے میڈیکل ڈائریکٹر نے کہا کہ طبی عملہ اسی طرح اپنی ذمہ داریوں پر آئے گا جس طرح کہ ہمیشہ آتا ہے۔ لیکن بدقسمتی سے بہت سارے مریضوں کو ہڑتالوں کی وجہ سے تکلیف سے گزرنا پڑا ہے۔ برطانوی میڈیکل ایسوسی ایشن 'بی ایم اے' کے جیک فلیچر نے کہا ہڑتال کی وجہ دو ایشوز خاص طور پر بنے ہیں۔ ایک روزگار کا بحران کہ کوالیفائڈ ڈاکٹر بھی روزگار کے وہ مواقع اور مناسب تنخواہ پانے سے محروم ہیں۔ انہوں نے کہا ہمیں اپنے ملک میں ڈاکٹرز کمیونٹی کی قدر و منزلت میں اضافہ کرنا ہوگا۔ مزید کہا کہ میں دیکھتا ہوں کہ بہت سارے ڈاکٹر اس پیشے کو چھوڑنے پر مجبور ہو رہے ہیں جیسا کہ پچھلے سال حالیہ دہائی کے مقابلے میں زیادہ ڈاکٹروں نے اپنے اس مقدس پیشے کو الوداع کہہ دیا ہے۔ انہوں نے کہا اصل معاملہ ڈاکٹروں کی تنخواہوں کے حوالے سے ہے جو بہت کم ہے اور 'بی ایم اے' کی توقعات اور حکومت کی اعلان کردہ افورڈیبلیٹی میں بہت زیادہ فاصلہ ہے۔ کیونکہ اس سال میں بھی یہ تنخواہیں 2008 کی سطح پر موجود ہیں۔ دوسری جانب عوام کی طرف سے ڈاکٹروں کی اس ہڑتال کی حمایت نسبتاً کم ہے۔ تقریباً 58 فیصد لوگوں نے 12 دسمبر کو اس ہڑتال کی مخالفت کی۔ جبکہ نیشنل ہیلتھ سروس انگلینڈ کا کہنا ہے کہ ہڑتال کی وجہ سے بہت تھوڑے ڈاکٹر ڈیوٹی پر آئے اور یہ بالعموم ہونے والی ہڑتالوں سے بھی کم تعداد تھی۔ یہ ہڑتال ایسے وقت میں شروع کی گئی ہے جب 50 فیصد سے زیادہ لوگ ماہ دسمبر کے آغاز سے فلو کے وائرل کا شکار ہیں اور اوسطاً ہر روز 2660 نئے مریض ہسپتالوں سے رجوع کر رہے ہیں۔

لیبیا کے ساحل پر کشتی الٹنے سے 32 غیر قانونی بنگلہ دیشی تارکین وطن کو بچا لیا گیا

طرابلس (یو این آئی) لیبیا کی امیگریشن مخالف ایجنسی کی الجبل الاخدر شاخ نے ایک بیان میں کہا کہ شمال مشرقی لیبیا کے شہر الحانیہ کے ساحل پر ایک کشتی الٹنے کے بعد بتیس بنگلہ دیشی تارکین وطن کو بچا لیا گیا ہے۔ ایجنسی نے کہا کہ کشتی پر سوار تمام تارکین وطن کو منگل کے روز بحفاظت بچا لیا گیا اور البیدہ حراستی مرکز منتقل کر دیا گیا، جہاں انہیں ضروری طبی امداد دی جا رہی ہے۔ کچھ تارکین وطن کو معمولی چوٹیں آئیں۔ ایجنسی نے کہا کہ یہ واقعہ خراب موسم کی وجہ سے پیش آیا۔ بیان میں سمندری راستے سے غیر قانونی نقل مکانی کے خطرات سے بھی خبردار کیا گیا اور نام نہاد "ڈیتھ بوٹس" کو انسانی زندگی کے لیے سنگین خطرہ قرار دیا۔ لیبیا طویل عرصے سے یورپ کی طرف جانے والے غیر قانونی تارکین وطن کے لیے ایک اہم پل کی حیثیت رکھتا ہے، اس کی یورپ سے قربت اور بحیرہ روم کے طویل ساحل کے پیش نظر۔ 2011 میں سابق آمر معمر قذافی کے خاتمے کے بعد عدم استحکام اور کمزور سرحدی کنٹرول نے ملک میں اسمگلنگ کے نیٹ ورک کو ہوا دی ہے۔

سعودی عرب کے مشرقی ریجن میں زلزلہ

جدہ (یو این آئی) سعودی عرب میں جیولوجیکل سروے اتھارٹی کا کہنا ہے کہ منگل اور بدھ کی درمیانی شب مشرقی ریجن میں 4.3 شدت کا زلزلہ محسوس کیا گیا ہے۔ عرب خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق اتھارٹی کے تحت کام کرنے والے قومی زلزلہ نگرانی نیٹ ورک کے اسٹیشنوں نے رات ایک بجکر 11 منٹ اور 23 سیکنڈ پر زلزلے کے جھٹکے ریکارڈ کیے۔ اتھارٹی کے مطابق زلزلے کے جھٹکوں کا مرکز حرض کے مشرق میں تقریباً 9 کلومیٹر کی دوری پر تھا۔ جھٹکوں کی شدت ریکٹر اسکیل پر 4 درجے ریکارڈ کی گئی ہے۔ رپورٹس کے مطابق زلزلے کے جھٹکوں کے سبب کوئی جانی و مالی نقصان نہیں ہوا جبکہ بیشتر رہائشیوں نے اسے محسوس بھی نہیں کیا۔ واضح رہے کہ گزشتہ ماہ سعودی عرب میں حرۃ الشاقہ نامی علاقے میں زلزلے کے جھٹکے ریکارڈ کیے گئے تھے۔ جیولوجیکل سروے کا کہنا تھا کہ زلزلہ نگرانی نیٹ ورک کے مراکز نے شام کے وقت جھٹکے ریکارڈ کیے۔ ادارے کے مطابق جھٹکوں کا مرکز سعودی عرب کے علاقے حرۃ الشاقہ کے شمال مغرب میں تقریباً 86 کلومیٹر کے فاصلے پر تھا۔ رپورٹس کے مطابق ریکٹر اسکیل پر جھٹکوں کی شدت 3.43 ڈگری ریکارڈ کی گئی تھی تاہم اس سے کوئی جانی اور مالی نقصان نہیں ہوا تھا۔

قلندیا میں نیا صہیونی آبادکاری منصوبہ، مقبوضہ بیت المقدس کی تقسیم کی گھناؤنی اسکیم

غزہ: مقبوضہ بیت المقدس اور صہیونی آبادکاری کے امور کے ماہرین کے مطابق قابض اسرائیل کی جانب سے قلندیا ایئرپورٹ کی زمین پر نیا آبادکاری منصوبہ جس کے تحت تقریباً 9 ہزار رہائشی یونٹس تعمیر کیے جائیں گے، ایک پرانے منصوبے کا تسلسل ہے جس کا مقصد مقبوضہ بیت المقدس کو اس کے فلسطینی ماحول سے الگ کرنا اور مغربی کنارے کے شمالی حصے کو وسط اور جنوب سے جدا کرنا ہے۔ ماہرین نے اس بات پر زور دیا کہ اس منصوبے کا نفاذ کسی بھی حقیقی امکان کو تباہ کردے گا کہ فلسطینی ریاست جغرافیائی طور پر منسلک ہو، کیونکہ یہ زمین پر نئی نوآبادیاتی حقیقتیں مسلط کرے گا جو علاقے کا جغرافیائی اور سیاسی نقشہ قابض اسرائیل کی توسیع پسندانہ سوچ کے مطابق بدل دے گی۔

انہوں نے کہا کہ یہ منصوبہ روزانہ کی بنیاد پر قابض اسرائیل کی منظم خلاف ورزیوں کے تناظر میں آتا ہے، جس میں قتل، جبری بے دخلی، بستیوں اور مقدس مقامات پر دھاوے اور تیز رفتار آبادکاری شامل ہیں۔

ماہرین نے ان پالیسیوں کو فلسطینی شناخت اور شہری روابط کے لیے خطرناک قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ فلسطینی جغرافیہ کو مزید الگ کر کے خاندانی اور سماجی ڈھانچے کو کمزور کرتی ہیں۔ قلندیا میں یہ نیا آبادکاری منصوبہ القدس اور مسجد اقصیٰ کے اردگرد ہونے والے صہیونی اشتعال انگیز اقدامات کی ایک نئی کڑی ہے۔

فلسطینی ریاست کے قیام کو خطرہ اور بیت المقدس کی تقسیم

بیت المقدس ڈاکٹر عبداللہ معروف نے خبردار کیا کہ قلندیا ایئرپورٹ کی زمین پر نیا قابض اسرائیل آبادکاری منصوبہ، جس کے تحت تقریباً 9 ہزار رہائشی یونٹس بنیں گے، ایک پرانے منصوبے کا حصہ ہے جس کا مقصد بیت المقدس کو اس کے فلسطینی جغرافیے سے الگ کرنا اور مغربی کنارے کو دو حصوں میں تقسیم کرنا ہے۔

عبداللہ معروف نے صحافیوں سے گفتگو میں کہا کہ یہ منصوبہ دیگر آبادکاری منصوبوں کا تسلسل ہے، جن میں سب سے نمایاں "E-1" منصوبہ ہے جو "معالیہ ادومیم کالونی" میں شمالی مغربی کنارے کو جنوبی حصے سے الگ کرنے کے لیے بنایا گیا تھا۔

انہوں نے مزید کہا کہ قلندیا کا نیا منصوبہ بیت المقدس کو شمالی علاقوں سے، خاص طور پر رام اللہ سے الگ کرے گا اور ایک بڑے آبادکاری بلاک کے قیام سے یہ ممکن ہوگا۔ عبداللہ معروف نے کہا کہ اس اقدام کے ساتھ جنوب بیت المقدس میں موجود آبادکاری بلاکس کی موجودگی، مشرقی شہر کو مکمل طور پر فلسطینی ماحول سے الگ کردے گی۔ انہوں نے زور دیا کہ یہ منصوبے مغربی کنارے کو "الگ تھلگ جزیروں" میں تبدیل کردیں گے، جس سے فلسطینی ریاست کے قیام کے کسی بھی حقیقی موقع کو تباہ کیا جائے گا۔

فلسطینی شناخت کا نشانہ

اسی سلسلے میں کمیٹی برائے بیت المقدس کے سیکرٹری جنرل عبداللہ توفیق کنعان نے کہا کہ پہلے قلندیا کے نام سے معروف ایئرپورٹ کی زمین جو بیت المقدس سے تقریباً 11 کلومیٹر شمال میں واقع ہے آج ایک خطرناک آبادکاری منصوبے کی زد میں ہے، جس کے تحت تقریباً 9 ہزار رہائشی یونٹس تعمیر کی جائیں گی تاکہ ایک ایسا صہیونی محلہ قائم ہو جو تقریباً 30 ہزار انتہا پسند یہودی آبادکاروں (حریدیم) پر مشتمل ہو۔ کنعان نے کہا کہ "اسرائیلی بلدیاتی کمیٹی برائے منصوبہ بندی اور تعمیر" نے بدھ کو اس منصوبے کی منظوری دے دی۔

انہوں نے بیان میں کہا کہ قابض اسرائیل کی حکومت بیت المقدس پر اپنی یہودی آبادکاری اور تبدیلی کی پالیسیاں جاری رکھے ہوئے ہے، جس میں روزانہ کی بنیاد پر منظم خلاف ورزیاں شامل ہیں، جیسے قتل، جبری بے دخلی، بستیوں اور مقدس مقامات پر دھاوا، اور تیز رفتار آبادکاری۔ انہوں نے کہا کہ یہ پالیسیاں فلسطینی شناخت اور شہری روابط کے لیے خطرناک ہیں۔ بیت المقدس اور اس کے اردگرد فلسطینی جغرافیہ کو مزید الگ کرنے اور سماجی و خاندانی ڈھانچے کو توڑنے کی کوشش ہیں۔ یہ منصوبے "گریٹر اسرائیل" کے دعوے کے تحت حل دو ریاستی منصوبے کو ناکام بنانے اور فلسطینی ریاست کے قیام اور اس کی مشرقی بیت المقدس کو دارالحکومت بنانے کی کوشش کو روکنے کی واضح کوشش ہیں۔

بیت المقدس کی علیحدگی کا خطرناک تصادم

ادارہ حقوقی البیدر نے مرکزاطلاعات فلسطین کو جاری کردہ بیان میں کہا کہ نیا آبادکاری منصوبہ جو قابض اسرائیل کی حکومت کے تحت قلندیا ایئرپورٹ کی زمین پر قائم کیا جارہا ہے، تقریباً 9 ہزار یونٹس پر مشتمل ہے۔ یہ بیت المقدس کے فلسطینی ماحول سے علیحدگی کی پالیسی میں خطرناک اضافہ ہے۔ تنظیم نے خبردار کیا کہ منصوبے کا مقصد بیت المقدس اور رام اللہ کے جغرافیائی و آبادیاتی روابط کو توڑنا اور نئی آبادکاری حقیقتیں مسلط کرنا البیدر نے کہا کہ منصوبہ ہزاروں رہائشی یونٹس فلسطینی شہری علاقوں جیسے کفرعقب، قلندیا، الرام، بیت حنینا اور بیر نبالہ میں قائم کرنے کا منصوبہ رکھتا ہے۔ تنظیم نے مزید کہا کہ یہ منصوبہ شمالی بیت المقدس میں فلسطینی شہری ڈھانچے کے لیے براہ راست خطرہ ہے اور شہر اور اس کے شہریوں پر مسلط علیحدگی اور تقسیم کی پالیسی کو مضبوط کرتا ہے۔

صہیونی اشتعال انگیز یہودی کاری میں اضافہ

اسلامی تحریک مزاحمت "حماس" کے سیاسی دفتر کے رکن اور بیت المقدس امور کے سربراہ ہارون ناصر الدین نے "مرکز اطلاعات فلسطین" کو بتایا کہ قابض اسرائیل کا نیا آبادکاری منصوبہ جس کے تحت قلندیا ایئرپورٹ پر تقریباً 9 ہزار یونٹس بنیں گے، اور اسی دوران آبادکاروں نے "عید حانوکا" کے موقع پر مسجد اقصیٰ کے تاریخی دروازے باب القطانین پر شمع جلانا ایک نئی کڑی ہے جس سے بیت المقدس اور مسجد اقصیٰ کے اردگرد صہیونی اشتعال انگیز اقدامات میں اضافہ ہوا ہے۔

ناصر الدین نے کہا کہ یہ جارحانہ آبادکاری اقدامات مکمل طور پر قابض فوج کی حفاظت میں کیے جا رہے ہیں اور یہ قابض اسرائیل کے آبادکاری رجحان اور یہودی آبادکاروں کے اقدامات کا حصہ ہیں، جو مقدس مقامات پر نئے یہودی حقائق مسلط کرنے کی کوشش کرتے ہیں، تاکہ مسجد اقصیٰ کی مذہبی و تاریخی نوعیت کو بدل کر قابض اسرائیل کی طاقت نافذ کی جائے، جس سے مقدسات اور بین الاقوامی قوانین کی کھلم کھلا خلاف ورزی ہوتی ہے۔

جغرافیائی و آبادیاتی روابط کو نقصان

مقبوضہ بیت المقدس گورنری نے کہا کہ قابض اسرائیل کی حکومت کا شمالی بیت المقدس میں قلندیا ایئرپورٹ پر ایک بڑے آبادکاری منصوبے کو آگے بڑھانا، فلسطینی جغرافیائی اور آبادیاتی روابط کو نقصان پہنچانے اور جدید نوآبادیاتی حقیقتیں مسلط کرنے کا خطرناک اقدام ہے، جو دو ریاستی حل کے کسی بھی سیاسی امکان کو ناکام بنا دیتا ہے اور مشرقی بیت المقدس کے فلسطینی شہر اور سیاسی مرکز کے طور پر ترقی کو روک دیتا ہے۔ مقبوضہ بیت المقدس گورنری نے بیان میں کہا کہ یہ منصوبہ تقریباً 9,000 رہائشی یونٹس پر مشتمل ہوگا، جو کفر عقب، قلندیا، الرام، بیت حنینا اور بیر نبالہ جیسے فلسطینی شہری علاقوں میں قائم ہوں گے، شمالی بیت المقدس میں مکمل فلسطینی شہری علاقے کے لیے براہ راست خطرہ ہے، اور شہر اور اس کے اردگرد علیحدگی اور تقسیم کی پالیسی کو مضبوط کرتا ہے۔

افغانستان کی بدترین سیکورٹی صورتحال
برطانیہ کی اپنے شہریوں کو سخت وارننگ جاری

لندن (یو این آئی) برطانوی حکومت نے اپنے شہریوں کے لیے افغانستان کا سفر نہ کرنے کی سخت ہدایات جاری کردی ہیں۔ افغان طالبان رجیم کی سرپرستی میں دہشت گردی، افغان طالبان رجیم محض خطے کے لیے نہیں بلکہ عالمی امن کے لیے بھی خطرہ ہیں۔ برطانوی دفترِ خارجہ نے افغانستان کی بدترین سیکیورٹی صورتحال کے پیش نظر برطانوی شہریوں کو خبردار کردیا۔ افغان جریدہ خامہ پریس کے مطابق برطانوی حکومت نے سیکیورٹی خدشات کے باعث اپنے شہریوں کو افغانستان کا سفر نہ کرنے کی سخت ہدایات جاری کردیں۔ سفری ہدایات میں پرتشدد واقعات میں مسلسل اضافے اور ملک گیر خطرات کی نشاندہی کی گئی ہے، برطانوی حکومت نے کئی سرحدی گزر گاہیں بند ہونے کے باعث سفر انتہائی خطرناک قرار دیا ہے۔ برطانوی دفترِ خارجہ نے انتباہ جاری کیا ہے برطانوی شہریوں کو افغانستان میں گرفتاری اور طویل قید کا سامنا ہوسکتا ہے، افغانستان جانے والے برطانوی شہری ممکنہ خطرات کا لازمی جائزہ لیں۔ برطانوی وزارت خارجہ نے افغانستان میں موجود برطانوی شہریوں کو فوری انخلاء کی بھی ہدایات جاری کی ہیں۔ برطانوی حکام کے مطابق افغان طالبان رجیم میں مخدوش سیکیورٹی صورتحال، محدود نقل وحرکت اور سفارتی رسائی نہ ہونے کے باعث سیکیورٹی الرٹ جاری کیا گیا ہے۔

'ہماری سیاست سے دور رہیں' سابق آسٹریلوی وزیراعظم کا نیتن یاہو کو سخت پیغام

لندن (یو این آئی) آسٹریلیا کے سابق وزیراعظم میلکم ٹرنبل نے اسرائیلی وزیراعظم بنیامین نیتن یاہو کو سخت پیغام دیتے ہوئے کہا ہے کہ وہ آسٹریلیا کی اندرونی سیاست میں مداخلت نہ کریں۔ غیرملکی میڈیا رپورٹ کے مطابق یہ بات انہوں نے نیتن یاہو کی جانب سے فلسطینی ریاست کو تسلیم کرنے کے فیصلے کو سڈنی واقعے سے جوڑنے کی کوشش کے جواب میں کہی۔

یاد رہے کہ گزشتہ اتوار کے روز یہودی مذہبی تہوار حنوکا کے موقع پر ہونے والی تقریب کے دوران فائرنگ سے 15 افراد ہلاک ہوگئے تھے۔ سڈنی واقعے پر اسرائیلی وزیراعظم بنیامین نیتن یاہو نے کہا تھا کہ رواں سال فلسطینی ریاست کو تسلیم کرنے کے آسٹریلوی فیصلے نے یہود دشمنی کی "آگ پر تیل ڈالنے" کا کام کیا۔

برطانوی نشریاتی ادارے چینل فور نیوز کو انٹرویو دیتے ہوئے میلکم ٹرنبل نے کہا کہ "میں احترام کے ساتھ نیتن یاہو سے کہنا چاہوں گا کہ براہِ کرم ہماری سیاست سے دور رہیں۔ اگر آپ کو اس نوعیت کے تبصرے کرنے ہیں تو یہ کسی طرح مددگار نہیں اور نہ ہی یہ درست عمل ہے۔ ٹرنبل نے موجودہ آسٹریلوی وزیراعظم انتھونی البانیز کی حکومت کے اس فیصلے کی حمایت کی کہ اگست میں، کئی دیگر مغربی ممالک کے ساتھ مل کر فلسطینی ریاست کو تسلیم کیا گیا جب غزہ کی جنگ پر عالمی دباؤ میں اضافہ ہورہا تھا۔

واضح رہے کہ بونڈی بیچ حملے کے بعد ایک خطاب میں نیتن یاہو نے کہا تھا کہ چند ماہ قبل میں نے آسٹریلوی وزیراعظم کو لکھا تھا کہ آپ کی پالیسی یہود دشمنی کی آگ پر تیل ڈال رہی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہود دشمنی ایک سرطان ہے جو اس وقت پھیلتا ہے جب قیادت خاموش رہے۔ سابق وزیراعظم میلکم ٹرنبل کا کہنا تھا کہ دنیا کے بیشتر ممالک فلسطین کو ایک ریاست کے طور پر تسلیم کرتے ہیں اور دو ریاستی حل کی حمایت کرتے ہیں۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ آسٹریلیا ایک کامیاب کثیرالثقافتی معاشرہ ہے اور اسے غیرملکی تنازعات کو اپنے اندر درآمد کرنے کی اجازت نہیں دینی چاہیے۔

برطانیہ میں الیکٹرک گاڑیوں کی فروخت میں اضافے کا رجحان

لندن (یو این آئی) برطانیہ میں الیکٹرک گاڑیوں کی فروخت میں بڑھتے رجحان کی وجہ سے 2030ء میں پیٹرول و ڈیزل گاڑیوں کے حکومتی کوٹے پر سوالیہ نشان لگ گئے ہیں۔ برطانیہ میں

تیزی کے ساتھ الیکٹرک گاڑیوں کی فروخت کے رجحان اور حکومت کی طرف سے فروخت کیلئے بڑھتے ہوئے کوٹے کو پورا کرنے کی کوششوں نے 2030ء میں پیٹرول اور ڈیزل گاڑیوں کی فروخت پر سوالیہ نشان لگا دیا ہے۔ ٹوری لیڈر کیمی بیڈینوک نے الیکٹرک سیکٹر کیلئے سبسڈی میں کٹوتی کا اشارہ دیا ہے، اس سے ممکنہ طور پر برطانوی ٹیکس دہندگان کو اگلی دہائی میں 3 اعشاریہ 8 بلین پاؤنڈ کی بچت ہوگی۔ مستقبل قریب میں زیرو ایمیشن وہیکل مینڈیٹ کو ختم کیے جانےکی بازگشت بھی سنائی دیتی ہے، قانون کے تحت کار مینوفیکچررز کو الیکٹرک گاڑیوں ای اویز کی فروخت کے لیے تیزی سے بڑھتے ہوئے کوٹے کو پورا کرنا ہوگا جو وقت کیساتھ بالآخر 100 فیصد تک بڑھ جائے گا۔ ایک جانب اس خدشے کا اظہار کیا جارہا ہے کہ سال 2030ء تک پیٹرول اور ڈیزل پر چلنے والی کاروں پر مکمل پابندی بھی عائد کی جاسکتی ہے جس سے انڈسٹری متاثر ہوسکتی ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ 2020ء میں وزیراعظم بورس جانسن نے 2030ء میں پیٹرول اور ڈیزل کاروں پر پابندی کے منصوبے کا اشارہ دیا تھا مگر اسے بعدازاں 2035ء تک موخر کیا گیا تاہم لیبر حکومت اس منصوبے پر عمل درآمد کی خواہاں ہے۔

امریکہ کی یورپی یونین کو دھمکی، کمپنیوں کے خلاف کارروائی کی تو جوابی کارروائی کی جائے گی

نیویارک (یو این آئی) امریکہ نے یورپی یونین (ای یو) کو دھمکی دی ہے کہ اگر یورپی یونین نے امریکی ڈیجیٹل سروس فراہم کرنے والی کمپنیوں کے خلاف پابندیوں کی کارروائی کی تو امریکہ بھی جوابی کارروائی کرے گا۔

"اگر یورپی یونین اور اس کے رکن ممالک امتیازی طریقوں سے امریکی سروس فراہم کرنے والوں کو محدود اور مسدود کرنے پر قائم رہتے ہیں، تو امریکہ کے پاس ان غیر منصفانہ اقدامات کا مقابلہ کرنے کے لیے اپنے اختیار میں ہر آلے کا استعمال شروع کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہوگا۔"

یو ایس ٹی آر کے مطابق، ممکنہ انتقامی اقدامات میں ٹیرف کا اندازہ لگانا یا غیرملکی خدمات پر پابندیاں لگانا شامل ہوسکتا ہے۔ ایجنسی نے یہ بھی متنبہ کیا کہ وہ دوسرے ممالک کے ساتھ بھی ایسا ہی رویہ اپنا سکتا ہے جو اس علاقے میں یورپی یونین جیسے قوانین کو اپناتے ہیں۔

یو ایس ٹی آر نے الزام لگایا کہ ای یو اور بعض رکن ممالک نے امریکی سروس فراہم کنندگان کو نشانہ بنانے والے امتیازی اور ہراساں کرنے والے مقدمات، ٹیکسوں، جرمانے اور ہدایات کا ایک مسلسل سلسلہ جاری رکھا ہے۔

یو ایس ٹی آر نے کہا، "امریکہ برسوں سے یورپی یونین کے ساتھ ان مسائل پر تحفظات کا اظہار کررہا ہے، لیکن یورپی یونین کو نہ تو بامعنی مشغولیت ملی ہے اور نہ ہی امریکی خدشات کو بنیادی طور پر تسلیم کیا گیا ہے۔"

یو ایس ٹی آر نے یہ بھی کہا کہ ای یو سروس فراہم کرنے والے کئی دہائیوں سے امریکہ میں آزادانہ کام کررہے ہیں اور امریکی مارکیٹ اور صارفین تک رسائی سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ ایجنسی نے کئی یورپی ٹیک کمپنیوں کا نام بھی لیا جن کی امریکہ میں نمایاں موجودگی ہے۔ یہ حالیہ تبصرے یورپی یونین کے تیزی سے سخت ٹیکنالوجی کے ضوابط اور امریکی ٹیک کمپنی کو نشانہ بنانے والے مقدمات پر امریکی حکام میں بڑھتی ہوئی مایوسی کی عکاسی کرتے ہیں۔

یوروپی کمیشن نے حال ہی میں امریکی ٹیک کمپنیاں گوگل اور میٹا کے خلاف دو عدم اعتماد کی تحقیقات شروع کیں اور ایلون مسک کی کمپنی ایکس 120 ملین یورو (تقریباً 140 ملین امریکی ڈالر) ڈیجیٹل سروسز ایکٹ کے تحت قوانین کی عدم تعمیل پر جرمانہ بھی کیا۔

وائٹ ہاؤس میں کھلبلی: چیف آف اسٹاف کے سخت بیانات، ایلون مسک اور جے ڈی وینس پر سنگین الزامات

واشنگٹن (یو این آئی) وائٹ ہاؤس کی چیف آف اسٹاف سوزی وائلز کے حالیہ حیران کن بیانات نے امریکی سیاست میں نئی ہلچل پیدا کردی ہے۔ سوزی وائلز نے صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے قریبی حلقے سے متعلق کئی سخت اور متنازع باتیں کہی ہیں جن میں ایلون مسک، نائب صدر جے ڈی وینس، بجٹ سربراہ رَس ووٹ اور اٹارنی جنرل پام بونڈی شامل ہیں۔ سوزی وائلز نے دعویٰ کیا کہ ٹیسلا کے چیف ایگزیکٹو آفیسر ایلون مسک کیٹامین کے علانیہ 'صارف' ہیں تاہم اُنہوں نے یہ بھی تسلیم کیا کہ ان کے پاس اس حوالے سے براہِ راست کوئی ٹھوس معلومات نہیں۔ مسک کے بارے میں سوزی وائلز کا کہنا ہے کہ وہ ایک 'اکیلے فیصلے کرنے والے' شخص ہیں اور ان کے ساتھ کام کرنا مشکل ہوتا ہے، تیزی سے فیصلے کرنے کے چکر میں مسک نے کئی ایسے پروگرام بند کیے جنہیں صدر بچانا چاہتے تھے۔ سوزی وائلز نے نائب صدر جے ڈی وینس کو 'سازشی نظریات رکھنے والا' قرار دیتے ہوئے کہا کہ ان کی ٹرمپ کی حمایت زیادہ تر سیاسی نوعیت کی تھی جبکہ وزیرِ خارجہ مارکو روبیو کے بارے میں کہا کہ اُنہوں نے اپنی اصولی سوچ کے تحت آہستہ آہستہ صدر کے ساتھ خود کو ہم آہنگ کیا۔ بجٹ سربراہ رَس ووٹ سے متعلق سوزی وائلز اپنے بیان میں کہا ہے کہ وہ انتہائی دائیں بازو کا کٹر نظریات رکھنے والا شخص ہے۔ اس کے علاوہ سوزی وائلز نے اٹارنی جنرل پام بونڈی پر شدید تنقید کرتے ہوئے کہا کہ مرحوم فنانسر جیفری ایپسٹین سے متعلق فائلوں کے معاملے کو غلط انداز میں سنبھالا گیا۔ ان کا کہنا تھا کہ جاری کی گئی فائلز میں کوئی نئی معلومات نہیں تھیں اور جس مبینہ 'کلائنٹ لسٹ' کا ذکر کیا گیا وہ درحقیقت موجود ہی نہیں تھی۔ سوزی وائلز نے یہ بھی کہا ہے کہ صدر ٹرمپ کا نام ایپسٹین کی فائلوں میں موجود ہے لیکن ان کے بقول اس میں صدر کے کسی غلط عمل کا ذکر نہیں۔ انہوں نے صدر کی تجارتی پالیسیوں، خاص طور پر اپریل میں متعارف کروائے گئے جوابی ٹیرف پر بھی کھل کر بات کی۔ ان کا کہنا تھا کہ ٹیرف فیصلوں کے دوران شدید اختلافات سامنے آئے تھے جس کے باعث مارکیٹس میں ہلچل مچی۔

ہم نے روس اور یوکرین دونوں کو متنبہ کردیا ہے: اردوعان

انقرہ (یو این آئی) ترکیہ کے صدر رجب طیب اردوعان نے روس۔یوکرین جنگ سے منسلک حملوں کے حوالے سے خبردار کیا ہے کہ بحیرہ اسود میں تجارتی و مسافر بردار بحری جہازوں کو نشانہ بنانا کسی کے بھی مفاد میں نہیں ہے۔ منگل کو دارالحکومت انقرہ میں 16ویں سفیروں کی کانفرنس سے خطاب میں اردوعان نے کہا ہے کہ یہ حملے بحرِ اسود میں جہاز رانی کی سلامتی کو خطرے میں ڈال رہے ہیں اور انقرہ نے اس معاملے پر دونوں فریقین کو خبردار کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ "ہم نے مونٹریو کنونشن کو سختی سے نافذ کیا ہے جس کی مدد سے جنگ کو بحرِ اسود تک پھیلنے سے روکنا ممکن ہوا ہے۔ تاہم حالیہ باہمی حملے علاقے میں محفوظ سیر وسفر کے لیے سنگین خطرہ ہیں۔ تجارتی و مسافر بردار جہازوں کو نشانہ بنانا کسی کے بھی مفاد میں نہیں ہے۔ ہم نے اس معاملے میں اپنی وارننگ واضح طور پر دونوں فریقین تک پہنچادی ہے"۔

ترکیہ پہلے بھی اپنی مخصوص اقتصادی حدود کے اندر جہازوں پر حملوں کو ناقابلِ قبول قرار دے چکا ہے۔

اردوعان نے کہا ہے کہ اپنے مفادات کا دفاع کرنے اور اپنے بھائیوں کی طرف مدد کا ہاتھ بڑھانے کے لیے 'ترکیہ کے پاس مضبوط ہونے کے سوا اور کوئی چارہ نہیں ہے'۔ حماس کی محتاط پالیسی کی بدولت غزہ میں جنگ بندی بڑی حد تک برقرار رہی ہے اور اس وقت ترجیح جنگ بندی کو برقرار رکھنا اور امداد کی بلاروک ٹوک فراہمی کو یقینی بنانا ہے۔

بحرانی علاقوں کے لئے ترکیہ کے سفارتی اقدامات کے بارے میں انہوں نے کہا ہے کہ انقرہ نے پابندیوں کے باوجود غزہ کو 103,000 ٹن سے زائد انسانی امداد پہنچا کر ایک فرق پیدا کیا ہے۔

غزہ میں تعمیر نو کے فوراً آغاز کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے انہوں نے کہا ہے کہ "غزہ میں بہت سی مائیں اپنے بچوں کی، شریکِ حیات اپنے ساتھیوں کی اور بچے اپنی ماں باپ اور ساتھیوں کی تلاش میں ہیں یا ان کے حالات کے بارے میں خبر کا انتظار کر رہے ہیں"۔ ہزاروں بچوں کے خاندان اور گھر کھو دینے اور نسل کشی کے زندہ شاہد بن جانے کا ذکر کرتے ہوئے اردوعان نے غزہ کے کل 365 مربع کلومیٹر پر محیط چھوٹے سے رقبے اور تباہی کے پیمانے پر روشنی ڈالی اور کہا ہے کہ اس علاقے پر 200,000 ٹن سے زائد دھماکہ خیز مواد گرایا گیا ہے، جو 14 ایٹمی بموں کے برابر ہے۔

روس۔یوکرین جنگ میں ثالثی کے حوالے سے، صدر اردوعان نے استنبول میں دونوں فریقوں کو مذاکراتی میز پر لانے اور بحیرہ اسود راہداری اور قیدیوں کے تبادلے جیسے اقدامات کی قیادت کرنے میں ترکیہ کے کردار پر روشنی ڈالی اور کہا ہے کہ ہمارے اقدامات کے واضح انسانی نتائج نکلے ہیں۔

تل ابیب کے شام کے خلاف جارحانہ اقدامات کے بارے میں اردوعان نے کہا ہے کہ بشارالاسد کی معزولی کے بعد ایک سال قبل نئی انتظامیہ نے اقتدار سنبھالا اور فی الحال اس جنگ زدہ ملک میں پائیدار سلامتی اور استحکام کے راستے میں سب سے بڑی رکاوٹ اسرائیل ہے۔

یروشلم میں ملٹری ہیڈکوارٹر بنانے کا اسرائیلی منصوبہ، حماس کا سخت ردعمل

غزہ (یو این آئی) حماس کے عہدیدار محمود مرداوی نے اسرائیلی وزارت دفاع اور یروشلم میونسپلٹی کے درمیان شہر میں ایک نیا فوجی ہیڈکوارٹر قائم کرنے کے معاہدے کی مذمت کی ہے۔ اس منصوبے میں شہر کے داخلی راستے پر 30 منزلہ ملٹری کمپلیکس بنانے کا مطالبہ کیا گیا ہے جس میں وزارت دفاع کے دفاتر موجود ہوں گے۔ اس میں فوجی اہلکاروں کی یروشلم منتقلی، ملٹری میوزیم بنانے اور متعلقہ رہائش کے قیام کا بھی مطالبہ کیا گیا ہے۔ یہ اقدام علامتی طور پر اہم ہے کیونکہ مقبوضہ مشرقی یروشلم کو مستقبل کی فلسطینی ریاست کے دارالحکومت کے طور پر طویل عرصے سے تصور کیا جاتا رہا ہے۔

ایران میں مسافر بس کو حادثہ، 13 افراد ہلاک

تہران (یو این آئی) غیرملکی میڈیا کے مطابق وسطی ایران کے ہائی وے پر مسافروں سے بھری بس اصفہان سے شمال مشرقی شہر مشہد کی جانب رواں تھی کہ حادثے کا شکار ہوگئی۔ میڈیا رپورٹس میں بتایا گیا ہے کہ مسافر بس ہائی وے کے مرکزی گارڈ ریل سے ٹکرا کر مخالف لین میں الٹ گئی اور اس دوران بس ایک ٹیکسی سے بھی ٹکرائی۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق حادثے کے نتیجے میں بس میں سوار 11 افراد ہلاک ہوگئے جبکہ ٹیکسی میں موجود دو مسافر بھی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ اس حادثے میں خواتین سمیت 13 افراد زخمی بھی ہوئے جنہیں طبی امداد فراہم کی جا رہی ہے جبکہ حکام کا کہنا ہے کہ حادثے کی تحقیقات بھی شروع کردی گئی ہیں۔

امریکہ نے وینزویلا پر ٹینکر کی ناکہ بندی کا اعلان کیا

واشنگٹن (یو این آئی) امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے منگل کے روز اعلان کیا کہ امریکہ وینزویلا جانے والے اور وہاں سے آنے والے تمام "منظوری شدہ آئل ٹینکروں" کی ناکہ بندی کرے گا۔ مسٹر ڈونالڈ ٹرمپ نے وہائٹ ہاؤس سے جاری اپنے ایک خطاب میں کہا، "وینزویلا جنوبی امریکہ کی تاریخ میں اب تک کے سب سے بڑے بیڑے سے مکمل محصور ہے۔" یہ اقدام وینزویلا کے صدر نکولس مادورو کے خلاف مہینوں سے جاری دباؤ کی مہم میں اضافہ کی کوشش ہے اور تیل کی آمدنی پر منحصر لاطینی امریکی ملک کے لیے معاشی بحران کا باعث بن سکتا ہے۔

سڈنی فائرنگ، حملہ آور کو پکڑنے کی ایک اور ویڈیو سامنے آگئی

سڈنی (یو این آئی) سڈنی کے بونڈئی ساحل پر دہشت گردی کے واقعے میں ملوث حملہ آور کو پکڑنے کی ایک اور ویڈیو سامنے آ گئی ہے۔ ایک شخص کو حملہ آور سے بندوق چھینتے دیکھا جاسکتا ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق 69 سالہ بورس گرمن اور ان کی اہلیہ 61 سالہ صوفیہ نے حملہ آور کو گرایا اور بندوق چھینی۔ اس دوران حملہ آور نے دوسری بندوق نکال کر دونوں کو گولی ماردی۔ یہ جوڑا اتوار کے روز ہونے والے حملے میں ہلاک ہونے والے پہلے دو افراد تھے۔ یاد رہے کہ اتوار کو آسٹریلیا کے شہر سڈنی کے ساحل پر یہودیوں کے ایک تہوار کی تقریب پر دو مسلح افراد نے فائرنگ کی تھی جس میں 16 افراد ہلاک اور 40 زخمی ہوئے۔ پولیس کی جوابی کارروائی میں فائرنگ کرنے والا ایک شخص مارا گیا اور دوسرے حملہ آور کو زخمی حالت میں حراست میں لیا گیا۔ پولیس نے فائرنگ میں ملوث بھارتی شہری ساجد اکرم اور ان کے بیٹے نوید اکرم کے عالمی دہشت گرد نیٹ ورک سے تعلق کی تحقیقات شروع کردی ہے۔ آسٹریلیا میں بونڈی بیچ پر حملے کے دوران زخمی ہونے والے حملہ آور پر فرد جرم عائد کردی گئی ہے۔ حملہ آور پر دہشت گردی سمیت 59 الزامات عائد کیے گئے ہیں، 24 سالہ ملزم نوید اکرم پولیس سے فائرنگ کے تبادلے میں زخمی اور والد ساجد اکرم ہلاک ہوگیا تھا۔ حملے کے دوران مارا گیا ملزم ساجد اکرم کا تعلق ہندوستان کے شہر حیدرآباد سے ہے۔ ہندوستانی پولیس کے مطابق ساجد نے آسٹریلیا منتقل ہونے کے بعد 6 بار ہندوستان کا دورہ کیا۔ واضح رہے کہ بونڈی بیچ پر باپ بیٹے کی فائرنگ سے 15 افراد ہلاک اور 30 سے زائد زخمی ہوئے تھے۔

پاسپورٹ کی عالمی درجہ بندی میں مالٹا کا پہلا نمبر

ولیٹا (یو این آئی) پاسپورٹ کی عالمی درجہ بندی میں مالٹا پہلے نمبر پر آگیا، برطانیہ کا پاسپورٹ 35ویں نمبر پر جبکہ امریکہ کا 43ویں درجے پر ہے۔ ویزا فری سفر، شہریوں پر ٹیکس، عالمی تصور، دوہری شہریت اور ذاتی آزادی سمیت دیگر عوام پر سالانہ انڈیکس کی درجہ بندی کی گئی جس میں

199 ممالک کو اس میں شامل کیا گیا ہے۔ پہلے نمبر پر یورپی ملک مالٹا، جبکہ درجہ بندی میں یونان، آئرلینڈ اور رومانیہ دوسرے نمبر پر ہیں تینوں ممالک کے مختلف شعبوں میں مضبوط اسکور حاصل کیے تھے۔ اس درجہ بندی میں یونان نے ویزا فری سفر کے لیے سب سے زیادہ نمبر حاصل کیے ہیں جبکہ آئرلینڈ تصور اور آزادی کے لیے اور رومانیہ آزادی کے لیے بہترین درجہ بندی میں سرفہرست رہے تینوں ممالک نے دوہری شہریت کی دستیابی کے لیے بھی نمایاں درجہ بندی حاصل کی ہے۔ قبرص سرفہرست پانچ ممالک میں شامل ہے تاہم برطانیہ کینیڈا اور جنوبی کوریا کے ساتھ مشترکہ طور پر 35ویں نمبر پر آ گیا ہے، جبکہ امریکہ 43ویں نمبر پر ہے جسے اس کے منفرد شہریت پر مبنی ٹیکس کے نظام کی وجہ سے ڈاؤن کیا گیا ہے۔

بین الاقوامی مارکیٹ میں خام تیل کی قیمت 5 سال کی کم ترین سطح پر

ویانا (یو این آئی) روس اور یوکرین کے درمیان جنگ بندی کی خبروں کے مثبت نتائج سامنے آگئے، بین الاقوامی مارکیٹ میں خام تیل کی قیمتوں میں بڑی کمی ریکارڈ کی گئی ہے۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق خام تیل کی قیمتیں فروری 2021 کی سطح سے بھی نیچے آگئیں، لندن برینٹ 2.17 سینٹ ڈالر کی کمی سے 58.92 سینٹ فی بیرل کا ہوگیا۔ امریکی ویسٹ ٹیکساس 2.73 ڈالر کم ہوکر 55.27 ڈالر فی بیرل کا ہوگیا، ماہرین کہتے ہیں امریکی اور یورپ نے روس اور یوکرین میں جنگ بندی کی کوششیں تیز کردی ہیں جس کا اثر تیل کی قیمتوں پر پڑا ہے۔ یاد رہے کہ گزشتہ روز امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے ایک بیان میں کہا تھا کہ روس اور یوکرین کی جنگ کے خاتمے کے معاہدے کے بہت قریب ہیں۔ وائٹ ہاؤس میں میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے امریکی صدر نے کہا تھا کہ یوکرینی اور یورپی قیادت سے روس یوکرین جنگ بندی پر بات ہوئی اور امریکی امن منصوبے کو یورپی رہنماؤں کی مکمل حمایت حاصل ہے۔

غزہ سٹی میں ایک فلسطینی خاندان کے 30 اراکین کی لاشیں بازیاب

گذة (یو این آئی) شہری دفاعی ٹیموں نے غزہ سٹی کے مغربی حصے میں ایک گھر کے ملبے تلے سے ایک ہی کنبے کے 30 فلسطینیوں کی لاشیں بازیاب کی ہیں۔ سول ڈیفنس ایجنسی نے ایک بیان میں کہا کہ متاثرین سلیم خاندان کے رکن تھے، جو 19 دسمبر 2023 کو غزہ سٹی کے محلہ الریمال میں ان کے گھر پر ہونے والے ایک اسرائیلی فضائی حملے میں ہلاک ہوئے۔ سول ڈیفنس نے کہا کہ خیال کیا جاتا ہے کہ اس حملے میں خاندان کے تقریباً 60 افراد ہلاک ہوئے ہیں۔ تباہ شدہ گھر سول ڈیفنس کی ایک منظم مہم میں شامل پہلے مقامات میں سے تھا، جس کا آغاز غزہ بھر میں اسرائیل کی طرف سے تباہ کی گئی عمارتوں کے ملبے تلے پھنسے ہزاروں فلسطینیوں کی تلاش کے لیے کیا گیا تھا۔ ایجنسی نے کہا کہ ملبے سے لاشیں نکالنے کے لیے محدود ساز وسامان، بشمول ایک کھدائی کرنے والی مشین، استعمال کرتے ہوئے تلاش کا عمل جاری رکھا جائے گا۔ فلسطینی حکام کا کہنا ہے کہ اسرائیلی فورسز غزہ کے نصف سے زیادہ حصے پر قابض ہیں اور جنگ بندی کے باوجود اس علاقے کے دیگر حصوں میں حملے جاری رکھے ہوئے ہیں۔

فن لینڈ میں جمع 8 یورپی ممالک نے روس کو سب سے بڑا خطرہ قرار دیا

ہیلسنکی (یو این آئی) یورپی ممالک نے روس کو اپنی سلامتی کے لیے سب سے بڑا خطرہ قرار دیتے ہوئے مشترکہ دفاعی حکمتِ عملی اپنانے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ فن لینڈ کے دارالحکومت ہیلسنکی میں 8 یورپی ممالک کے اجلاس کے مشترکہ اعلامیہ میں کہا گیا ہے کہ روس یورو اٹلانٹک خطے کے امن واستحکام کے لیے براہِ راست خطرہ بن چکا ہے اور روسی پالیسیاں یورپ کی سلامتی پر منفی اثرات مرتب کررہی ہیں۔ اجلاس میں شریک ممالک نے اس بات پر اتفاق کیا کہ بدلتی ہوئی سیکیورٹی صورت حال کے پیشِ نظر مشترکہ اقدامات وقت کی ضرورت ہیں، اس لیے دفاعی تعاون کو مزید مضبوط بنایا جائے تاکہ یورپ کے امن وسلامتی کو یقینی بنایا جاسکے۔ روئٹرز کے مطابق یورپی ممالک فن لینڈ، سویڈن، ایسٹونیا، لٹویا، پولینڈ، بلغاریہ، رومانیہ اور لتھوانیا نے منگل کو ایک مشترکہ بیان میں کہا کہ روس سب سے اہم، براہ راست اور طویل مدتی خطرہ ہے۔

Sahafat Urdu Daily Birmingham (U.K.) Web Edition, Published by Nagma Amir from Teddington Grove, Perry Barr, Birmingham B 42IRG U.K.
Proprietor and Group Editor: Aman Abbas, Resident Editor: Amir Mehdi, (Responsible for the selection of News) Bureau Chief: Nagma Amir, E-mail: naghmaamir@rediffmail.com, Mobile:+447897386368

روزنامہ صحافت

ای ڈی کی ساکھ کو دھچکا

دہلی کی ایک عدالت نے نیشنل ہیرالڈ منی لانڈرنگ کیس میں انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) کی چارج شیٹ کا نوٹس لینے سے انکار کردیا ہے، یہ کہتے ہوئے کہ چارج شیٹ ایک پرائیویٹ فرد کی شکایت پر کی گئی تحقیقات پر مبنی ہے نہ کہ کسی اہم جرم سے متعلق ایف آئی آر پر۔ خصوصی جج نے کہا کہ چارج شیٹ کا نوٹس لینا قانون کے تحت جائز نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ کیس کے میرٹ پر دیگر دلائل کو جانچنے کی ضرورت نہیں۔ ای ڈی چارج شیٹ میں سابق کانگریس صدر سونیا گاندھی، راہل گاندھی، سیم پترودا، سمن دوبے، سنیل بھنڈاری، ینگ انڈین، اور ڈیٹا کس مرچنڈائز پرائیویٹ لمیٹڈ کا نام لیا گیا ہے، جس میں ایسوسی ایٹڈ جرنلز لمیٹڈ (اے جے ایل) سے تعلق رکھنے والے 2,000 کروڑ روپے سے زیادہ کے اثاثوں کے غلط حصول کا الزام لگایا گیا ہے۔ تاہم، عدالت کے فیصلے کے بعد، ای ڈی نے کہا ہے کہ وہ سالیسٹر جنرل کی رائے لینے کے بعد ایک نئی چارج شیٹ داخل کرے گی اور عدالت کے حکم کے خلاف اپیل کرے گی لیکن سوال یہ ہے کہ ای ڈی کی ساکھ اتنی ناقابل اعتبار کیوں ہوگئی ہے؟ غور طلب ہے کہ ملک بھر کی عدالتیں پہلے بھی اس کے کام کاج پر سوال اٹھا چکی ہیں۔ سپریم کورٹ نے بھی کئی معاملات میں اس پر تنقید کی ہے اور کہا ہے کہ اس سے منفی امیج تیار ہورہی ہے۔ سیاسی جماعتوں کے متعدد الزامات اور سخت عدالتی تبصروں کے باوجود ای ڈی کا کام بدستور برقرار ہے۔ نیشنل ہیرالڈ کیس اس کی تازہ ترین مثال ہے۔ نیشنل ہیرالڈ کیس طویل عرصے سے تنازعات میں گھرا ہوا ہے۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ ای ڈی نے ایک ہی شکایت کی بنیاد پر چارج شیٹ تیار کی اور اسے عدالت میں داخل کیا، حالانکہ اس میں ایف آئی آر نہیں تھی۔ غور طلب ہے کہ کانگریس لیڈروں نے اکثر اس بات کی نشاندہی کی ہے کہ ای ڈی نے باقاعدہ ایف آئی آر کے بجائے نجی شکایات کی بنیاد پر تحقیقات شروع کی ہیں۔ ای ڈی نے یہ بھی الزام لگایا ہے کہ سمن اور عدالتی کارروائی کا وقت اکثر بڑے انتخابات یا پارلیمانی اجلاسوں کے ساتھ ملتا ہے۔ عدالت کے حالیہ فیصلے کے بعد کانگریس صدر ملکارجن کھرگے نے زور دے کر کہا ہے کہ کارروائی کے ابتدائی مراحل میں ایف آئی آر کا نہ ہونا ثابت کرتا ہے کہ الزامات مکمل طور پر بے بنیاد ہیں۔ کانگریس صدر کے مطابق یہ سب سیاسی انتقام کے لیے کیا جارہا ہے۔ اس معاملے میں کوئی ایف آئی آر نہیں ہے۔ ہمارا نعرہ ''ستیامیوا جیتے'' ہے اور ہم اس کیس میں فیصلے کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ عدالت کے حکم کو ایک وسیع تناظر سے جوڑتے ہوئے کھرگے نے کہا کہ حکمراں جماعت اپوزیشن جماعتوں کو دبانے کے لیے تحقیقاتی ایجنسیوں کا استعمال کررہی ہے۔ تاہم، دہلی پولیس کے اقتصادی جرائم ونگ نے اب اس معاملے میں ایف آئی آر درج کی ہے، حالانکہ اس کے وقت کو لے کر سوالات اٹھائے گئے ہیں۔ درحقیقت ای ڈی تقریباً ایک دہائی سے اس معاملے کو گھسیٹ رہی ہے۔ اس نے کئی بار کانگریس لیڈروں کو طلب کیا اور پوچھ گچھ کی ہے۔ اس کو سیاسی حلقوں میں ایشو بنایا گیا ہے لیکن ابھی تک تحقیقات کسی نتیجے پر نہیں پہنچ سکیں۔ دوسری جانب بھارتیہ جنتا پارٹی نے کہا ہے کہ عدالت کا کانگریس رہنماؤں کے خلاف نیشنل ہیرالڈ کیس کا نوٹس لینے سے انکار کلین چٹ نہیں ہے۔ اس کیس کی سماعت جاری ہے۔ تاہم، اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ اس معاملے میں قانونی عمل کے بارے میں عدالت کے حالیہ سوالات نے ای ڈی کی ساکھ کو ایک اور اہم دھچکا پہنچایا ہے، اور اسے اپنی ساکھ بچانے کے لیے نئی کوشش کرنی ہوگی۔

'وندے ماترم' حب الوطنی کا امتحان کیسے؟

عادل فراز

'وندے ماترم' کے ایک سو پچاس سال پورے ہونے پر لوک سبھا میں بحث کا آغاز ہوا۔ ملک کو درپیش سیکڑوں مسائل کو پس پشت ڈال کر ایک بے مقصد بحث کو ایوان میں ترجیح دی گئی جس سے سیاسی رہنماؤں کی فکری بے راہ روی اور اقتدار کی کرسی پر جمے رہنے کے لئے کچھ بھی کرگزرنے کی ذہنیت کا اندازہ بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔ جس عہد میں مہنگائی، بے روزگاری اور مذہبی منافرت عروج پر ہے۔ تعلیم عام آدمی کی دسترس سے باہر ہوتی جارہی ہے۔ ہوائی سفر مسلسل مہنگا اور ہوائی کمپنیوں پر بحران کا سایہ ہے۔ ایس آئی آر سے عوام عاجز اور بی ایل اوز مسلسل خودکشی کررہے ہیں، حکومت اور الیکشن کمیشن ''ووٹ چوری'' کے الزامات کی زد پر ہیں، ناکام سفارتی پالیسیوں سے عالمی سطح پر ملک کی ساکھ مجروح ہورہی ہے، مذہبی اور شخصی آزادی دن بہ دن خاتمے کی طرف بڑھ رہی ہے۔ ایسی ناگفتہ بہ صورتحال میں قومی مسائل پر عدم توجہ اور 'وندے ماترم' پر ایوان میں مباحثے نے ہماری قومی سیاست کی پسماندگی کو اور ظاہر کردیا۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمارے سیاسی رہنما ایوان میں قومی مسائل پر بحث ہی نہیں چاہتے کیونکہ انہیں مسائل کے حل سے زیادہ اپنے اقتدار کی فکر ہے۔ اقتدار جو مذہب کو ڈھال بناکر حاصل کیا گیا۔ اسی بنا پر 'وندے ماترم' کو بحث کا موضوع بنایا گیا تاکہ مذہبی سیاست میں مزید گرمی پیدا کی جاسکے۔

وزیر اعظم مودی 'وندے ماترم' پر تقریر کرتے ہوئے کئی تاریخی تسامحات کا شکار ہوئے۔ ممکن ہے وہ عمداً ایسا کررہے ہوں۔ کیونکہ تاریخ میں تلبیس وتدلیس تو ان کا خاص وصف ہے۔ ورنہ 'وندے ماترم' کی تاریخ، اس پر مسلم لیگ کی مخالفت اور جواہر لال نہرو کے موقف کو جس طرح انہوں نے پیش کیا، اس کا تاریخ سے کوئی تعلق نہیں۔ انہوں نے ہمیشہ کی

''وندے ماترم'' کا مسئلہ دراصل ثقافتی قوم پرستی (Cultural Nationalism) بمقابلہ آئینی قومیت (Constitutional Nationalism) کی کشمکش کی علامت بن چکا ہے۔ ثقافتی قوم پرستی ہندوتوا نظریہ اسے ''ایک ہی تہذیب، ایک ہی مذہب اور ایک ہی ثقافت'' کے طور پر دیکھتا ہے۔ ان کے نزدیک ''وندے ماترم'' ہندوتہذیب کی برتری کا اظہار ہے۔ آئینی قومیت ہندوستان کا دستور مذہب اور قومی وفاداری کو الگ تصور کرتا ہے۔ آئینی قومیت کے مطابق حب الوطنی کا تعلق وفاداری، قانون کی پاسداری، اور مساوات سے ہے، کوئی مخصوص مذہبی علامت لازم نہیں ہوسکتی۔ آئین کے مطابق ریاست کسی مذہبی تصور کو قومی شناخت کا ذریعہ نہیں بناسکتی۔ یہی اصول ''وندے ماترم'' کی لازمی ادائیگی کو غیر ضروری اور غیر آئینی بحث بناتے ہیں۔

طرح نہرو کو ولین ثابت کرنے کے لئے زمین وآسمان کے قلابے ملائے اور تقریر میں زبردستی 'ایمرجنسی' کے ذکر کو بھی گھسیٹ لائے۔ نہرو اور ایمرجنسی کا تو جیسے بی جے پی اور آر ایس ایس کو فوبیا ہوگیا۔ انہوں نے جب یہ کہا کہ آزادی کی تحریک کو 'وندے ماترم' نے توانائی بخشی اور یہی گیت آزادی کا ترانہ بن گیا تو تاریخ کا ہر طالب علم بھونچکارہ گیا۔ وزیر اعظم تاریخ کی کونسی کتابیں پڑھتے ہیں یہ تو وہی بتلا سکتے ہیں کیونکہ اگر یہ گیت آزادی کا 'نغمہ' اور مجاہدین آزادی کو توانائی بخشنے کا ذریعہ تھا تو آزادی کے بعد اس کو قومی ترانے کا درجہ کیوں نہیں دیا گیا؟

آزاد ہندوستان میں 'وندے ماترم' نے قومی ترانہ کے بجائے ایک سیاسی نعرے کی حیثیت اختیار کرلی۔ اس نعرے کا آغاز بنگال کی سرزمین سے ہوا۔ یہ نعرہ پہلی بار بنگالی زبان کے مصنف بنکم چندرا چٹوپادھیائے نے اپنے ناول آنند مٹھ میں پیش کیا۔ یہ ناول 1882ء میں شائع ہوا۔ اس نعرے کا مقصد مادر وطن کی تعظیم کے بجائے پرستش سے جڑا ہوا تھا۔ آنند مٹھ میں اس گیت کو مسلم فرمانروا کے خلاف عوامی بغاوت کو ابھارنے کے لئے پیش کیا گیا، جب کہ یہ دور ہندوستان پر برٹش سامراج کی حکومت کا تھا، اس لئے یہ بھی تحقیق طلب ہے کہ برٹش دور حکومت میں ایک مسلم فرمانروا کے خلاف اس گیت کے لکھنے کے پس پردہ کون سے مقاصد کارفرما تھے؟ جب پورا ہندوستان برٹش سامراج کے خلاف متحد ہورہا تھا تو آخر بنکم چندر ایسے گیت کن مقاصد کے تحت لکھ رہے تھے؟ بنکم چندر اس کوشش میں کامیاب ہوئے۔ 'وندے ماترم' کو ہندوؤں کے درمیان بے پناہ مقبولیت حاصل ہوئی لیکن اس کو مذہبی تقدس کے ساتھ سیاسی حیثیت دینے کی کوشش بھی شروع ہوگئی۔ جب یہ گیت سیاسی نعرے میں تبدیل ہوا تو مسلمانوں نے اس کو قبول کرنے سے انکار کردیا۔ ان کے مطابق یہ گیت ان کے عقیدۂ توحید کے منافی تھا۔ اس نعرے کو رویندر ناتھ ٹیگور نے پہلی بار 1896ء میں انڈین نیشنل کانگریس کے اجلاس میں گایا۔ اس طرح اس نغمے کو قومی سطح پر مقبولیت ملی اور کانگریس کی سیاست میں اس نعرے کو مذہبی حیثیت کے ساتھ سیاسی حیثیت بھی دیدی گئی۔ مگر ہندوستان میں مسلمانوں کی آبادی اور سیاست میں ان کے اثر ونفوذ کے چلتے کانگریس کی یہ ہمت نہیں ہوئی کہ اس نغمے کو ہر کسی کے لئے لازم قرار دیدیا جائے۔ اگر ایسا ہوتا تو آزادی کے بعد کانگریس 'جن گن من' کے بجائے 'وندے ماترم' کو قومی ترانے کی حیثیت دیدیتی مگر کانگریس نے اس کو ملک کی سلیت کے مناسب نہیں جانا۔ کانگریس نے اس نغمے کو 'قومی گیت' کی حیثیت ضرور دی، جس نے اس کی سیاسی اہمیت میں اضافہ کیا۔ لیکن نغمے کا اصل متن سناتنی مذہبی علامات جیسے دیوی درگا کی پرستش کا آئینہ دار ہے، جس کے باعث اس کے ''قومی'' ہونے پر ابتدا ہی سے اختلافات موجود رہے۔ متعدد مسلم رہنماؤں، بشمول مولانا محمد علی جوہر اور مولانا آزاد نے اس کے مذہبی فریم کو قومی وحدت کے لیے ناموزوں قرار دیا۔ کانگریس کی اعلیٰ قیادت نے بھی اس حقیقت کو باور کرلیا تھا اس لئے کبھی مسلمانوں سے اس کے گانے پر اصرار نہیں ہوا۔ مسلم علما اور تنظیموں نے اپنے اپنے وقت میں وضاحت کی کہ کسی بھی ایسی عبارت کی ادائیگی جو الوہیت کے تصور کو چھوتی ہو، اسلامی عقائد کے خلاف ہے۔ یہ بات بھی اہم ہے کہ مسلم اعتراض محض ایک مذہبی اصول کی پابندی ہے، نہ کہ قوم کی توہین یا ملک سے بے وفائی کا اظہار۔ جس وقت اس گیت کو قومی ترانے کا درجہ دینے کے لئے تین گیتوں کی فہرست میں شامل کیا گیا تھا اس وقت بھی اس کے ابتدائی دو بندوں کو لے کر ہی اتفاق ہوا تھا کیونکہ باقی بند ہندوستان کے تہذیبی اور مذہبی تنوع کے خلاف تھے۔ جب کہ آج وزیر اعظم ایوان میں کہہ رہے ہیں کہ 'وندے ماترم' کی بنا پر ہندوستان تقسیم ہوا۔ اگر ایسا تھا تو آزادی کے بعد اس گیت کو قومی ترانے کا درجہ کیوں نہیں دیا گیا؟ آزادی کے بعد ساورکر نے اس گیت کو سیاسی اقتدار کے حصول کا ذریعہ بنایا جو آج تک بنا ہوا ہے۔ 1990ء کے بعد جب ہندوتوا سیاست میز یدزور پکڑا، تو ''وندے ماترم'' کو حب الوطنی کا معیار اور مسلمانوں کے خلاف سیاسی ہتھیار کے طور پر استعمال کیا جانے لگا۔ یرقانی تنظیموں نے تو اسے ''حب الوطنی کا لازمی امتحان'' ہی بنا دیا۔ آج تمام یرقانی تنظیمیں حکومت کی آواز سے آواز ملارہی ہیں کہ ملک کے تمام باشندوں پر اس گیت کا گانا فرض ہے۔ اسکولوں میں اس کو لازمی قرار دینے کی کوشش ہورہی ہے۔ حتیٰ کہ بعض تو مدارس میں بھی گانے کا مطالبہ کررہے ہیں۔ مسلمان اس کے خلاف سراپا احتجاج ہیں۔ ان کے احتجاج کو ''غداری'' سے تعبیر کرنا، انتخابی مہمات میں اسے ایک ثقافتی جنگ کا مسئلہ بنانا، اسمبلیوں میں اس کی اجتماعی ادائیگی کو سیاسی نمائش بنانا، جیسے غیر جمہوری اور آئین مخالف اقدامات ملک کے متنوع مذہبی ڈھانچے کے لیے غیر ضروری تناؤ پیدا کررہے ہیں۔

''وندے ماترم'' کا مسئلہ دراصل ثقافتی قوم پرستی (Cultural Nationalism) بمقابلہ آئینی قومیت (Constitutional Nationalism) کی کشمکش کی علامت بن چکا ہے۔ ثقافتی قوم پرستی ہندوتوا نظریہ اسے ''ایک ہی تہذیب، ایک ہی مذہب اور ایک ہی ثقافت'' کے طور پر دیکھتا ہے۔ ان کے نزدیک ''وندے ماترم'' ہندوتہذیب کی برتری کا اظہار ہے۔ آئینی قومیت ہندوستان کا دستور مذہب اور قومی وفاداری کو الگ تصور کرتا ہے۔ آئینی قومیت کے مطابق حب الوطنی کا تعلق وفاداری، قانون کی پاسداری، اور مساوات سے ہے، کوئی مخصوص مذہبی علامت لازم نہیں ہوسکتی۔ آئین کے مطابق ریاست کسی مذہبی تصور کو قومی شناخت کا ذریعہ نہیں بناسکتی۔ یہی اصول ''وندے ماترم'' کی لازمی ادائیگی کو غیر ضروری اور غیر آئینی بحث بناتے ہیں۔ سیاسی کشمکش نے سماجی سطح پر نہ صرف غلط فہمیاں پھیلائیں بلکہ مذہبی اقلیتوں کو ذہنی دباؤ کا شکار بھی بنایا۔ اکثر اسکولوں اور سرکاری تقریبات میں طلبا یا ملازمین پر دباؤ ڈالا جاتا ہے، جس سے فرد کی آزادی کی خلاف ورزی، مذہبی شناخت کا خوف، اجتماعی دباؤ، عدم اعتماد اور اکثریت پسندی کے بیانیے کی تقویت جیسے مسائل پیدا ہورہے ہیں۔ قومی اتحاد اس وقت مضبوط ہوتا ہے جب شہریوں کو مساوی حقوق، یکساں احترام، اظہار رائے اور مذہبی آزادی میسر ہو، نہ کہ جب حب الوطنی کو کسی مخصوص نعرے، نغمے، یا مذہبی تشخص سے جوڑ دیا جائے۔ اصل سوال نغمے کا نہیں، جمہوری قدروں کا ہے، دستور اور آئین کی برتری کا ہے۔ حب الوطنی اظہار کا مسئلہ نہیں، کردار اور اصولوں کا مسئلہ ہے۔ لہٰذا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ایوان میں 'وندے ماترم' پر مباحثہ بے سود اور قومی سرمائے کا اسراف تھا۔ بہتر ہوتا اگر ملک اور عوام کو درپیش مسائل کو مباحثے کے لئے ترجیح دی جاتی، مگر افسوس سیاسی رہنماؤں نے مذہب کو اقتدار پر جمے رہنے کا ذریعہ بنالیا ہے۔

□□□

بھارت میں اقلیتوں کے حقوق اور حکومتوں کا رویّہ

ڈاکٹر مظفر حسین غزالی

ہر سال 18 دسمبر کو عالمی یوم اقلیت منایا جاتا ہے۔ اس دن پوری دنیا میں اقلیتوں کے حقوق اور ان کے حالات کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ ان کی حالت کو بہتر بنانے اور کمیوں کو دور کرنے پر بات ہوتی ہے۔ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ کن ممالک میں انہیں تحفظ فراہم ہے اور کہاں وہ غیر محفوظ ہیں۔ اس موقع پر بھارت میں اقلیتوں کی صورتحال پر بات کرنا ضروری محسوس ہوتا ہے کیونکہ بھارت کی شناخت کثرت میں وحدت سے جڑی ہوئی ہے۔ یہاں مختلف مذاہب، زبانوں، تہذیبوں اور ثقافتوں کا حسین امتزاج صدیوں سے ملک کی پہچان رہا ہے۔ اسی تنوع اور یکجہتی کی وجہ سے آزادی کے بعد بھارت نے جمہوریت کو اپنایا۔ اسے آج دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت کہا جاتا ہے۔ اس کا آئین ہر شہری کو مساوی حقوق، مذہبی آزادی اور باوقار زندگی کی ضمانت دیتا ہے۔ مگر جب اقلیتوں کے حقوق اور حکومتوں کے عملی رویے کا جائزہ اعداد و شمار اور سرکاری رپورٹس کی روشنی میں لیا جاتا ہے تو آئینی دعوؤں اور زمینی حقیقت کے درمیان ایک واضح فرق دکھائی دیتا ہے۔ یہ فرق نہ صرف جمہوری اقدار کے لیے چیلنج ہے بلکہ ملک کے سماجی تانے بانے کے لیے بھی تشویشناک ہے۔

بھارت کے آئین میں لفظ ''اقلیت'' کی واضح تعریف موجود نہیں، لیکن مذہبی اور لسانی بنیادوں پر اقلیتوں کو تسلیم کیا گیا ہے۔ بھارت میں مسلمان، عیسائی، سکھ، بدھ، جین اور پارسی مذہبی اقلیتوں کے زمرے میں آتے ہیں، جبکہ لسانی اقلیتیں بھی آئینی تحفظ کی حقدار ہیں۔ آئینِ ہند کے آرٹیکل 14 کے تحت تمام شہریوں کو قانون کی نظر میں برابری حاصل ہے۔ آرٹیکل 15 مذہب، نسل، ذات، جنس یا جائے پیدائش کی بنیاد پر امتیاز سے منع کرتا ہے۔ آرٹیکل 25 تا 28 مذہبی آزادی کی ضمانت دیتے ہیں، جبکہ آرٹیکل 29 اور 30 اقلیتوں کو اپنی زبان، ثقافت اور تعلیمی ادارے قائم کرنے اور چلانے کا حق فراہم کرتے ہیں۔

یہ آئینی دفعات اس بات کا ثبوت ہیں کہ بھارت کی بنیاد ایک سیکولر اور تکثیری ریاست کے طور پر رکھی گئی تھی، جہاں ریاست کا کوئی مذہب نہیں ہوگا اور تمام مذاہب کو مساوی احترام حاصل ہوگا۔ لیکن عملی صورتحال یہ ہے کہ اقلیتوں کو بار بار یہ احساس دلایا جاتا ہے کہ وہ برابری کے شہری نہیں بلکہ رعایتی یا مشروط شہری ہیں۔

آزادی کے بعد ابتدائی حکومتوں کا رویّہ: آزادی کے بعد ابتدائی دہائیوں میں کانگریس کی حکومتوں نے مجموعی طور پر سیکولرزم کو اپنی پالیسی کا مرکزی نکتہ بنایا۔ اگرچہ اس دور میں بھی فسادات اور امتیازی واقعات پیش آئے، جیسے 1969 کا احمد آباد فساد یا 1984 کے سکھ مخالف فسادات، لیکن ریاستی سطح پر اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کا دعویٰ برقرار رہا۔ اس دور میں اقلیتوں کے لیے تعلیمی، سماجی اور معاشی ترقی کے کئی پروگرام شروع کیے گئے، تاہم یہ بھی حقیقت ہے کہ ان پالیسیوں میں اکثر علامتی اقدامات زیادہ تھے اور زمینی سطح پر ان کے نتائج محدود رہے۔

مسلمانوں کی حالت: سب سے بڑی اقلیت، سب سے زیادہ مسائل: بھارت میں مسلمان تقریباً 14 فیصد آبادی پر مشتمل ہیں اور ملک کی سب سے بڑی اقلیت ہیں۔ سچر کمیٹی رپورٹ (2006) نے مسلمانوں کی سماجی، تعلیمی اور معاشی حالت پر جو چونکا دینے والے انکشافات کیے، وہ اس بات کا واضح ثبوت ہیں کہ آزادی کے کئی دہائیوں بعد بھی مسلمان ترقی کے مرکزی دھارے سے دور رہے۔ رپورٹ کے اہم نکات کی معنویت آج بھی برقرار ہے مثلاً؛

مسلمانوں کی تعلیمی شرح قومی اوسط سے کم ہے

اعلیٰ سرکاری ملازمتوں میں مسلمانوں کی نمائندگی 5 فیصد سے بھی کم ہے۔ پولیس، سیکورٹی اداروں اور عدلیہ میں ان کی نمائندگی قومی اوسط سے بھی کم ہے۔ شہری علاقوں میں بڑی تعداد جھگیوں اور پسماندہ محلوں میں رہنے پر مجبور ہے۔

بدقسمتی سے سچر کمیٹی کی سفارشات پر مکمل اور سنجیدہ عمل نہیں کیا گیا، جبکہ رپورٹ میں واضح کیا گیا تھا کہ مسلمان کئی سماجی اشاریوں میں دلتوں سے بھی پیچھے ہیں۔ افسوسناک پہلو یہ ہے کہ اس رپورٹ کی بیشتر سفارشات کاغذوں تک محدود رہ گئیں۔ جس سے اقلیتوں، بالخصوص مسلمانوں میں مایوسی کا احساس بڑھتا چلا گیا۔

بدلتا ہوا سیاسی منظرنامہ اور اقلیتیں: 1990ء کی دہائی کے بعد بھارتی سیاست میں نمایاں تبدیلیاں آئیں۔ ملک کی سیاست میں مذہبی قوم پرستی کا اثر تیزی سے بڑھا۔ رام مندر تحریک، بابری مسجد کی شہادت (1992) اور اس کے بعد ہونے والے فسادات نے اقلیتوں، خاص طور پر مسلمانوں کے تحفظ کے سوال کو نہایت سنگین بنادیا۔

2014 کے بعد سیاسی منظرنامے میں جو تبدیلی آئی، اس نے اقلیتوں کے حقوق کے بارے میں نئے خدشات کو جنم دیا۔ اکثریتی قوم پرستی (Majoritarianism) کے فروغ، حب الوطنی کے نام پر اختلاف رائے کو دبانے، اور مذہبی شناخت کو سیاست کا محور بنانے کے رجحان نے اقلیتوں کے احساسِ تحفظ کو مزید کمزور کیا۔ حالیہ برسوں میں ایسے کئی قوانین اور پالیسی فیصلے سامنے آئے جن پر اقلیتوں نے شدید تحفظات کا اظہار کیا مثلاً:

شہریت سے متعلق قوانین پر اقلیتوں، خصوصاً مسلمانوں میں عدم تحفظ کا احساس۔ گائے کے نام پر ہجومی تشدد کے واقعات میں درجنوں اموات۔ مذہبی مقامات، حجاب، اذان اور مذہبی رسوم پر تنازعات۔ این جی اوز، تعلیمی اداروں اور اقلیتی آوازوں پر قدغنیں

نفرت انگیز تقاریر: انتخابی سیاست میں مذہب کا کھلا استعمال: اگرچہ حکومتیں یہ دعویٰ کرتی ہیں کہ قانون سب کے لیے برابر ہے اور کسی کے ساتھ امتیاز نہیں ہورہا، لیکن زمینی حقائق اور اقلیتی برادریوں کے تجربات ایک مختلف تصویر پیش کرتے ہیں۔ نیشنل کرائم ریکارڈ بیورو کے مطابق حالیہ برسوں میں مذہبی بنیاد پر نفرت انگیز جرائم میں اضافہ ہوا ہے، جس کا سب سے زیادہ اثر اقلیتی طبقات پر پڑا ہے۔

دیگر اقلیتیں اور ان کے مسائل

مسلمانوں کے علاوہ عیسائیوں کو مذہبی آزادی، تبدیلیِ مذہب کے قوانین اور مشنری سرگرمیوں کے حوالے سے مسائل کا سامنا ہے۔ کئی ریاستوں میں تبدیلیِ مذہب مخالف قوانین کے تحت مذہبی آزادی میں مداخلت کا سامنا ہے۔

سکھ برادری، جو تاریخی طور پر ایک بااثر اقلیت رہی ہے 1984 کے زخم آج بھی نہیں بھول سکی۔ حالیہ برسوں میں کسان تحریک اور دیگر سیاسی تنازعات کے دوران سکھوں کو بھی شک وشبہ کی نظر سے دیکھا گیا، جو جمہوری اقدار کے لیے خطرناک رجحان ہے۔

بدھ اور جین اقلیتیں اگرچہ نسبتاً بہتر حالت میں ہیں، مگر ان کے مذہبی وثقافتی حقوق بھی مکمل طور پر محفوظ نہیں ہیں۔

عدلیہ، میڈیا اور سول سوسائٹی کا کردار

اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ میں عدلیہ کا کردار نہایت اہم ہے۔ کئی مواقع پر عدالتوں نے بنیادی حقوق کے حق میں فیصلے دیے، لیکن بعض معاملات میں عدالتی خاموشی یا تاخیر نے مایوسی کو جنم دیا۔

میڈیا، جو جمہوریت کا چوتھا ستون کہلاتا ہے، اکثر اقلیتوں کے مسائل کو سنجیدگی سے اٹھانے میں ناکام رہا ہے۔ بعض ٹی وی مباحث میں اقلیتوں کو دفاعی پوزیشن میں لا کھڑا کیا جاتا ہے، جس سے سماجی خلیج مزید گہری ہوتی ہے۔ میڈیا کا ایک حصہ نفرت انگیز بیانیے کو ہوا دیتا نظر آتا ہے، جو سماجی ہم آہنگی کے لیے نقصان دہ ہے۔ اس کے باوجود سول سوسائٹی، انسانی حقوق کی تنظیمیں، دانشور اور طلبہ تحریکیں آج بھی آئینی اقدار اور اقلیتوں کے حقوق کے دفاع میں سرگرم ہیں، جو ایک مثبت علامت ہے۔

مستقبل کا راستہ اور ضروری اقدامات: ماہرین سماجیات اور آئینی دانشوروں کا ماننا ہے کہ بھارت کی سلیت اور ترقی اس بات سے مشروط ہے کہ یہاں بسنے والی تمام اقوام اور مذاہب خود کو محفوظ، باعزت اور برابر کا شہری محسوس کریں۔ تبھی ملک حقیقی معنوں میں مضبوط جمہوریت بنے گا۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ آئینی سیکولرزم کو محض نعرہ نہیں بلکہ عملی پالیسی بنایا جائے۔ اقلیتوں کے خلاف نفرت اور تشدد پر زیرو ٹالرینس کی پالیسی اپنائی جائے۔ سچر کمیٹی اور رنگناتھ مشرا کمیشن کی سفارشات پر ترجیحی بنیاد پر عمل ہو۔ تعلیم، روزگار اور نمائندگی میں مساوات کو یقینی بنایا جائے۔ اختلاف رائے اور تنقید کو جمہوریت کی طاقت سمجھا جائے، نہ کہ خطرہ۔ نفرت انگیز سیاست پر آئینی قدغن لگے، میڈیا اور تعلیمی نصاب میں تکثیری اقدار کو فروغ دیا جائے۔

بھارت میں اقلیتوں کے حقوق کا سوال محض اقلیتوں کا مسئلہ نہیں بلکہ پوری جمہوریت، آئین اور قومی ضمیر کا امتحان ہے۔ جب تک ریاست اپنے تمام شہریوں کو بلاتفریق تحفظ، احترام اور مساوی مواقع فراہم نہیں کرے گی، اس وقت تک 'سب کا ساتھ سب کا وکاس' ایک نعرہ ہی رہے گا۔ بھارت اگر خود کو واقعی دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت کہلوانا چاہتی ہے تو اسے اپنی اقلیتوں کو محض برداشت نہیں بلکہ دل سے قبول کرنا ہوگا۔ ایک مضبوط، خوشحال اور متحد بھارت وہی ہو سکتا ہے جہاں ہر شہری، خواہ وہ کسی بھی مذہب یا زبان سے تعلق رکھتا ہو، خود کو برابر اور خوف کے بجائے اعتماد کے ساتھ جینے کے قابل سمجھے۔

OOO

شیشے کے گھروں سے پتھر نہ پھینکئے!

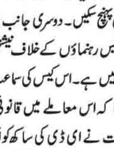

فہیم اختر (لندن)

شیشے کے گھروں میں رہنے والے پتھر نہیں پھینکتے۔ یہ محاورہ نہ صرف زبانِ اردو کا خوبصورت حصہ ہے بلکہ انسانی رویوں اور اخلاقیات کے بارے میں گہری دانش بھی رکھتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو خود کمزور یا خامیوں والے ہوں، انہیں دوسروں پر تنقید یا الزام تراشی نہیں کرنی چاہیے۔ اگر کوئی شخص خود غلطیوں سے آگاہ نہیں، تو اسے دوسروں کی غلطیوں کو اچھالنے کا کوئی حق نہیں۔

شیشے کا گھر ایک علامت ہے نازک مزاجی، کمزوری اور شفافیت کی۔ جیسے شیشہ ذرا سی ضرب سے ٹوٹ جاتا ہے، ویسے ہی وہ لوگ جو خود کسی نہ کسی لحاظ سے کمزور ہوں، دوسروں پر تنقید کے پتھر برسانے سے اپنے ہی نقصان کا باعث بنتے ہیں۔ دنیا میں کوئی بھی کامل نہیں، ہر انسان سے غلطیاں سرزد ہوتی ہیں۔ اس لیے دوسروں پر انگلی اٹھانے سے پہلے ہمیں اپنے دامن میں جھانکنا چاہیے۔ یہ محاورہ ہمیں بردباری، برداشت اور خود احتسابی کا سبق دیتا ہے۔ اگر ہم دوسروں کی ناکامیوں کو نظرانداز کر کے ان کی خوبیوں کو سراہیں، تو معاشرہ زیادہ پر امن اور خوشگوار بن سکتا ہے۔ لیکن افسوس کہ آج کے دور میں لوگ دوسروں کی کوتاہیوں کو بڑھا چڑھا کر پیش کرنے میں فخر محسوس کرتے ہیں، جبکہ اپنی غلطیوں کو چھپانے میں ماہر ہیں۔ یہی رویہ اختلافات، نفرت اور بدگمانیوں کو جنم دیتا ہے۔

انسانی رویوں میں سب سے بڑی کمزوری یہ ہے کہ وہ دوسروں کی خامیوں کو بڑھا چڑھا کر بیان کرتا ہے مگر اپنی لغزشوں کو فراموش کر دیتا ہے۔ حال ہی میں سوشل میڈیا پر ایک ایسا ہی منظر سامنے آیا جہاں چند افراد کچھ ذمہ دار شخص پر تنقید کے تیر برسا رہے تھے، حالانکہ ان کے اپنے دامن بھی پاکیزہ نہ تھے۔ وہ خود ماضی میں مختلف الزامات کی زد میں رہ چکے ہیں۔ چند سال قبل ایک معزز اخبار میں یہ خبر شائع ہوئی تھی کہ ایک ایسوسی ایٹ پروفیسر نے ایک سرکاری ادارے سے سپرنٹنڈنٹ کے عہدے سے اس بنا پر استعفیٰ دے دیا کہ ان پر ایک اہم فائل غائب کرنے کا الزام تھا، جس میں لاکھوں روپے کے گھپلے کی تفصیلات درج تھیں۔ اب افسوسناک امر یہ ہے کہ وہی ایسوسی ایٹ پروفیسر دوبارہ منظر عام پر آچکا ہے اور چند نا سمجھ افراد کو اپنے گرد جمع کر کے اُن لوگوں سے بے بنیاد اور جھوٹے الزامات اُن لوگوں پر لگوا رہا ہے جو اس کی سابقہ بے ضمیری اور گناہوں سے واقف ہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں کہ ایک سالانہ، کسی اور پر الزام لگانے والا دن ہوتا ہے؟ چونکیے مت، آئیے ہم آپ کو بتاتے ہیں۔ یہ سال کے پہلی جمعہ 13 تاریخ کو آتا ہے۔ اسے زندہ دل، زبان میں مذاق سمجھا جاتا ہے اور خیال کیا جاتا ہے کہ اس کی ابتدا امریکہ میں ہوئی، جب ایک خاتون جس کا نام این مویل تھا اور اس کی الارم کلاک، بند نہیں ہوا، جس کی وجہ سے اس کا دن آفت کا تھا اور اس نے دوسروں پر الزام لگا یا۔ اگر چہ اسے تھوڑا سا مذاق بھی سمجھا جاسکتا ہے۔ یعنی الزام تراشی تو تھی مگر جو کہ بے معنی تھی۔ کچھ لوگ روز مرہ کسی دوسرے کو مورد الزام ٹھہراتے ہیں۔ جو کہ یہ کسی کے لیے مذاق نہیں ہے اور یہ ایک زہریلا سلوک ہے۔ الزام لگانے والے کے لیے جھوٹا الزام لگانا اور اس سے دور رہنا مبہم، بدنما اور بہت تکلیف دہ ہوتا ہے اور الزام لگانے والے کو طویل مدت میں کوئی راحت نہیں ملتی۔

یہ بھی مانا جاتا ہے کہ خراب مزاج اکثر دوسروں کو مورد الزام ٹھہرانے کی وجہ بنتا ہے۔ لیکن اکثر دوسروں پر الزام لگانا ہمارے اندر بُرے احساسات کا باعث بنتا ہے۔ جتنا ہم دوسروں پر الزام لگاتے ہیں، اتنا ہی برا محسوس کرتے ہیں۔ بشرطیکہ کہ آپ کو اس بات کا ملال ہو کہ آپ نے کسی کہ بھکوائے یا کسی کو پریشان کرنے کے لیے ایسی حرکت کی۔ ڈاکٹر لنڈا برمن نے اپنی کتاب، "سوچنے کے طریقے"، ذہن رکھنے والوں کے لیے سوچ کی ایک ریسرچ کی کتاب میں لکھا ہے کہ "الزام تراشی کے بارے میں حقیقت یہ ہے کہ کیا یہ ذمہ داری آپ کی نہیں ہے"؟ جس میں انہوں نے الزام تراشی پر ریسرچ کرتے ہوئے کئی ایسی باتوں کا انکشاف کیا ہے۔ جس سے ہم اور آپ واقف ہی نہیں ہیں۔ اور آئے دن ہم ایک دوسرے پر الزام تراشی لگا کر اپنا دامن جھاڑ لیتے ہیں۔

معروف انگریزی ادیب، لیو ٹالسٹائی کہتے ہیں کہ "خراب موڈ اکثر دوسروں پر الزام لگانے کی وجہ بنتا ہے۔ لیکن اکثر دوسروں پر الزام لگانے سے ہم میں برے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ جتنا ہم دوسروں پر الزام لگاتے ہیں، اتنا ہی برا محسوس کرتے ہیں"۔ جب ہم دوسروں کو مورد الزام ٹھہراتے ہیں تو آخر کیوں برا محسوس کرتے ہیں؟ ایک وجہ یہ ہے کہ لوگ الزام تراشی پر اچھا ردعمل ظاہر نہیں کرتے اور ہم خود ہی غیر مقبول ہو جائیں گے۔ الزام تراشی ہمارے رشتوں کو خراب کردیتی ہے۔ ایک اور وجہ یہ ہے کہ اگر ہم دوسروں کو مورد الزام ٹھہراتے ہیں تو ہمیں کبھی اپنے آپ کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا اور ہمیں بدلنے کی ضرورت ہے۔ صرف وہ شخص جس کی مدد نہیں کی جاسکتی وہ ہے جو دوسروں پر الزام لگاتا ہے۔

ہم انکار میں اکثر اپنی غلط فہمی اور ذمہ داری کو کسی اور پر پیش کرنے لگتے ہیں۔ مسلسل حالات سے دوچار ہوتے رہتے ہیں اور مسائل اپنے مسائل کسی دوسرے شخص پر مرکوز کردیتے ہیں۔ اس میں عام طور پر لوگوں کا ایک گروہ شامل ہوتا ہے جو الزام تراشی کو ہوا دیتا ہے۔ جو مظلوم کی پریشانیوں اور مایوسی کو دیکھ کر خوشیاں مناتا ہے۔ ہم اکثر لوگوں سے سنتے ہیں کہ جب آپ ایک انگلی سے اشارہ کرتے ہیں تو تین انگلیاں آپ کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔ جب ہم دوسروں پر الزام لگاتے ہیں کہ وہ ہمیں ناراض کررہے ہیں، ہمیں پریشان کررہے ہیں یا ہمیں ناکام یا بدنام کرنے کی کوشش کررہے ہیں، تو ہم اپنی کمزوریوں سے بچتے ہوئے، کامل کے طور پر ڈھونڈنے کی اپنی قوت کو چھپا رہے ہوتے ہیں۔ جسے دوسرے کو نفسیاتی انسانی ڈھال کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ مختصر مدت میں دوسروں پر بے جا الزام لگانا آسان طریقہ ہے۔ تاہم طویل مدت میں دوسروں پر الزام تراشی کا عمل اکثر الٹا اثر کرتا ہے اور ہمارے حل نہ ہونے والے مسائل ہمیں پریشان کرنے لگتی ہیں۔ جو کہ ایک افسوس ناک بات ہے۔

اکثر دیکھا جاتا ہے کہ جب کوئی کسی کو پسند نہیں کرتا ہے یا اس کی ترقی سے اسے پریشانی ہوتی ہے تو ایسے لوگ خوامخواہ دوسرے انسان کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑ جاتے ہیں۔ کبھی کبھی تو معاملہ اتنا سنگین ہوجاتا ہے کہ ایک انسان دوسرے انسان سے اس قدر حسد کرتا ہے کہ وہ اس کی جان لینے کے لئے تمام حدود کو پار کر جاتا ہے۔ ایسے لوگ اپنی طاقت اور دولت کی گھمنڈ میں چور ایسی حرکت کرنے پر فخر محسوس کرتے ہیں۔ تاہم ایسے لوگوں کا انجام بھی برا ہوتا ہے کیونکہ جب ان کی طاقت کمزور ہونے لگتی ہے تو وہ اپنے حرکتوں پر پچھتاوا کرتے ہوئے پائے جاتے ہیں۔ حسد کرنے والوں کو اپنے خاندان، رشتے دار، محلّے والے، دوستوں اور دفاتر میں بہت عام پاتے ہیں۔ دراصل ایسے لوگوں کا ایک ہی مقصد ہوتا ہے کہ وہ کسی طرح سے اپنے ناپسندیدہ شخص کو جانی یا مالی نقصان پہنچائے۔ لیکن ان ہی لوگوں میں ایسے لوگ بھی پائے جاتے ہیں جو نہ کہ حسد کرنے والوں کو نظرانداز کرتے ہیں بلکہ کبھی کبھی وہ انہیں معاف بھی کر دیتے ہیں۔

الزام تراشی ایک ایسا زہر ہے جو ہمارے سماج میں زہر بن کر کتنی زندگیاں برباد کررہی ہیں۔ دوسرے پر الزام لگانا نقصان دہ ہے اور اس سے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ یہ دوسروں میں دفاعی اور برے جذبات پیدا کرتا ہے، تنازعات اور غلط فہمیوں کو بڑھاتا ہے۔ یہ زندگی کو بھی مشکل بنادیتا ہے۔ اس لیے جو شیشے کے گھروں میں رہتے ہیں، وہ پتھر نہیں پھینکتے۔ یہ محض ایک کہاوت نہیں، بلکہ زندگی کا ایک اصول ہے۔ اگر ہم اسے سمجھ لیں تو معاشرہ بہت سے جھگڑوں، بدگمانیوں اور انتقامی رویوں سے پاک ہوسکتا ہے۔

انسان کی اصل عظمت دوسروں کو گرانے میں نہیں، بلکہ خود کو سنوارنے میں ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ ہم دوسروں پر الزام لگانے سے پہلے اپنے ضمیر کے آئینے میں جھانکیں، کیونکہ جو شیشے کے گھروں میں رہتے ہیں، اُنہیں پتھر نہیں پھینکنے چاہئیں۔

□□□

غرب اردن میں فلسطینیوں کو دیس نکالا دینے کے لیے سرگرم صہیونی ملیشیاؤں کے جرائم

اقوام متحدہ: اقوام متحدہ کے اعداد وشمار اور مقامی و عالمی انسانی حقوق کی رپورٹس کے مطابق سنہ 2025ء کے دوران مغربی کنارے میں قابض اسرائیلی آبادکاروں کے فلسطینی عوام پر حملوں میں خطرناک حد تک اضافہ ریکارڈ کیا گیا ہے۔ یہ حملے محض جسمانی تشدد تک محدود نہیں رہے بلکہ گھروں اور املاک کی تباہی، درختوں کو نذر آتش کرنا، فصلوں کی لوٹ مار اور فلسطینیوں کو ان کی زمینوں تک رسائی سے روکنا بھی اس سفاک مہم کا حصہ ہے، جس نے روزمرہ زندگی کو زمین پر ڈٹے رہنے کی مسلسل جدوجہد بنا دیا ہے۔ سال بھر میں سرکاری اداروں نے قریب 740 حملے دستاویزی شکل میں محفوظ کیے، جن کے نتیجے میں 340 سے زائد فلسطینی زخمی ہوئے اور تقریباً 200 آبادیوں کو نقصان پہنچا۔ یہ شرح سنہ 2006ء سے ریکارڈ کے آغاز کے بعد سالانہ بنیاد پر سب سے زیادہ ہے، جس کا مطلب روزانہ اوسطاً چار حملے ہیں۔ اکتوبر سنہ 2025ء میں زیتون کی فصل کے موسم کے دوران حملے اپنی انتہا کو پہنچ گئے، جہاں صرف اسی ایک ماہ میں 126 انفرادی حملے ریکارڈ ہوئے، جو بستیوں سے متصل علاقوں میں منظم تشدد کے واضح اضافے کی عکاسی کرتے ہیں۔

سب سے زیادہ متاثرہ علاقے

مغربی کنارے کے شمالی علاقے سب سے زیادہ زد میں رہے، بالخصوص نابلس، جنین اور طولکرم گورنریوں میں قابض آبادکاروں نے بار بار زرعی زمینوں اور کھیتوں کو نشانہ بنایا۔ وسطی علاقوں میں رام اللہ اور بیت لحم گورنریوں میں فصل کے موسم کے دوران حملوں میں اضافہ دیکھا گیا، جبکہ جنوبی حصے میں الخلیل اور اریحا سمیت علاقوں میں اگرچہ حملوں کی تعداد کم رہی، تاہم شدت کے اعتبار سے یہ سب سے زیادہ سفاک تھے، جہاں فائرنگ اور املاک کو جلانے جیسے واقعات سامنے آئے۔

زرعی موسموں سے حملوں کا گہرا تعلق

رپورٹس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ حملے براہ راست زرعی سرگرمیوں سے جڑے ہوئے ہیں، خصوصاً زیتون اور کٹائی کے موسم میں، جس کے باعث فلسطینی کسان مسلسل نشانے پر رہتے ہیں۔ یہودی آبادکاری کے امور کے ماہر محقق رائد موقدی نے وضاحت کی کہ یہ حملے کوئی الگ تھلگ واقعات نہیں بلکہ ایک منظم انداز کا حصہ ہیں، جن کا مقصد زمینوں پر قبضہ اور معاشرتی استحکام کو کھوکھلا کرنا ہے۔ انہوں نے مرکز اطلاعات فلسطین کے نامہ نگار کو بتایا کہ سنہ 2025ء کو پچھلے برسوں سے ممتاز کرنے والی بات حملوں کی ہمہ گیری ہے، یہ صرف فلسطینیوں پر جسمانی تشدد تک محدود نہیں بلکہ زرعی املاک کی تباہی، درختوں کو جلانا اور کسانوں کو اپنی زمینوں تک پہنچنے سے روکنا بھی اس میں شامل ہے۔ موقدی کے مطابق یہ حکمت عملی فلسطینی آبادیوں پر معاشی اور نفسیاتی دباؤ میں کئی گنا اضافہ کرتی ہے اور روزمرہ زندگی کو زمین پر قائم رہنے کی ایک نہ ختم ہونے والی جنگ بنا دیتی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ آبادکاری کی توسیع اور نئی کالونیل چوکیوں کا قیام رابطہ علاقوں کو وسیع کر رہا ہے اور ٹکراؤ کے امکانات بڑھا رہا ہے۔ آج جو طرز عمل دکھائی دے رہا ہے وہ اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ یہ حملے محض انفرادی بدنظمی نہیں بلکہ ایسی منظم پالیسیوں سے جڑے ہیں جن کا مقصد بتدریج آبادی کو بے دخل کرنا اور آبادکاروں کے لیے اسٹریٹجک قدم جمانا ہے۔ انہوں نے اس امر کی طرف بھی اشارہ کیا کہ فلسطینی دوہری قیمت ادا کر رہے ہیں، ایک طرف زمین کا نقصان اور دوسری طرف اپنی جان اور املاک پر مستقل خطرہ، جو شہریوں کے تحفظ اور حملہ آوروں کو کٹہرے میں لانے کے لیے فوری اور سنجیدہ عالمی مداخلت کی متقاضی صورتحال ہے۔

اُتراکھنڈ میں تبدیلی مذہب مخالف قانون کو منظوری نہیں ملی!

گورنر نے 'مذہبی آزادی (ترمیمی) بل 2025' دھامی حکومت کو واپس لوٹا دیا

اب ریاستی حکومت اس بل کو آرڈیننس کے ذریعہ نافذ کر سکتی ہے یا اسے دوبارہ ایوان سے منظور کروا سکتی ہے

دہرادون، (ایجنسیاں): اتراکھنڈ میں جبراً مذہب تبدیلی کے خلاف سخت سزا کا التزام کرنے والے دیرینہ بل پر فی الحال بریک لگ گیا ہے۔ گورنر لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) گرمیت سنگھ نے 'اتراکھنڈ مذہبی آزادی (ترمیمی) بل 2025' کو منظوری دینے کی جگہ ازسرنو غور کے لیے دھامی حکومت کو واپس لوٹا دیا ہے۔ اس سے حکومت کی اس کوشش کو جھٹکا لگا ہے، جس میں مذہب تبدیلی کے معاملوں میں عمر قید تک کی سزا کی سہولت دی گئی تھی۔ دھامی حکومت نے حال ہی میں جبراً مذہب تبدیلی کے معاملوں میں سزا کو مزید سخت بنانے کے مقصد سے قانون میں ترمیم کی تھی۔ اس ترمیم شدہ بل کو اگست 2025 میں گیرسین میں منعقدہ اسمبلی اجلاس کے دوران پاس کر گورنر کی منظوری کے لیے 'لوک بھون' بھیجا گیا تھا۔ اب ذرائع کے حوالے سے بتایا جا رہا ہے کہ بل کے ڈرافٹ میں کچھ تکنیکی اور قانونی خامیاں پائی گئی ہیں۔ اسی وجہ سے گورنر نے اسے اپنی رضامندی دینے سے پہلے حکومت کو دوبارہ غور کرنے کے لیے کہا ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق قانون ساز محکمہ کو یہ بل منگل کو واپس ملا ہے۔ سینئر افسران کا کہنا ہے کہ اب حکومت کے سامنے متبادل ہیں۔ پہلا، اگر حکومت چاہتی ہے کہ قانون جلد نافذ ہو تو وہ آرڈیننس کے ذریعہ اسے نافذ کر سکتی ہے۔ دوسرا متبادل یہ ہے کہ آئندہ اسمبلی اجلاس میں ترمیم شدہ بل کو دوبارہ پیش کیا جائے اور پھر سے گورنر کی منظوری کے لیے بھیجا جائے۔ واضح رہے کہ اتراکھنڈ میں تبدیلی مذہب سے جڑے قانون کو پہلے بھی کئی بار سخت کیا جا چکا ہے۔ 2018 میں ریاست میں اتراکھنڈ مذہبی آزادی ایکٹ نافذ کیا گیا تھا۔ اس کے بعد 2022 میں دھامی حکومت نے اس میں ترمیم کر سزاؤں کو سخت کیا۔ اس کے باوجود حکومت کا ماننا تھا کہ مذہب تبدیلی کے منظم اور سنگین معاملوں کو روکنے کے لیے مزید سخت سزا ضروری ہے۔ نئے بل میں کئی اہم تبدیلیوں کی تجویز پیش کی گئی تھی۔ مثلاً دھوکہ، طاقت یا لالچ کی بنیاد پر مذہب تبدیل کرانے کی صورت میں سزا کی مدت بڑھا کر 3 سے 10 سال کر دی گئی تھی، جو پہلے 2 سے 7 سال تھی۔ اس کے علاوہ شکایت درج کرانے کا حق صرف خونی رشتہ داروں تک محدود نہ رکھ کر کسی بھی شخص کو دے دیا گیا۔ ضلع مجسٹریٹ کو گینگسٹر ایکٹ کے طرز پر ملزمین کی جائیداد قرق کرنے کا حق دینے کی بھی سہولت فراہم کی گئی۔ سب سے سخت سہولت ان معاملوں کے لیے تھی، جن میں شادی کا جھانسہ دے کر، حملہ کر، سازش تیار کر، نابالغوں کی اسمگلنگ، عصمت دری یا دیگر سنگین جرائم کے ذریعہ مذہب تبدیلی کرائی جائے۔ ایسے معاملوں میں کم از کم 20 سال سے لے کر تاحیات جیل تک کی سزا اور 10 لاکھ روپے تک کے جرمانہ کا التزام رکھا گیا تھا۔ اب گورنر کے ذریعہ بل لوٹائے جانے کے بعد یہ دیکھنا اہم ہوگا کہ دھامی حکومت اس میں کیا ترمیم کرتی ہے اور اسے کس راستے آگے بڑھاتی ہے۔

'اسکول کھولنا یا بند کرنا پالیسی اور ماہرین کا معاملہ ہے، عدالت کا نہیں'

قومی راجدھانی میں آلودگی پر سماعت کے دوران عدالت عظمیٰ کا اہم تبصرہ

نئی دہلی، (صحافت بیورو): دہلی این سی آر میں آلودگی کے معاملے پر سپریم کورٹ نے بدھ کے روز سماعت کے دوران اہم تبصرہ کیا۔ اسکول بند کرنے کے مسئلے پر عدالت نے کہا کہ وہ سپر اسپیشلسٹ نہیں بن سکتی۔ دہلی میں گریپ کے تحت اسکول بند کرنے کے فیصلے پر سماعت کے دوران سپریم کورٹ نے واضح کیا کہ اسکول کھولنا یا بند کرنا پالیسی اور ماہرین کا معاملہ ہے، عدالت کا نہیں۔ مینکا گرو سوامی کی جانب سے دلیل دی گئی کہ جب بھی اسکول بند کیے جاتے ہیں تو سب سے زیادہ نقصان غریب بچوں کا ہوتا ہے کیونکہ وہ مڈ ڈے میل جیسی سہولتوں سے محروم ہو جاتے ہیں۔ اس پر چیف جسٹس (سی جے آئی) سوریہ کانت نے کہا کہ اگر ہائبرڈ نظام کی اجازت دی جاتی ہے تو جہاں دونوں والدین کام کرنے والے ہیں، وہ اپنے بچوں کو اسکول بھیجیں گے۔ سی جے آئی نے واضح کیا کہ اس فیصلے کو ماہرین پر چھوڑنا ہوگا۔ اسکول جانا یا نہ جانا بذات خود ایک مسئلہ بن جائے گا۔ امیکس کیوری نے عدالت کو بتایا کہ گریپ کی ہدایات ہائبرڈ موڈ کے لیے ہیں، جبکہ دہلی حکومت کے سرکلر کے تحت جماعت 5 تک کے اسکول مکمل طور پر بند کر دیے گئے ہیں۔ عدالت نے اشارہ دیا کہ وہ اس حساس مسئلے پر انتظامی اور ماہر اداروں کے جائزے کو ترجیح دے گی۔ چیف جسٹس سوریہ کانت نے کہا کہ عدالت کے سامنے دو بالکل متضاد نوعیت کی درخواستیں ہیں۔ ایک طرف خوشحال طبقے کے لوگ اسکولوں اور وہاں ہونے والی کھیلوں کی سرگرمیوں کو مکمل طور پر بند کرنے کا مطالبہ کر رہے ہیں، جبکہ دوسری طرف کچھ لوگ اسکول کھولنے کی بات کر رہے ہیں۔ یہ مکمل طور پر پالیسی کا معاملہ ہے، اس میں عدالت کیوں مداخلت کرے؟ مرکزی حکومت کی جانب سے ایڈیشنل سالیسٹر جنرل ایشوریا بھاٹی نے عدالت کو بتایا کہ دہلی حکومت نے ہائبرڈ ماڈل اپنایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مرکز یہ تجویز دے سکتا ہے کہ نرسری سے جماعت 5 تک سمیت تمام جماعتوں کے لیے ہائبرڈ ماڈل کی سہولت فراہم کی جائے۔ اے ایس جی نے یہ بھی واضح کیا کہ بچوں کی صحت کو مدنظر رکھتے ہوئے اسکول بند کیے گئے ہیں۔ موجودہ شدید آلودگی کی صورتحال کو دیکھتے ہوئے نرسری سے جماعت 5 تک کے بچوں کے لیے اسکول بند رکھنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ سپریم کورٹ نے اشارہ دیا کہ آلودگی جیسے حالات میں بچوں کی صحت اور انتظامی جائزے کو ترجیح دی جانی چاہیے۔

دہلی کی سرحدوں پر واقع 9 ٹول پلازہ کو بند یا منتقل کرنے پر غور کرنے کا حکم

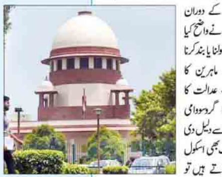

دہلی۔ این سی آر میں فضائی آلودگی کی مسلسل بگڑتی سطح کو سنجیدگی سے لیتے ہوئے سپریم کورٹ نے آج نیشنل ہائی وے اتھارٹی آف انڈیا (این ایچ اے آئی) اور دہلی میونسپل کارپوریشن (ایم سی ڈی) کو کئی اہم ہدایات جاری کیں۔ عدالت عظمیٰ نے قومی راجدھانی کی سرحدوں پر واقع ٹول پلازہ کی وجہ سے لگ رہے بھیانک ٹریفک جام کو کم کرنے کے لئے انہیں عارضی طور سے بند کرنے یا کہیں اور منتقل کرنے کے امکانات پر فوری غور کرنے کو کہا۔ عدالت نے کہا ہے کہ آئندہ سال یکم اکتوبر سے 31 جنوری تک ایم سی ڈی ٹول نہ رکھنے کی کوشش کرے کیونکہ ٹول کے باعث لگنے والا جام آلودگی کی بڑی وجہ ہے۔ عدالت نے ایم سی ڈی کو ایک طرح سے پھٹکار لگاتے ہوئے کہا کہ وہ ٹول بوتھ شفٹ کرے اور ایک ہفتہ میں اس پر غور کر کے فیصلہ لے۔ عدالت نے این ایچ اے آئی سے بھی کہا ہے کہ متبادل کے طور پر وہ ٹول وصول کر کے ایم سی ڈی کو حصہ دینے پر غور کرے۔ عدالت نے اس دوران ایم سی ڈی کو پھٹکار لگائی اور کہا کہ کل کو پیسوں کے لیے آپ کناٹ پلیس میں بھی پیسہ وصول کرنا شروع کر دیں گے۔ سماعت کے دوران عدالت کو ان مسائل کے بارے میں بتایا گیا جو دہلی۔ این سی آر میں آلودگی کی بڑی وجوہات ہیں، جن میں دہلی۔ گروگرام کا ایم سی ڈی ٹول پلازہ بھی شامل ہے۔ عدالت کو بتایا گیا کہ اس ٹول کی وجہ سے گھنٹوں لمبا جام لگتا ہے۔ گھنٹوں سڑکوں پر کھڑی کار، موٹر سائیکل اور دیگر گاڑیاں آلودگی پیدا کرتی ہیں۔

نیشنل ہیرالڈ کیس: عدالتی فیصلے پر کانگریس صدر کا خیر مقدم

کہا- 'سیاسی انتقام کا بیانیہ بے نقاب ہو گیا'

مختلف ریاستوں میں مودی-شاہ کے خلاف احتجاجی مظاہرے، استعفیٰ کا مطالبہ

نئی دہلی: کانگریس کے صدر ملک ارجن کھڑگے نے نیشنل ہیرالڈ معاملے میں عدالت کے کل کے فیصلے کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ فیصلہ سیاسی انتقام کی سیاست کے منہ پر ایک کرارا طمانچہ ہے۔ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کھڑگے نے کہا کہ اس پورے معاملے میں برسوں سے بغیر مضبوط قانونی بنیاد کے کارروائیاں کی گئیں، جن کا مقصد کانگریس قیادت کو بدنام اور ہراساں کرنا تھا۔ ان کے مطابق عدالت کے فیصلے نے واضح کر دیا ہے کہ قانون شور سے نہیں بلکہ شواہد اور آئینی تقاضوں سے چلتا ہے۔

ملکارجن کھڑگے نے کہا کہ نیشنل ہیرالڈ محض ایک اخبار نہیں بلکہ آزادی کی جدوجہد کی علامت ہے، جسے 1938 میں مجاہدین آزادی نے قائم کیا تھا۔ ان کا کہنا تھا کہ اسی تاریخی وراثت کو نشانہ بنا کر سیاسی دباؤ کے تحت ای ڈی اور دیگر تفتیشی ایجنسیوں کو استعمال کیا گیا۔ کھڑگے کے مطابق عدالت نے جس طرح کارروائی کے بنیادی نکات، دائرہ اختیار اور قانونی تقاضوں کو سامنے رکھا، اس سے یہ بات ثابت ہو گیا کہ الزام تراشی کی بنیاد کمزور تھی۔ کانگریس صدر نے مزید کہا کہ برسوں تک تفتیشی ایجنسیوں نے خود اپنی فائلوں میں یہ تحریر کیا کہ اس معاملے میں کوئی ایسا بنیادی جرم نہیں بنتا جس کی بنیاد پر منی لانڈرنگ کی کارروائی آگے بڑھائی جا سکے۔ اس کے باوجود اچانک مقدمات، پوچھ گچھ، طلبیاں اور جائیداد میں منسلک کرنے جیسے اقدامات کیے گئے۔ کھڑگے نے سوال اٹھایا کہ اگر واقعی کوئی مضبوط مقدمہ تھا تو اتنے طویل عرصے تک ایف آئی آر کیوں درج نہیں کی گئی! کھڑگے نے مزید کہا کہ عدالت کے اس فیصلے کے بعد ملک کے وزیر اعظم نریندر مودی اور وزیر داخلہ امت شاہ کو اخلاقی ذمہ داری قبول کرنی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ یہ فیصلہ حکومت کے طرز عمل پر سخت تبصرے کے مترادف ہے اور مستقبل میں لوگوں کو ہراساں کرنے سے گریز کی یقین دہانی ہونی چاہیے۔ تاہم انہوں نے زور دیا کہ اصل مسئلہ اداروں کے غیر جانبدار استعمال اور آئینی قدروں کے احترام کا ہے۔

اور اسی لائن پر آج دن بھر کانگریس کے سرکردہ لیڈران و کارکنان نے مختلف ریاستوں میں مودی-شاہ کے خلاف سڑکوں پر نکل کر احتجاجی مظاہرہ کیا۔ کانگریس کی سبھی ریاستی یونٹ کا یہی کہنا ہے کہ مودی-شاہ نے نیشنل ہیرالڈ کیس کے ذریعہ کانگریس پارٹی کو ڈرانے کی ناکام کوشش کی، اور اب عدالتی فیصلہ کے بعد ان دونوں کو ہی اپنے عہدہ سے استعفیٰ دے دینا چاہیے۔ کانگریس نے اپنے 'ایکس' ہینڈل پر مختلف ریاستوں میں مودی-شاہ کے خلاف ہوئی احتجاجی ریلیوں اور مظاہروں کی تصویریں و ویڈیوز پوسٹ کرنے کے ساتھ ساتھ سخت بیانات بھی جاری کیے ہیں۔ دہلی، گجرات، چھتیس گڑھ، مدھیہ پردیش، مغربی بنگال، بہار، کرناٹک اور جھارکھنڈ جیسی ریاستوں میں سڑکوں پر مودی حکومت اور ای ڈی کے خلاف نعرے بلند ہوتے بھی نظر آئے۔

ہندوستان کے خلاف بیان بازی اور ڈھاکہ میں ہائی کمیشن کو دھمکی

وزارتِ خارجہ نے اٹھایا سخت قدم، نئی دہلی میں بنگلہ دیشی سفیر طلب

نئی دہلی، (ایجنسیاں): ہندوستان نے بدھ کے روز بنگلہ دیش کے ہائی کمشنر کو وزارت خارجہ طلب کر کے ڈھاکہ میں ہندوستانی ہائی کمیشن کو موصول ہونے والی دھمکیوں اور بعض بنگلہ دیشی لیڈروں کی جانب سے دیے گئے اشتعال انگیز ہندوستان مخالف بیانات پر سخت سفارتی احتجاج درج کرایا۔ یہ کارروائی ایسے وقت میں کی گئی ہے جب بنگلہ دیش میں سکیورٹی صورتحال کے بگڑنے پر ہندوستان پہلے ہی اپنے ہائی کمیشن سے غیر ضروری عملے اور اہل خانہ کو واپس بلا چکا ہے۔ وزارتِ خارجہ کے مطابق بنگلہ دیش کے ہائی کمشنر ایم ریاض حمید اللہ کو طلب کر کے بنگلہ دیش میں سکیورٹی کے بگڑتے حالات پر ہندوستان کی گہری تشویش سے آگاہ کیا گیا۔ بیان میں خاص طور پر ان انتہا پسند عناصر کی سرگرمیوں کی جانب توجہ دلائی گئی جنہوں نے ڈھاکہ میں ہندوستانی مشن کے گرد سکیورٹی صورتحال پیدا کرنے کے اعلانات کیے ہیں۔ ہندوستان نے واضح کیا کہ سفارتی مشنز کی حفاظت میزبان حکومت کی بنیادی ذمہ داری ہے۔ وزارت خارجہ نے اپنے بیان میں کہا کہ ہندوستان بعض انتہا پسند عناصر کی جانب سے حالیہ واقعات پر قائم کی جا رہی جھوٹی بیانیہ سازی کو مکمل طور پر مسترد کرتا ہے۔ بیان میں افسوس کا اظہار کیا گیا کہ عبوری حکومت نہ تو ان واقعات کی مکمل اور شفاف جانچ کر سکی ہے اور نہ ہی ہندوستان کے ساتھ کوئی بامعنی شواہد شیئر کیے گئے ہیں۔ یہ اشارہ اُن الزامات کی جانب تھا جن میں بعض بنگلہ دیشی لیڈروں نے بنگلہ دیش کے انتخابی عمل پر ہندوستان کے اثرانداز ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ ہندوستان نے واضح کیا کہ بنگلہ دیش کے عوام کے ساتھ اس کے قریبی اور دوستانہ تعلقات آزادی کی جدوجہد سے جڑے ہوئے ہیں اور ترقیاتی تعاون اور عوامی روابط کے ذریعے مزید مضبوط ہوئے ہیں۔

حکومت نے دی صفائی، کہا اب تک آدھار ڈیٹا کی کوئی خلاف ورزی نہیں ہوئی

نئی دہلی: (ایجنسی) الیکٹرانکس اور آئی ٹی کی وزارت نے بدھ کو کہا کہ آج تک ہندوستان کی منفرد شناختی اتھارٹی (UIDAI) کے ڈیٹابیس سے آدھار کارڈ ہولڈر کے ڈیٹا کی کوئی خلاف ورزی نہیں ہوئی ہے۔ وزارت نے دنیا کے سب سے بڑے بائیومیٹرک شناختی نظام کی حفاظت پر زور دیا۔ وزارت نے کہا کہ آدھار دنیا کا سب سے بڑا بائیومیٹرک شناختی نظام ہے، جس میں تقریباً 1.34 بلین زندہ آدھار ہولڈر ہیں۔ وزارت نے مزید کہا کہ آدھار نے 16,000 کروڑ سے زیادہ تصدیقی لین دین مکمل کر لیا ہے۔ 17 دسمبر کو لوک سبھا میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے، الیکٹرانکس اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کے مرکزی وزیر مملکت جتن پرساد نے کہا کہ حکومت کے مضبوط تکنیکی اور ادارہ جاتی حفاظتی اقدامات کی وجہ سے آدھار محفوظ ہے۔ تقریباً 1.34 بلین لائیو آدھار نمبر رکھنے والوں کو UIDAI نے جاری کیا ہے۔ آدھار کارڈ کے آغاز کے بعد سے، سسٹم نے 16,000 کروڑ سے زیادہ تصدیقی لین دین پر کارروائی کی ہے، جس سے یہ دنیا کا سب سے بڑا بائیومیٹرک شناختی پروگرام ہے۔ وزیر نے کہا کہ UIDAI ذاتی ڈیٹا کی حفاظت کے لیے دفاع میں گہرائی کے نقطہ نظر پر مبنی ایک کثیر سطحی حفاظتی فریم ورک کی پیروی کرتا ہے۔

'سب کچھ بکاؤ ہو جائے گا.....' سوشل میڈیا اور رپورٹنگ پر جسٹس سوریہ کانت کا سخت تبصرہ

نئی دہلی: (ایجنسی) سپریم کورٹ نے سابق چیف جسٹس بی آر گوائی پر ایک وکیل کی جانب سے جوتا پھینکنے کے واقعے کو نہایت سنگین قرار دیتے ہوئے مستقبل میں ایسی وارداتوں کی روک تھام اور ان کی رپورٹنگ و ڈیجیٹل گردش کو منظم کرنے کی ضرورت پر گہری تشویش ظاہر کی ہے۔ اس معاملے کی سماعت چیف جسٹس سوریہ کانت اور جسٹس جوئے مالیہ باگچی پر مشتمل بنچ سپریم کورٹ بار ایسوسی ایشن کی جانب سے دائر درخواست پر کر رہی ہے۔ سماعت کے دوران چیف جسٹس سوریہ کانت نے واضح الفاظ میں کہا کہ عدالت اس طرح کے واقعات کی روک تھام کے لیے رہنما اصول (گائیڈ لائنز) جاری کرنے پر غور کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر اس قسم کے واقعات کو بغیر ضابطے کے چھوڑ دیا گیا تو اس کے سنگین نتائج سامنے آ سکتے ہیں۔ چیف جسٹس نے سوشل میڈیا اور رپورٹنگ کے موجودہ رجحان پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا، "اگر اس طرح کی کارروائیاں شروع ہو گئیں تو سب کچھ بکاؤ ہو جائے گا"۔ عدالت کو مرکز کی جانب سے پیش ہوتے ہوئے سالیسٹر جنرل تشار مہتا نے بتایا کہ مرکزی حکومت اس معاملے میں سپریم کورٹ بار ایسوسی ایشن کے ساتھ مل کر مشترکہ تجاویز پیش کرے گی، تاکہ ایسی غیر ذمہ دارانہ رپورٹنگ اور ڈیجیٹل سرکولیشن کو ریگولیٹ کیا جا سکے۔ عدالت نے واضح کیا کہ اس اہم معاملے پر اگلی سماعت جنوری میں ہوگی۔

وزیر اعظم مودی ایتھوپیا کے بعد عمان پہنچے

بھارت، عمان تعلقات مزید مضبوط ہونے کی اُمید

نئی دہلی: (ایجنسی) وزیر اعظم نریندر مودی ایتھوپیا کے بعد دو روزہ سرکاری دورے پر عمان پہنچ گئے ہیں۔ یہ ان کے تین ملکی غیر ملکی دورے کا تیسرا اور آخری مرحلہ ہے۔ وزیر اعظم 17 اور 18 دسمبر کو عمان میں قیام کریں گے، جہاں وہ سلطانِ عمان ہیثم بن طارق سے ملاقات کر کے دوطرفہ اور علاقائی امور پر تبادلۂ خیال کریں گے۔ یہ دورہ ایسے وقت میں ہو رہا ہے جب بھارت اور عمان کے سفارتی تعلقات کے 70 برس مکمل ہو چکے ہیں، جس سے اس سفر کی اہمیت مزید بڑھ جاتی ہے۔ عمان کو خلیجی ممالک کا 'گیٹ وے' کہا جاتا ہے، کیونکہ یہ مشرق وسطیٰ، افریقہ اور جنوبی ایشیا کو جوڑنے والا ایک اہم اسٹریٹجک اور تجارتی مرکز ہے۔ وزیر اعظم مودی کا یہ دورہ دونوں ممالک کے درمیان طویل مدتی اور کثیر الجہتی اسٹریٹجک شراکت داری کو مزید مضبوط بنانے کی سمت ایک اہم قدم سمجھا جا رہا ہے۔ وزیر اعظم کے دورۂ عمان سے توانائی، مینوفیکچرنگ، صحت، سیاحت اور لاجسٹکس جیسے شعبوں میں دوطرفہ تعاون اور تجارت کو فروغ ملنے کی توقع ہے۔ مسقط میں میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے بھارتی صنعت سے وابستہ ممتاز شخصیات نے کہا کہ یہ دورہ ایسے وقت میں ہو رہا ہے جب بھارت اور عمان آزاد تجارتی معاہدے (ایف ٹی اے) کے ذریعے اپنی شراکت داری کو نئی بلندیوں تک لے جانے پر غور کر رہے ہیں۔

یونو منڈا لمیٹڈ کے ایگزیکٹو چیئرمین نرمل کے منڈا نے کہا کہ وزیر اعظم کے اس دورے سے کئی نئے شعبوں میں تعاون کے دروازے کھل سکتے ہیں۔ ان کے مطابق، "عمان میں توانائی کی کم لاگت اور بھارت کا مضبوط مینوفیکچرنگ ایکو سسٹم ایک دوسرے کی تکمیل کرتے ہیں۔ بھارت ہنرمند افرادی قوت فراہم کر سکتا ہے، جبکہ عمان خطے میں ایک اہم لاجسٹکس اور تجارتی مرکز کے طور پر کردار ادا کر سکتا ہے"۔

جموں وکشمیر کا مرکز پر مالی انحصار بڑھ گیا: عمر عبداللہ

سری نگر:(یو این آئی) جموں وکشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے بدھ کے روز کہا کہ مرکز کے زیر انتظام خطہ بننے کے بعد جموں وکشمیر کا مالی انحصار مرکز پر کم ہونے کے بجائے مزید بڑھ گیا ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ خطہ اس وقت مالی طور پر خود کفیل نہیں ہے اور زیادہ تر مالی وسائل کے لیے مرکزی حکومت پر انحصار کرنا پڑ رہا ہے۔ وزیر اعلیٰ، جو محکمہ خزانہ کا قلمدان بھی سنبھالے ہوئے ہیں، مرکزی وزیر خزانہ نرملا سیتارمن کے اس بیان پر ردعمل ظاہر کر رہے تھے جس میں انہوں نے قرض اور جی ڈی پی کے تناسب کو کم کرنے کے لیے ریاستوں کو مالیاتی نظم و ضبط یقینی بنانے پر زور دیا تھا۔ صحافیوں سے بات کرتے ہوئے عمر عبداللہ نے کہا، 'جموں وکشمیر مالی طور پر خود کفیل نہیں ہے۔ ہم بڑے پیمانے پر مرکز پر انحصار کرتے ہیں اور یہ انحصار مرکز کے زیر انتظام خطہ بننے کے بعد کم ہونے کے بجائے بڑھ گیا ہے۔' انہوں نے وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ جب جموں وکشمیر ایک ریاست تھی تو اسے مرکزی ٹیکسوں میں ریاستی حصہ ملتا تھا، جو اب دستیاب نہیں ہے۔ اب ہمیں بجٹ کا بڑا بوجھ براہ راست مرکز پر منتقل کرنا پڑتا ہے، کیونکہ وہ ریاستی حصہ ہمیں حاصل نہیں رہا۔ تاہم وزیر اعلیٰ نے دعویٰ کیا کہ اس کے باوجود ان کی حکومت نے مالیاتی نظم وضبط برقرار رکھنے کی بھرپور کوشش کی ہے۔ ہم نے اپنی پوری کوشش کی ہے کہ مالیاتی نظم وضبط میں کسی قسم کی نرمی نہ برتی جائے۔ ایڈونچر ٹورازم کے فروغ سے متعلق ایک سوال کے جواب میں عمر عبداللہ نے کہا کہ ان کی حکومت اس شعبے کو فروغ دینے کے لیے تمام ممکنہ اقدامات کر رہی ہے، تاہم عوام کی سلامتی اور تحفظ کو اولین ترجیح دی جا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ 'ہم اپنی پوری کوشش کر رہے ہیں، لیکن اس کے ساتھ یہ بھی یقینی بنایا جا رہا ہے کہ لوگوں کی جان و مال محفوظ رہے۔ حال ہی میں ہم نے دیکھا کہ اتراکھنڈ میں کہیں ایک شخص بغیر رسی باندھے بنجی جمپنگ کے لیے چلا گیا۔ ہم نہیں چاہتے کہ یہاں ایسا کوئی واقعہ پیش آئے۔' کشمیر کے پوشیدہ سیاحتی مقامات کو فروغ دینے سے متعلق بات کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ سب سے پہلے معروف سیاحتی مقامات کو مکمل طور پر کھولنے کی ضرورت ہے، کیونکہ کئی اہم مقامات اب بھی سیاحوں کے لیے بند ہیں۔ انہوں نے کہا 'ہم سیاحت کو فروغ دے رہے ہیں، لیکن حقیقت یہ ہے کہ کئی مقامات اب بھی بند ہیں۔ مثال کے طور پر گلمرگ میں گونڈولا کے دونوں اطراف زیادہ دور جانا ممکن نہیں، درنگ نہیں جا سکتے، دودھ پتھری سیاحتی مقام بھی بند ہے۔ پہلے ان تمام مقامات کو کھولا جانا چاہیے۔' کشمیر میں بجلی بحران سے متعلق عمر عبداللہ نے کہا کہ دریاؤں میں پانی کے بہاؤ میں نمایاں کمی کے باعث یونین ٹیریٹری میں بجلی کی پیداوار میں خاصی گراوٹ آئی ہے۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ وہ سرد موسم میں بجلی کا محتاط استعمال کریں۔ عمر عبداللہ نے کہا کہ ہم جانتے ہیں کہ یہاں شدید سردی ہے اور لوگوں کو خود کو گرم رکھنے کی ضرورت ہے، لیکن اس کے ساتھ ساتھ بجلی کا دانشمندانہ استعمال بھی ضروری ہے۔

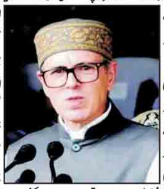

لاپتہ ہندوستانی ماہی گیروں کی لاشیں برآمد

کولکاتا:(یو این آئی) خلیج بنگال کے وسط میں پیر کے روز ایک بنگلہ دیشی جہاز سے مبینہ طور پر ٹکرانے کے بعد کشتی پلٹنے کے نتیجے میں لاپتہ ہوئے دو ہندوستانی ماہی گیروں کی لاشیں بدھ کو برآمد کر لی گئیں، جبکہ تین دیگر کی تلاش جاری ہے۔ یہ اطلاع جنوبی 24 پرگنہ کے سرکاری ذرائع نے دی۔ لاشیں ماہی گیری کے ٹرالر کے اندر سے ملی ہیں۔ تلاشی ٹیم نے منگل کی شام اسے تلاش کر لیا تھا۔ کشتی بدھ کی علی الصبح کاکدویپ ساحل کے قریب موئنہ پاراڈاک پر لائی گئی۔ کشتی سے پانی نکالنے کے بعد انجن روم سے سنجیو داس اور رنجن داس کی لاشیں نکالی گئیں۔ سنجیو کاکدویپ کے مغربی گنگارام پور کے رہنے والے تھے، جبکہ رنجن مشرقی مدنی پور کے پوربکھالی دوراج پور کے باشندے تھے۔ ایف بی پریتا10 نامی ٹرالر 16 ماہی گیروں کے ساتھ اتوار کو کاکدویپ کے قریب خلیج بنگال میں گہرے سمندر میں ماہی گیری کے لیے روانہ ہوا تھا۔

ایم ایل ایف ایف کو اگلے سال کے آخر تک ملک بھر میں نافذ کیا جائے گا: نتن گڈکری

نئی دہلی:(یو این آئی) روڈ ٹرانسپورٹ اور ہائی ویز کے وزیر نتن گڈکری نے بدھ کو پارلیمنٹ کو مطلع کیا کہ نیا ٹول ادائیگی نظام ملٹی لین فری فلو (ایم ایل ایف ایف) 2026 کے آخر تک ملک بھر میں لاگو کیا جائے گا۔ راجیہ سبھا میں وقفہ سوالات کے دوران ایک ضمنی سوال کا جواب دیتے ہوئے مسٹر گڈکری نے کہا کہ ایک بار نیا نظام لاگو ہونے کے بعد ٹول پلازوں پر عملے کی ضرورت نہیں رہے گی۔ گاڑیوں کے رجسٹریشن نمبرز کیمروں کے ذریعے کیپچر کیے جائیں گے، معلومات سیٹلائٹ کے ذریعے مرکزی نظام میں منتقل کی جائیں گی، اور رقم متعلقہ بینک اکاؤنٹ سے کاٹی جائے گی۔ اس سے گاڑیاں 80 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے سفر کر سکیں گی اور پھر بھی ٹول ادا کر سکیں گی۔ انہوں نے کہا کہ اس سے ایندھن میں 1,500 کروڑ روپے کی بچت ہوگی اور

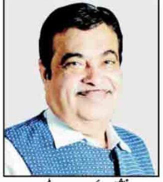

اس سے نیشنل ہائی وے اتھارٹی آف انڈیا (این ایچ اے آئی) کی آمدنی میں کم از کم 6,000 کروڑ روپے کا اضافہ متوقع ہے۔ انہوں نے ایوان کو بتایا کہ کچھ مقامات پر یہ نظام نافذ کیا گیا ہے۔ پہلے 10 کنٹریکٹ پہلے ہی دیے جا چکے ہیں اور 10 مزید پراسیس میں ہیں۔ اسے اگلے سال کے آخر تک ملک بھر میں قومی شاہراہوں پر نافذ کر دیا جائے گا۔ ایک اور ضمنی سوال کے جواب میں مسٹر گڈکری نے کہا کہ یہ افسوسناک ہے کہ منگل کو یمنا ایکسپریس وے پر ہونے والے حادثے میں ایمبولینس ایک گھنٹہ تاخیر سے پہنچی۔ انہوں نے مزید کہا کہ مرکزی حکومت ریاستی حکومتوں کو جدید ترین ایمبولینس فراہم کرنے کے منصوبے پر کام کر رہی ہے۔ ان کے آپریشن کی ذمہ دار ریاستی حکومتوں کی ہوں گی، صرف شرط یہ ہے کہ ایمبولینس حادثے کے 10 منٹ کے اندر جائے وقوعہ پر پہنچ جائیں۔

رشی کیش: خوفناک سڑک حادثے میں چار افراد کی موت، کار کو کاٹ کر نکالی گئیں لاشیں۔

لارنس بشنوئی کے سابق ساتھی کے قتل معاملے میں پانچ گرفتار

نئی دہلی:(یو این آئی) دہلی پولیس نے بدھ کے روز آرجو-انمول بشنوئی-ہیری باکسر گینگ کے پانچ ارکان کو گرفتار کر لیا ہے۔ ایک افسر نے یہ جانکاری دیتے ہوئے بتایا کہ ان پر اس ماہ کے آغاز میں چنڈی گڑھ میں ایک دوسرے گینگ کے گینگسٹر کے قتل میں ملوث ہونے کا الزام ہے۔ گینگسٹر لارنس بشنوئی کے سابق قریبی ساتھی اندرپریت سنگھ عرف پیری کو یکم دسمبر کو چنڈی گڑھ کے سیکٹر 26 میں ایک کلب سے باہر نکلنے کے کچھ ہی دیر بعد گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا تھا۔ یہ واقعہ اس وقت پیش آیا جب پیری اپنی ایس یو وی میں بیٹھا تھا، اسی دوران ایک مسلح شخص نے قریب سے اس پر فائرنگ کی اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ فرار ہو گیا۔ پیری کو فوری طور پر اسپتال لے جایا گیا، تاہم راستے میں ہی اس کی موت ہو گئی تھی۔ پولیس کو اس قتل کے پیچھے گینگ وار کا شبہ تھا۔ پیری پہلے بشنوئی گینگ سے وابستہ تھا، تاہم مانا جاتا ہے کہ بعد میں اس نے کینیڈا میں مقیم گینگسٹر گولڈی برار کے ساتھ ہاتھ ملا لیا تھا۔ قتل کے فوراً بعد لارنس بشنوئی گینگ نے سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ کے ذریعے اس حملے کی ذمہ داری قبول کرتے ہوئے کہا تھا کہ یہ قتل دبئی میں ان کے ایک 'فائنانسر' کے قتل کا انتقام لینے کے لیے کیا گیا ہے۔ پولیس کے مطابق ملزمان قتل کے بعد سے فرار تھے اور پنجاب، ہریانہ اور چنڈی گڑھ میں درج متعدد مقدمات میں مطلوب تھے۔ ذرائع نے بتایا کہ گرفتار کیے گئے افراد میں قومی سطح کے کبڈی کھلاڑی سونو نولٹا اور بار و ریسٹورنٹ مالک آشو مہاجن کے قتل کو انجام دینے والے بدمعاش بھی شامل ہیں۔

رشی کیش میں کار اور ٹرک کے درمیان تصادم، چار افراد کی موت

رشی کیش:(یو این آئی) اتراکھنڈ میں ہری دوار-رشی کیش روڈ پر مانسا دیوی مندر ریلوے کراسنگ کے قریب منگل کی دیر رات ایک کار اور ٹرک کی ٹکر میں چار افراد کی موت ہو گئی۔ اطلاعات کے مطابق ایک تیز رفتار کار ٹرک سے ٹکرا گئی اور اس کے نیچے دب گئی۔ اس حادثے میں چار افراد کی موقع پر ہی موت ہو گئی۔ عینی شاہدین کے مطابق ڈرائیور نے ایک کسی جانور سے بچنے کی کوشش کرتے ہوئے گاڑی پر کنٹرول کھو دیا اور گزرتے ہوئے ٹرک سے ٹکرا گئی۔ حادثے کی اطلاع ملتے ہی پولیس موقع پر پہنچ گئی۔ پولیس نے بتایا کہ گاڑی کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ کار کو ٹرک سے الگ کرنے کے لیے کرین کا استعمال کیا گیا اور لاشوں کو نکالا گیا۔ پولیس کے مطابق کار کے مالک کی شناخت چندریشور مارگ، رشی کیش کے رہنے والے سونو کمار کے طور پر کی گئی ہے۔ ابتدائی تحقیقات میں مرنے والوں میں سے دو کی شناخت چندریشور نگر کے رہنے والے دھیرج جیسوال (30) اور گمانی والا، رشیکیش کے رہنے والے ہریوم (22) کے طور پر ہوئی ہے۔ دیگر دو مقتولین کی شناخت ابھی نہیں ہو سکی ہے۔ پولیس معاملے کی تفتیش کر رہی ہے۔

جھنجھنو میں ایم ڈی ڈرگ فیکٹری پر بلڈوزر چلا

جھنجھنو:(یو این آئی) پولیس نے بدھ کو راجستھان کے جھنجھنو ضلع کے دھنوری تھانہ علاقے میں چلنے والی ایم ڈی ڈرگ فیکٹری پر بلڈوزر چلا دیا۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق دو دن پہلے

مہاراشٹرا پولیس کے انسداد منشیات سیل (اے این سی) کے چھاپے کے دوران اس فیکٹری کو بے نقاب کیا گیا تھا۔ کیمیکل اور مشینری سمیت 10 کلوگرام ایم ڈی ڈرگز قبضے میں لے لی گئی۔ ان کی کل مالیت کا تخمینہ تقریباً 100 کروڑ روپے لگایا گیا تھا۔ صبح کے وقت جھنجھنو پولیس نے پولٹری فارم میں اسٹوریج ہاؤس اور مشینری کے کمروں پر بلڈوزر چلایا۔ ذرائع نے بتایا کہ انیل سہاگ (31) دھنوری تھانہ علاقہ کے نند کا باس گاؤں میں فیکٹری چلاتا تھا۔ اسے مہاراشٹرا پولیس کی اے این سی اور جھنجھنو پولیس کی مشترکہ کارروائی میں گرفتار کیا گیا۔ اس نے اپنے ساتھی سبھاش جاٹ کے ساتھ تقریباً 15 دن پہلے وہاں منشیات تیار کرنا شروع کیں۔ انہوں نے کئی مشینیں نصب کر رکھی تھیں اور خطرناک کیمیکلز کو ذخیرہ کر رکھا تھا۔ ضلع سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (ایس پی) برجیش جیوتی اپادھیائے نے کہا کہ اس طرح کے مقاصد کے لیے کسی کے کمرے کو قرض دینا بھی نارکوٹک ڈرگس اینڈ سائیکوٹراپک سبسٹینس (این ڈی پی ایس) ایکٹ کے تحت جرم ہے۔ انیل اس پولٹری فارم کے دو کمروں میں ایم ڈی کے منشیات کے پورے کاروبار میں ملوث تھا۔ اس کو غیر قانونی سمجھتے ہوئے جھنجھنو پولیس نے بدھ کو کارروائی کی۔ دو کمرے، ایک ٹین شیڈ اور پولٹری فارم کی باؤنڈری وال گرادی گئی۔ پوچھ گچھ کے دوران انیل نے بتایا کہ اسے 13 دسمبر کی شام دیر گئے شریف نامی شخص کا فون آیا۔ اس نے کہا کہ وہ تین چار دن سے وہاں ہیں۔ "اگر آپ سامان پہنچانا چاہتے ہیں تو ایسا کریں، ورنہ پارٹی واپس لوٹ رہی ہے،" انہوں نے کہا کہ اس کے بعد وہ 14 دسمبر کی صبح ایک کلو ایم ڈی منشیات لے کر سیکر پہنچا۔ اسے مہاراشٹر پولیس نے صبح 6:30 بجے سیکر میں کلکٹریٹ کے سامنے ملن ہوٹل سے گرفتار کیا۔

چھتیس گڑھ اسمبلی میں کانگریس کا مظاہرہ

رائے پور:(یو این آئی) چھتیس گڑھ اسمبلی کے احاطے میں بدھ کے روز کانگریس رکن اسمبلی ڈاکٹر چرنداس مہنت کی قیادت میں 'ستیہ میو جیتے' کا پلے کارڈ لے کر احتجاج کیا گیا، جس میں سابق وزیر اعلیٰ بھوپیش بگھیل سمیت کانگریس کے تمام اراکین اسمبلی موجود تھے۔ مظاہرے کا مقصد ینگ انڈین معاملے میں انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) کی کارروائی پر عدالت کے فیصلے کے بعد مرکز کی حکومت کے کردار پر سوال اٹھانا تھا۔ کانگریس رہنماؤں نے کہا کہ عدالت کے فیصلے سے یہ واضح ہو گیا ہے کہ مودی حکومت کی کارروائی ناپسندیدہ اور غیر قانونی تھی۔

عدالت نے اپنے فیصلے میں کہا ہے کہ ینگ انڈین معاملے میں ای ڈی کی کارروائی دائرہ اختیار سے باہر تھی اور بغیر ایف آئی آر کے کوئی کیس بنانا ہی ممکن نہیں تھا۔ کانگریس کا الزام ہے کہ یہ کارروائی سیاسی انتقام کے جذبے سے کی گئی تھی، جس کا مقصد مرکزی اپوزیشن جماعت اور اس کی قیادت کو بدنام کرنا تھا۔ مظاہرے کے دوران کانگریس اراکین اسمبلی نے کہا کہ پچھلے ایک دہائی سے مرکز کی حکومت ایجنسیوں کا غلط استعمال کر کے اپوزیشن کو دبانے کی کوشش کر رہی تھی لیکن اب سچائی ملک کے سامنے آ گئی ہے۔ رہنماؤں نے یہ بھی کہا کہ منی لانڈرنگ کا کوئی کیس نہیں ہے، نہ ہی کسی قسم کی غیر قانونی آمدنی یا جائیداد کی منتقلی کا کوئی ثبوت موجود ہے۔ اس کے باوجود جھوٹے اور بے بنیاد الزامات لگا کر سیاسی فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کی گئی۔

جھارکھنڈ کے گوئل کیرا حلقہ میں لاش ملنے سے دہشت

رانچی:(یو این آئی) جھارکھنڈ کے مغربی سنگھ بھوم ضلع کے گوئل کیرا تھانہ علاقہ کے تحت گاؤں کوتر وگڑھا کے قریب ایک شخص کی دھڑ سے کٹی ہوئی لاش ملنے سے پورے علاقے میں دہشت کا ماحول ہے۔ واقعہ کی اطلاع پھیلتے ہی آس پاس کے لوگ بڑی تعداد میں موقع واردات پر جمع ہو گئے۔ پولیس ذرائع نے آج بتایا کہ مقتول کی شناخت ہرینا تھ لگن عرف منگرا (عمر تقریباً 56 سال)، ساکن گاؤں ساروڑا، گوئل کیرا کے طور پر کی گئی ہے۔ ابتدائی تفتیش میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ قتل انتہائی سفاکی اور منصوبہ بندی کے ساتھ کیا گیا۔

مقتول کا سر دھڑ سے الگ کر دیا گیا تھا۔ سر کو کسی دوسرے مقام پر پھینک دیا گیا جبکہ دھڑ کو بوری میں بھر کر سنسان علاقے میں پھینکا گیا تھا۔ دیہی باشندوں نے بتایا کہ لاش کی حالت اس قدر خوفناک تھی کہ اسے دیکھ کر لوگ دہل گئے۔ متعدد دیہی باشندوں نے فوری طور پر اس کی اطلاع گوئل کیرا تھانہ کو دی۔

اطلاع ملتے ہی تھانہ انچارج وکرانت سنگھ منڈا کی قیادت میں پولیس ٹیم موقع پر پہنچی اور لاش کو قبضے میں لے کر ضروری قانونی کارروائی شروع کی۔ مقام واردات کی گھیرابندی کر کے فارنزک شواہد بھی اکٹھے کیے گئے۔ تھانہ انچارج وکرانت سنگھ منڈا نے بتایا کہ ابتدائی تفتیش میں قتل کے پیچھے آپسی تنازع کا شبہ ظاہر ہو رہا ہے۔ پولیس مقتول کے لواحقین اور دیہی باشندوں سے پوچھ گچھ کر رہی ہے تاکہ واقعہ کے پس منظر اور محرکات کا پتا چلایا جا سکے۔ ساتھ ہی مقتول کے حالیہ رابطوں اور سرگرمیوں کی بھی جانچ کی جا رہی ہے۔

پولیس نے لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا ہے تاکہ موت کے درست وقت اور طریقہ کار کی تصدیق ہو سکے۔ ملزمان کی گرفتاری کے لیے ممکنہ ٹھکانوں پر مسلسل چھاپے ماری کی جا رہی ہے۔ پولیس کا دعویٰ ہے کہ جلد ہی اس سفاکانہ قتل کیس کا انکشاف کر لیا جائے گا۔ اس واقعہ کے بعد سے پورے علاقے میں خوف و ہراس کا ماحول ہے۔ دیہی باشندوں نے پولیس انتظامیہ سے ملزمان کی جلد از جلد گرفتاری اور علاقے میں سیکورٹی انتظامات بڑھانے کا مطالبہ کیا ہے۔

تریپورہ: کوریئر بوائے کی خودکشی سے ماحول کشیدہ

جو بھی قصور ہوگا اسے معاف نہیں کیا جائے گا: وزیر اعلیٰ

اگرتلہ:(یو این آئی) تریپورہ کے شمالی شہر دھرم نگر میں کوریئر کا کام کرنے والے ایک نوجوان کی خودکشی کے بعد دو دن سے شدید کشیدگی کا ماحول ہے۔ الزام ہے کہ ایک نجی اسکول کی خاتون استاد کی قیادت میں نوجوانوں کے ایک گروپ نے سب کے سامنے اس کی تذلیل کی اور شدید تشدد کا نشانہ بنایا، جس کے بعد اس نے اپنی جان دے دی۔ اس واقعے کے خلاف شہری سڑکوں پر نکل آئے اور انہوں نے خودکشی کے لیے اکسانے والے ملزمان کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا۔ وزیر اعلیٰ ڈاکٹر مانک ساہا نے آج کہا کہ تحقیقات شروع کر دی گئی ہیں اور اگر کوئی مجرم پایا گیا تو اسے معاف نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے شہریوں سے اپیل کی کہ وہ امن و اتحاد قائم رکھیں تاکہ انتظامیہ دھرم نگر کے کامیشور علاقے کے رہائشی اور ایک نجی کمپنی میں سپلائر کے طور پر کام کرنے والے پرسنجیت سرکار (23) کی غیر فطری موت کی درست تحقیقات کر سکے۔ الزام کے مطابق، پرسنجیت کو کچھ لڑکوں اور لڑکیوں کے گروپ کے ساتھ تنازع کے بعد سب کے سامنے پیٹا گیا۔ واقعے کی ایک ویڈیو بعد میں سوشل میڈیا پر وائرل ہوئی، جس کی وجہ سے اسے شدید ذلت کا سامنا کرنا پڑا۔ ذہنی صدمے اور جذباتی پریشانی سے نہ نکل پانے کی وجہ سے، پرسنجیت نے مبینہ طور پر 14 دسمبر کو پھانسی لگا کر خودکشی کر لی۔ اس واقعے کے خلاف احتجاج اور مجرموں کو سخت سزا دلانے کے لیے دھرم نگر کے نوجوانوں نے 15 دسمبر سے انصاف کے مطالبے والے بینر کے ساتھ سڑکوں پر مظاہرہ کیا۔

ویشالی: کشہر پل کے نیچے بورے میں بند لاش ملنے سے علاقے میں سنسنی پھیل گئی۔

راٹھی کھیڑا ایتھنول پلانٹ پر اعتراضات کے بعد اعلیٰ سطحی جانچ کمیٹی تشکیل دی

ہنومان گڑھ:(یو این آئی) راجستھان حکومت کے ماحولیات اور آب و ہوا کی تبدیلی کے محکمے نے ہنومان گڑھ ضلع کی ٹبی تحصیل کے راٹھی کھیڑا گاؤں، چک 5-آر کے میں زیرِ تعمیر ایتھنول پلانٹ کے خلاف مقامی کسانوں اور دیہی افراد کی جانب سے کیے گئے اعتراضات کو سنجیدگی سے لیتے ہوئے ایک اعلیٰ سطحی جانچ کمیٹی تشکیل دی ہے۔ سرکاری ذرائع نے بدھ کے روز بتایا کہ اس پلانٹ کو گزشتہ کچھ عرصے سے تنازعات کا سامنا ہے، جہاں زیرِ زمین پانی کی آلودگی، ماحولیاتی نقصان اور پانی کے معیار میں گراوٹ کے خدشات ظاہر کیے جا رہے ہیں۔ اس پلانٹ کے خلاف آج ہنومان گڑھ جنکشن کی دھان منڈی میں مختلف کسان تنظیموں، راٹھی کھیڑا علاقے کے دیہی افراد اور دیگر متعلقہ فریقین کی جانب سے ایک بڑی مہاپنچایت منعقد کی جا رہی ہے۔ مہاپنچایت کے باعث علاقے میں کشیدگی کا ماحول ہے اور انتظامیہ کی جانب سے سخت حفاظتی انتظامات کیے گئے ہیں۔

ذرائع نے بتایا کہ مہاپنچایت کے انعقاد کو مدنظر رکھتے ہوئے کل تاخیر شب جانچ کمیٹی تشکیل دے دی گئی۔ محکمہ کی جانب سے جاری حکم نامے میں واضح کیا گیا ہے کہ کمیٹی پلانٹ سے ممکنہ زیرِ زمین پانی اور ماحولیاتی آلودگی کی گہرائی سے جانچ کرے گی اور ریاستی حکومت کو اپنی رپورٹ پیش کرے گی۔ کمیٹی کا بنیادی مقصد علاقے میں طویل عرصے سے جاری شکایات کا ازالہ کرنا ہے، جس میں مقامی لوگوں اور کسانوں کے خدشات کو ترجیح دی جائے گی۔ خصوصی طور پر کمیٹی اس بات کا جائزہ لے گی کہ ایتھنول پلانٹ کے آپریشن سے زیرِ زمین پانی کی سطح میں کوئی کمی آئے گی یا نہیں، پانی کے معیار پر کیا اثرات مرتب ہوں گے اور مجموعی طور پر ماحولیات پر کوئی منفی اثر تو نہیں پڑے گا۔ اس کے علاوہ یہ بھی گہرائی سے جانچ کی جائے گی کہ آیا پلانٹ کی جانب سے ماحولیاتی معیارات، آلودگی کنٹرول کے ضابطے اور منظور شدہ شرائط کی پابندی کی جا رہی ہے یا نہیں۔ ذرائع کے مطابق کمیٹی میں تکنیکی اور انتظامی ماہرین شامل ہیں۔ بیکانیر کے ڈویژنل کمشنر وشرام مینا کو کمیٹی کا چیئرمین مقرر کیا گیا ہے۔ محکمۂ جنگلات، ماحولیات و آب و ہوا کی تبدیلی کے خصوصی چیف سکریٹری کو رکن سکریٹری کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ کمیٹی کے دیگر اہم اراکین میں ضلع کلکٹر (ہنومان گڑھ)، آلودگی کنٹرول بورڈ کے سینئر ماحولیاتی انجینئر اور زیرِ زمین پانی کے محکمے کے چیف انجینئر شامل ہیں۔ کمیٹی علاقائی سطح پر موقع پر جا کر معائنہ کرے گی، نمونے اور ڈیٹا جمع کرے گی اور مقامی باشندوں سے براہ راست معلومات حاصل کرے گی۔

ممتا نے 22 دسمبر کو بوتھ لیول ایجنٹوں کی میٹنگ طلب کی

کولکاتا:(یو این آئی) مغربی بنگال کی وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی نے بھوانی پور اسمبلی حلقہ میں خصوصی جامع نظر ثانی (ایس آئی آر) کے عمل کے دوران 44 ہزار سے زائد ووٹروں کے نام خارج کیے جانے کا انکشاف سامنے آنے کے ایک دن بعد صورت حال کا جائزہ لینے کے لیے 22 دسمبر کو بوتھ لیول ایجنٹوں (بی ایل اے) کی میٹنگ طلب کی ہے۔ محترمہ بنرجی نے اپنے حلقہ انتخاب کی مسودہ ووٹر فہرست میں بڑے پیمانے پر بے ضابطگیوں کے سامنے آنے پر سخت ناراضگی ظاہر کی۔ منگل کو عجلتا سے اپنے کالی گھاٹ واقع رہائش گاہ واپس آنے کے فوراً بعد انہوں نے پارٹی بی ایل اے اور بھوانی پور کے کونسلروں کے ساتھ ایک ہنگامی میٹنگ کی اور انہیں فوری طور پر ہٹائے گئے ناموں کی دوبارہ جانچ شروع کرنے کی ہدایت دی۔ انہوں نے کہا کہ یووا بھارتی اسٹیڈیم میں حالیہ بدامنی کے باوجود ان کی توجہ الیکشن کمیشن کے ایس آئی آر عمل پر مرکوز ہے۔ الیکشن کمیشن کے اعداد و شمار کے مطابق بھوانی پور میں

2,06,295 رجسٹرڈ ووٹر ہیں، لیکن ڈیجیٹائزڈ ڈرافٹ لسٹ میں صرف 1,61,509 نام درج ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ 44,786 ووٹروں، یعنی تقریباً 21.71 فیصد ووٹروں کے نام فہرست سے ہٹا دیے گئے ہیں۔ میٹنگ میں موجود رہنماؤں نے بتایا کہ ہٹائے گئے کئی ووٹروں کو 'مردہ ووٹر' کے طور پر نشان زد کیا گیا تھا، جس پر وزیر اعلیٰ نے سخت ردعمل ظاہر کیا۔ مسودہ فہرست کی اشاعت کے بعد ممتا بنرجی نے اب بھوانی پور سے آگے بھی نظر ثانی کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ انہوں نے 22 دسمبر کو نیتاجی انڈور اسٹیڈیم میں بی ایل اے کی ایک میٹنگ بلائی ہے، جس میں بنیادی طور پر کولکاتا اور اس کے آس پاس کے اضلاع ہاوڑہ اور ہوگلی سے تعلق رکھنے والے افراد شامل ہوں گے۔ بی ایل اے کے علاوہ بوتھ لیول پر انتخابی انتظام کی ذمہ داری سنبھالنے والے پارٹی کے اہم کارکنوں کو بھی میٹنگ میں شرکت کے لیے کہا گیا ہے۔ اس میٹنگ کا مقصد اس بات کی تصدیق کرنی ہوگی کہ نام کیوں خارج کیے گئے، آیا کسی اہل ووٹر کا نام غلطی سے ہٹایا گیا ہے یا نہیں، اور دعوؤں و اعتراضات کے عمل سے پہلے پارٹی قیادت کا پیغام دینا ہوگا۔

ایل او سی اور بالائی علاقوں میں فوج کی چوکسی میں اضافہ

سری نگر:(یو این آئی) لائن آف کنٹرول (ایل او سی) اور جموں خطے کے بالائی علاقوں میں دہشت گردوں کی دراندازی کے خدشات کے پیش نظر فوج نے اپنی چوکسی میں نمایاں اضافہ کرتے ہوئے گشت کو مزید سخت کر دیا ہے۔ فوج نے حساس مقامات، بلند پہاڑی سلسلوں، گھنے جنگلات اور روایتی دراندازی کے راستوں پر مسلسل نگرانی شروع کر دی ہے تاکہ کسی بھی ممکنہ خطرے کو بروقت ناکام بنایا جا سکے۔ ذرائع نے بتایا کہ فوج نے جموں خطے کے ان علاقوں میں اپنی موجودگی مضبوط کر دی ہے جو عموماً شدید برف باری کے بعد ناقابلِ رسائی ہو جاتے ہیں۔ ان میں بلند پہاڑی چوٹیاں، دشوار گزار درے، گھنے جنگلات اور سرحدی راستے شامل ہیں۔ ذرائع کے مطابق یہ اقدامات فوج کے خصوصی سرمائی سیکورٹی منصوبے کا حصہ ہیں۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ سردیوں کے موسم میں دھند، کہرے اور شہری نقل و حرکت میں کمی دہشت گرد عناصر کے لیے سازگار حالات پیدا کر سکتی ہے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ اس سیزن میں اب تک خاطر خواہ برف باری نہ ہونے کی وجہ سے دراندازعناصر ان حالات کا فائدہ اٹھانے کی کوشش کر سکتے ہیں، جس کے پیش نظر فوج نے پیشگی اقدامات کرتے ہوئے نگرانی اور گشت میں اضافہ کیا ہے۔ خاص طور پر راجوری اور پونچھ اضلاع کے بالائی علاقوں میں کئی قدرتی پہاڑی غاریں موجود ہیں، جنہیں ماضی میں سرحد پار سے آنے والے دہشت گرد عارضی پناہ گاہوں کے طور پر استعمال کرتے رہے ہیں۔ ذرائع کے مطابق فوج نے ان علاقوں پر خصوصی توجہ مرکوز کر رکھی ہے اور مشتبہ سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھی جا رہی ہے۔ اسی طرح رام بن، ریاسی، کشتواڑ، ڈوڈہ اور کٹھوعہ کے بالائی علاقے بھی دہشت گرد عناصر کی جانب سے اندرونی علاقوں میں محفوظ ٹھکانے قائم کرنے کے لیے استعمال کیے جا سکتے ہیں۔ ان خدشات کے پیش نظر فوج نے ان تمام اضلاع میں روایتی دراندازی کے راستوں اور اہم گزرگاہوں کی سخت نگرانی شروع کر دی ہے۔ ذرائع نے بتایا کہ فوج کے جوان جدید نگرانی آلات، ڈرونز اور سینسرز کی مدد سے چوبیس گھنٹے گشت انجام دے رہے ہیں۔

آلودگی کے پیش نظر 50 فیصد ورک فرام ہوم پر سختی

دہلی حکومت کی ایڈوائزری جاری، خلاف ورزی پر کارروائی کی وارننگ

نئی دہلی، (صحافت بیورو) راجدھانی میں مسلسل شدید فضائی آلودگی کے پیش نظر دہلی

حکومت نے ایک اور بڑا قدم اٹھایا ہے۔ حکومت نے تمام دفاتر میں 50 فیصد ورک فرام ہوم کا نظام نافذ کر دیا ہے۔ اس سلسلے میں آج دہلی حکومت نے 18 دسمبر سے 50 فیصد کام گھر سے کرنے کی ایڈوائزری جاری کر دی حالانکہ لازمی خدمات کے لیے چھوٹ، تعمیراتی مزدوروں کو 10 ہزار روپے کا معاوضہ دیا جائے گا۔ ایک دن پہلے حکومت نے یہ فیصلہ بھی کیا تھا کہ جن گاڑیوں کے پاس نو پولیوشن سرٹیفکیٹ نہیں ہوگا، انہیں پیٹرول اور ڈیزل فراہم نہیں کیا جائے گا۔ دہلی حکومت کے وزیر کپل مشرا نے کہا کہ جیسا کہ سب جانتے ہیں کہ گریپ) مرحلہ 4 نافذ کر دیا گیا ہے، اسی لیے محکمہ محنت کے تحت اہم فیصلے کیے گئے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ اس سے قبل 16 دن تک گریپ مرحلہ 3 نافذ رہا، جس کے باعث تعمیراتی سرگرمیاں بند رہیں۔ اسی وجہ سے رجسٹرڈ اور تصدیق شدہ مزدوروں کو 10 ہزار روپے معاوضہ دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ کپل مشرا نے کہا کہ اس کے بعد گریپ مرحلہ 4 کے دنوں کی گنتی بھی کی جائے گی۔ تمام سرکاری اور نجی اداروں میں زیادہ سے زیادہ 50 فیصد ملازمین کے ساتھ ہی کام ہوگا، جبکہ باقی تمام ملازمین کل سے گھر سے کام کریں گے۔ تاہم صحت کی خدمات، فائر بریگیڈ، ڈیزاسٹر مینجمنٹ اور ٹرانسپورٹ محکمے کی ضروری خدمات کے ملازمین کو اس فیصلے سے مستثنیٰ رکھا گیا ہے۔ کپل مشرا نے سابق عام آدمی پارٹی حکومت پر سخت تنقید کی۔

انہوں نے کہا کہ میں مانتا ہوں کہ ہم سے ایک غلطی ہوئی ہے، اور وہ یہ کہ ہم 30 سال کی آلودگی کو چند ہی مہینوں میں ختم نہیں کر سکے۔ کیا ہماری غلطی یہ ہے کہ ہماری وزیرِ اعلیٰ ایک خاتون ہیں، دیکھئے ان پر کس طرح حملے کیے جا رہے ہیں۔ آپ نے اپنے دورِ حکومت میں آلودگی کے خلاف ایک بھی قدم نہیں اٹھایا، حلف ناموں میں جھوٹ بولا اور عدالت میں کیے گئے وعدے پورے نہیں کیے۔ انہوں نے مزید کہا کہ عام آدمی پارٹی آلودگی ختم نہیں کر سکی، لیکن ہم ضرور کریں گے۔ انہوں نے اپیل کی کہ دہلی میں آلودگی کو عام آدمی پارٹی کی سیاست کا شکار نہ بنایا جائے۔ تعمیراتی کاموں میں لگے مزدوروں کی تصدیق مکمل ہوتے ہی ان کے کھاتوں میں ادائیگی کر دی جائے گی۔

دہلی میں اب صرف بی ایس۔4 اور اس سے اوپر کے معیار والی گاڑیاں ہی چل سکیں گی: سپریم کورٹ

سپریم کورٹ نے بدھ کے روز واضح کیا کہ دہلی میں صرف ایسی گاڑیوں کو ہی چلنے کی اجازت دی جائے گی جو بی ایس (4 بی ایس IV-) اخراج کے معیار یا اس سے اوپر کے زمرے کی ہیں۔ عدالت کی اس نئی وضاحت کے بعد اب حکام ان پرانی گاڑیوں کے خلاف کارروائی کر سکیں گے جو بی ایس 4 کے معیار پر پورا نہیں اترتی ہیں۔ وہیں بی ایس 4 یا نئی گاڑیوں کو ان کی مقررہ مدت پوری ہونے کے باوجود چلانے کی اجازت ہے۔ عدالت کا یہ تازہ ترین حکم، اس کے گزشتہ 12 اگست کے اس حکم میں ترمیم کرتا ہے جس میں قومی راجدھانی خطے (این سی آر) میں دس سال سے زیادہ پرانی ڈیزل گاڑیوں اور 15 سال سے زیادہ پرانی پیٹرول گاڑیوں کے خلاف کارروائی کرنے پر روک لگا دی گئی تھی۔ چیف جسٹس سوریہ کانت، جسٹس جوئے مالیا باگچی اور جسٹس وپل پنچولی پر مشتمل بنچ نے دہلی حکومت کی اس درخواست پر یہ وضاحت جاری کی، جس میں شہر میں بگڑتے ہوئے فضائی معیار کو دیکھتے ہوئے پرانی گاڑیوں پر کارروائی کی اجازت مانگی گئی تھی۔ دہلی حکومت کی جانب سے پیش ہونے والی ایڈیشنل سالیسٹر جنرل ایشوریہ بھاٹی نے عدالت سے استدعا کی کہ 12 اگست کے حکم میں ترمیم کی جائے تاکہ بی ایس 3 تک کے اخراج کے معیار والی گاڑیوں کے خلاف کارروائی کی جا سکے۔

سپریم کورٹ میٹرو اسٹیشن پر دہلی میٹرو کے میوزیم کا افتتاح

یہ میوزیم بچوں کو دہلی میٹرو کی ماہرانہ انجینئرنگ سے واقف کرائے گا: ریکھا گپتا

نئی دہلی، (صحافت بیورو) دہلی کی وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا نے بدھ کو سپریم کورٹ میٹرو اسٹیشن پر قائم کردہ جدید ترین دہلی میٹرو میوزیم کا افتتاح کیا اور کہا کہ یہ میوزیم بچوں کو دہلی میٹرو کی ماہرانہ انجینئرنگ سے واقف کرائیگا۔ محترمہ گپتا نے دہلی میٹرو کی اس پہل کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ یہ میوزیم صرف تاریخ نہیں دکھاتے، میوزیم تو وہ فیصلے جو کیے گئے، جس نقطۂ نظر سے کیے گئے اور آنے والی نسلوں کو راستہ دکھانے کیلئے کیے گئے ہیں، اس نقطۂ نظر اور فیصلوں کی زندہ کہانی کو ظاہر کرتے ہیں۔ اس موقع پر دہلی کے صحت و خاندانی بہبود، ٹرانسپورٹ اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کے وزیر ڈاکٹر پنکج کمار سنگھ، دہلی میٹرو ریل کارپوریشن کے مینیجنگ ڈائریکٹر ڈاکٹر وکاس کمار اور دیگر سینئر افسران موجود تھے۔ مسٹر سنگھ نے دہلی میٹرو کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ دہلی اب میوزیموں کا شہر بن گیا ہے۔ قومی اور وزیر اعظم میوزیم جیسے ادارے ہمارے اس عظیم ملک کی سنہری تاریخ اور شاندار ورثے کو بخوبی ظاہر کرتے ہیں۔ اسی کڑی میں آج یہ میٹرو ریل میوزیم بھی دہلی کے اہم سیاحتی مقامات میں اپنا مقام بنانے جا رہا ہے۔ یہ میوزیم جمعہ سے عام عوام کے لیے کھول دیا جائے گا۔ میوزیم کا وقت صبح 10 بجے سے شام 4 بجے تک مقرر کیا گیا ہے۔ یہ میوزیم منگل سے اتوار تک کھلا رہے گا، جبکہ پیر اور عام تعطیلات کے موقع پر بند رہے گا۔ زیادہ سے زیادہ حاضرین کی حوصلہ افزائی کے مقصد سے 10 روپے فی کس فیس مقرر کی گئی ہے۔ میوزیم میں میٹرو ٹرین چلانے کا حقیقی تجربہ فراہم کرنے والے سمیلیٹرز، ٹنل بورنگ مشین اور لانچنگ گرڈر کے فنکشنل ماڈلز، اور حاضرین کے گیم کھیلنے اور میٹرو کی تعمیر کے عمل کو سمجھنے کے لیے انٹرایکٹو ڈیجیٹل ڈسپلے دستیاب ہیں۔ اس کے علاوہ، کوئز شو اسکرینز، سیلفی پوائنٹس اور سووینئر (یادگاری اشیاء) کی دکان میوزیم کے شراکتی ماحول کو مضبوط بناتی ہے، جبکہ مستقل ماڈلز اور نمائشیں میٹرو سسٹم کے مختلف تکنیکی اور آپریشنل پہلوؤں کو ظاہر کرتی ہیں۔

آنے والے ہفتے میں اے کیو آئی کو بہتر بنانے کیلئے کام کر رہے ہیں: وزیر ماحولیات

اپنے پولوشن انڈر کنٹرول سرٹیفکیٹ بنوالیں، بصورت دیگر ایندھن نہیں ملے گا

نئی دہلی، (صحافت بیورو) دہلی کے وزیر ماحولیات نے بدھ کے روز کہا کہ دہلی حکومت راجدھانی میں فضائی معیار بہتر بنانے کے لیے مسلسل کام کر رہی ہے اور اب 50 فیصد ورک فرام ہوم بھی نافذ کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ دہلی میں آلودگی کی سطح بہت زیادہ ہے۔ آئندہ چند دنوں میں گزشتہ سال کے مقابلے میں بہت زیادہ بہتری کی توقع نہیں ہے، اس لیے ہم صورتِ حال کو بہتر بنانے کے لیے ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں۔ آنے والے ہفتے میں ہم مسلسل فضائی معیار کو بہتر بنانے پر کام کر رہے ہیں۔ کل سے میں دہلی کے لوگوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنے پی یو سی (پولوشن انڈر کنٹرول) سرٹیفکیٹ بنوالیں۔ پی یو سی سرٹیفکیٹ کے بغیر ایندھن نہیں ملے گا۔ تعمیراتی سامان لے کر دہلی آنے والے ٹرکوں پر بھی

پابندی لگا دی گئی ہے۔ میں دہلی کے باہر سے آنے والوں سے بھی اپیل کرتا ہوں کہ وہ ایسے گاڑیاں لائیں جو بی ایس-6 اخراجی معیار پر پورا اترتی ہوں۔ تاہم، دہلی حکومت کو اپوزیشن کی جانب سے بڑھتے دباؤ کا سامنا ہے، جس نے پارلیمنٹ میں آلودگی پر بحث کا مطالبہ کیا ہے۔ کانگریس کے دیپیندر ہڈا نے کہا کہ پارلیمنٹ کا سرمائی اجلاس اختتام کے قریب ہے اور آلودگی پر کوئی بحث نہیں ہوئی۔ بدقسمتی سے دہلی کے وزیر کو معافی مانگنی پڑی، جبکہ مرکزی حکومت کی جانب سے کسی بھی رہنما نے ذمہ داری قبول نہیں کی۔

قومی راجدھانی دہلی میں بدھ کی صبح فضائی معیار میں معمولی بہتری دیکھی گئی۔ سینٹرل پولوشن کنٹرول بورڈ (سی پی سی بی) کے اعداد و شمار کے مطابق صبح تقریباً 8 بجے مجموعی ایئر کوالٹی انڈیکس (اے کیو آئی) 328 ریکارڈ کیا گیا، جواب بھی 'انتہائی خراب' زمرے میں آتا ہے۔ منگل کے مقابلے میں فضائی معیار میں ہلکی سی بہتری آئی، کیونکہ منگل کو شام 4 بجے اے کیو آئی 354 تھا۔ تاہم شہر کے بڑے حصے اب بھی زہریلی دھند کی لپیٹ میں ہیں اور مجموعی فضائی کیفیت بدستور خراب ہے۔

'منریگا' سے مہاتما گاندھی کا نام ہٹائے جانے کی کوششوں کے خلاف احتجاج

مودی حکومت پر دیہی بے روزگاری مٹانے کے مقصد سے چل رہے ملک کے تاریخی منصوبہ کو ختم کرنے پر آمادہ: کانگریس

نئی دہلی، (صحافت بیورو): مرکزی حکومت کے ذریعہ 'منریگا' کی جگہ ایک نئے منصوبہ کو متعارف کیے جانے کی کوششوں پر کانگریس لگاتار حملے کر رہی ہے۔ اس سلسلے میں آج کانگریس نے پارلیمنٹ سے لے کر سڑک تک اپنا احتجاج درج کرایا۔ دہلی کے ساتھ ساتھ اتراکھنڈ اور مدھیہ پردیش میں بھی کانگریس نے سڑک پر نکل کر احتجاجی مظاہرہ کیا اور مودی حکومت کو غریب مخالف قرار دیا۔ دہلی میں 'غیر منظم کامگار و کرمچاری کانگریس' کے چیئرمین ڈاکٹر ادت راج کی قیادت میں احتجاجی مظاہرہ کیا گیا، جس میں لوگوں نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ کئی لوگ ہاتھوں میں پلے کارڈ لیے ہوئے تھے جس پر لکھا تھا 'روزگار چھین کر پہچان بدلنا بند کرو'۔ مظاہرے کی کچھ تصویریں کانگریس نے اپنے 'ایکس' ہینڈل پر شیئر کی ہیں اور ساتھ میں لکھا ہے کہ ''مودی حکومت دیہی بے روزگاری مٹانے کے مقصد سے چل رہے ملک کے تاریخی منصوبہ منریگا کو ختم کرنے پر آمادہ ہے۔ مہاتما گاندھی کا نام ہٹا کر نہ صرف ان کی وراثت پر حملہ کیا جا رہا ہے بلکہ دیہی مزدوروں کے روزگار کے قانونی حق کو بھی ختم کیا جا رہا ہے۔ سوشل میڈیا پوسٹ میں مزید لکھا گیا ہے کہ ہم اس تاناشاہ حکومت کو دیہی مزدوروں کا حق نہیں چھیننے دیں گے۔ حقوق کے لیے آواز اٹھاتے رہیں گے، لڑتے رہیں گے۔ اس معاملے میں دلت لیڈر ڈاکٹر ادت راج نے کہا کہ وی بی-جی رام جی بل کوئی اصلاح نہیں ہے، بلکہ دہائیوں سے مستقل جدوجہد کے ذریعہ مزدوروں کے ذریعہ حاصل کیے گئے جمہوری و آئینی حقوق کو پیچھے دھکیلنے کی کوشش ہے۔ وہ مزید کہتے ہیں کہ غیر منظم کامگار و کرمچاری کانگریس 'وی بی-جی رام جی بل، 2025 کو پوری طرح نامنظور کرتا ہے اور اس کی فوری واپسی کا مطالبہ کرتا ہے۔ مزدوروں اور ان کی تنظیموں کی رضامندی و شراکت داری کے بغیر منریگا کو ختم کرنے یا اس میں بنیادی تبدیلی کرنے کی کوئی بھی کوشش ناقابل قبول ہے۔ اس دوران پارلیمنٹ میں بھی کانگریس نے مودی حکومت کے ذریعہ منریگا کے خلاف

اٹھائے گئے قدم کو ناقابل قبول قرار دیا ہے۔ ہریانہ کے ہسار سے کانگریس رکن پارلیمنٹ جے پرکاش نے لوک سبھا میں اپنی بات رکھتے ہوئے کہا کہ ''منریگا منصوبہ 2005 میں نافذ کیا گیا تھا۔ آج 2025 میں اس منصوبہ کا نام بدلا جا رہا ہے، جس کی میں دلیل کے ساتھ مخالفت کرتا ہوں۔'' وہ آگے کہتے ہیں کہ ''جب یہ بل 2005 میں آیا، تو اسے پارلیمانی کمیٹی کو بھیجا گیا، جس کے بعد بھی پارٹیوں کی رضامندی کے بعد اسے پارلیمنٹ میں بحث کے لیے لایا گیا۔ میں بڑے افسوس کے ساتھ کہنا چاہتا ہوں کہ جب اس کے اوپر ایوان میں بحث ہو رہی تھی، تو اس وقت گجرات کے وزیر اعلیٰ نریندر مودی اس کی مخالفت میں بول رہے تھے۔''

'کسی بھی خاتون کی عزت، وقار اور شخصی آزادی پر حملہ ناقابلِ قبول'

چہرے سے حجاب ہٹانے کی حرکت نہایت ہی شرمناک ہے، وزیر اعلیٰ نتیش کمار خاتون ڈاکٹر سے معافی مانگیں: مولانا محمد افتخار حسین رضوی

نئی دہلی، (صحافت بیورو): بہار کی راجدھانی پٹنہ میں ایک سرکاری تقریب کے دوران ریاست کے وزیر اعلیٰ نتیش کمار کے ذریعہ مسلم خاتون آیوش ڈاکٹر کا نقاب کھینچنے کا معاملہ طول پکڑ گیا ہے جس پر بڑے پیمانے پر وزیر اعلیٰ کے رویے کی تنقید کی جا رہی ہے۔ اس شرمناک واقعے کے بعد علمائے دہلی نے بھی اپنی شدید ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔ اس دوران اعلیٰ حضرت یوتھ بریگیڈ دہلی پردیش کے بانی و چیئرمین مولانا محمد افتخار حسین رضوی نے آج اپنے صحافتی بیان میں کہا کہ کسی بھی خاتون کی عزت، وقار اور شخصی آزادی پر حملہ ناقابلِ قبول ہے اور ایسے واقعات نہ صرف سماجی اقدار بلکہ آئینی اصولوں کی بھی صریح خلاف ورزی ہیں۔ خواتین کے احترام اور ان کے بنیادی حقوق کا تحفظ ہر سطح پر حکومت اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کی اولین ذمہ داری ہے۔ منصب پر فائز افراد سے اس طرح کے رویے کی توقع نہیں کی جاسکتی اور اگر ایسے واقعات کو نظر انداز کیا گیا تو اس سے معاشرے میں غلط پیغام جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ واقعہ کا سنجیدگی سے نوٹس لیتے ہوئے فوری طور پر مقدمہ درج کیا جائے اور شفاف تحقیقات کے ذریعے ذمہ داران کے خلاف کاروائی کی جائے تاکہ مستقبل میں ایسے واقعات کی روک تھام ممکن ہو سکے۔ مولانا محمد افتخار حسین رضوی نے مزید کہا کہ بہار کے وزیر اعلیٰ نتیش کمار کو اخلاقی ذمہ داری قبول کرنی چاہیئے فوراً استعفیٰ دینا چاہیئے اور بہار کے عوام اور پوری قوم سے غیر مشروط عوامی معافی مانگنی چاہیئے۔ یہ واقعہ ایک خطرناک ذہنیت کی عکاسی کرتا ہے جو ثقافتی علامتوں اور ذاتی انتخاب خصوصاً خواتین کی تذلیل کرنا چاہتا ہے۔ اقتدار میں رہنے والوں کی طرف سے ایسا رویہ ثقافتی دہشت گردی کے مترادف ہے، جس کی ہندوستان جیسے جمہوری اور سیکولر ملک میں کوئی جگہ نہیں ہے۔ وہیں برکاتی اکیڈمی کے بانی و سربراہ مفتی محمد حامد رضا برکاتی نے اس واقعے پر نتیش کمار سے فوری طور پر عوامی معافی مانگنے کا مطالبہ کیا ہے۔ سوشل میڈیا پر وائرل ہونے والی ویڈیو پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے مفتی محمد حامد رضا برکاتی نے کہا کہ وزیر اعلیٰ کے طرز عمل سے شدید رنجیدہ ہیں۔ ان

کا کہنا تھا کہ ایک سینئر سیاسی رہنما جو کئی مرتبہ وزیر اعلیٰ رہ چکا ہو، اس طرح کا رویہ اختیار کرے تو یہ نہ صرف غیر مناسب بلکہ ایک خاتون کی عزت کے بھی خلاف ہے۔ مولانا موصوف نے واضح کیا کہ حجاب یا برقعہ پہننا ہر خاتون کا ذاتی اور مذہبی حق ہے اور اسے زبردستی ہٹانا خاتون کی عزت اور وقار پر حملہ ہے ساتھ ہی مسلم برادری کو غلط اور تکلیف دہ پیغام دیتا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ایسے اقدامات مسلم خواتین کے وقار کو مجروح کرتے ہیں اور یہ تاثر دیتے ہیں کہ ان کی مذہبی شناخت کو نظر انداز کیا جاسکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب تک نتیش کمار اس خاتون سے معافی نہیں مانگتے اور وہ خود انہیں معاف نہیں کرتی اس معاملے کو نظر انداز نہیں کیا جانا چاہیئے۔ غریب نواز اکیڈمی کے بانی صوفی محمد اشفاق حسین نوری نے کہا کہ اگر کسی صوبہ کا حکمران اس طرح کی حرکت کرے گا تو دوسرے صوبوں اور پارٹی کارکنان سے کیا امید کی جاسکتی ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ایک جانب مرکزی حکومت بیٹی بچاؤ بیٹی پڑھاؤ اور صوبائی حکومت مشن شکتی جیسے پروگرام چلا رہی ہے وہیں دوسری جانب ایک ریاست کے وزیر اعلیٰ کے عہدے پر فائز شخص خاتون ڈاکٹر کا حجاب کھینچ رہا ہے۔ صوفی اشفاق حسین نے وزیر اعظم نریندر مودی سے اس معاملے میں مداخلت کرنے اور صوبائی وزیر اعلیٰ نتیش کمار سے اپنے رویئے پر معافی مانگنے کا مطالبہ کیا ہے۔ اس کے علاوہ نتیش کمار کے رویئے کی مذمت کرنے والوں میں مولانا محمد فاروق عالم نوری بدایونی، حافظ محمد ذیشان، قاری محمد انور علی رضوی مظفر پوری، سید مسرور علی قاری محمد شاداب رضا کے نام قابلِ ذکر ہیں۔

اطہر حسین کے ورثا کو انصاف دلانے کیلئے جمعیۃ علماء ہند کا لیگل پینل تشکیل

بہار میں نام اور مذہب پوچھ کر کی گئی ماب لنچنگ، اب ملک کا میڈیا چپ کیوں ہے؟ مولانا ارشد مدنی

نئی دہلی، (پریس ریلیز): بہار میں ماب لنچنگ کے شکار اطہر حسین کی بیوہ کی درخواست اور جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا ارشد مدنی کی ایماء پر جمعیۃ علماء قانونی امداد کمیٹی اس مقدمہ میں ایک مداخلت کار کے طور پر پٹیشن داخل کرے گی۔ اس سلسلہ میں جمعیۃ علماء ہند کی لیگل ٹیم تجربہ کار، کریمنل وکلاء کا باقاعدہ طور پر ایک پینل تشکیل دینے جا رہی ہے تاکہ ورثا کو نہ صرف یہ کہ انصاف دلایا جاسکے بلکہ قاتلوں کو ان کے کیفر کردار تک پہنچایا جاسکے۔ قابل ذکر ہے کہ 6 دسمبر 2025 کو مقتول کی اہلیہ نے ایف آئی آر درج کروائی تھی جس میں 10 لوگوں کو نامزد ملزم بنایا گیا تھا اور 10 سے 15 نامعلوم افراد کے خلاف شکایت درج کرائی گئی تھی۔ اس معاملہ اب تک 11 نامزد ملزمین کی گرفتاری ہو چکی ہے۔ جمعیۃ علماء بہار کی جانب سے جزوی مالی مدد بھی پیش کی گئی ہے اور ہر ممکن مدد کا یقین بھی

دلایا گیا ہے۔ واضح رہے کہ گزشتہ روز بہار جمعیۃ علماء کا ایک وفد نوادہ کے ضلع کلکٹر اور پولس کپتان ابھینو دھامی سے مل چکا ہے اور مقامی ایس پی کو اس سلسلہ میں ایک میمورنڈم بھی دے چکا ہے۔ ڈی ایم نوادہ روی پرکاش نے اس موقع پر وفد کو یہ یقین دلایا کہ مقتول کے ساتھ انصاف ہوگا یہ انتہائی غیر انسانی فعل ہے اور میں خود اس کیس پر نظر رکھ رہا ہوں۔ اس وحشیانہ واقعہ پر اپنے سخت ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا ارشد مدنی سوال کیا کہ بہار کے نالندہ میں ایک غریب پھیری والے اطہر حسین کو نام اور مذہب پوچھ کر مار ڈالا گیا تو اب ملک کا متعصب میڈیا چپ کیوں ہے؟ کیا اس لئے کہ مرنے والا مسلمان ہے، یہ دوہرا کردار کیوں؟ انہوں نے کہا کہ ظلم ظلم ہی ہوتا ہے وہ ہندو یا مسلمان نہیں ہوتا، ظلم کسی پر بھی ہو اگر ہم انسان ہونے کا دعوی کرتے ہیں تو ہمیں ہر طرح کے ظلم کے خلاف آواز اٹھانی چاہئے مولانا مدنی نے کہا کہ سپریم کورٹ کی سخت شرزنس کے بعد اس طرح کے واقعات کا ہونا اس بات کا ثبوت ہے کہ جو لوگ ایسا کر رہے ہیں ان کو سیاسی تحفظ اور پشت پناہی حاصل ہے اس لئے ان کے حوصلے بلند ہیں، انہوں نے اس بات پر بھی سخت افسوس کا اظہار کیا کہ اطہر حسین کے قاتلوں کے خلاف پولیس نے معمولی دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا تھا جبکہ اطہر حسین اسپتال میں اپنا بیان قلم بند کروا چکا ہے انہوں نے کہا کہ جمعیۃ علماء ہند کے ذمہ داروں کے دباؤ پر اب 302 کی دفعہ جڑ گئی ہے، لیکن اس سے حکومت کا چہرہ اجاگر ہو گیا اور یہ بات صاف ہوگئی کہ جن کی نظر میں اقتدار ہی سب کچھ ہو ان کی نظر میں انسانی زندگی کی اب کوئی قیمت نہیں رہ گئی ہے، انہوں نے آگے کہا کہ گزشتہ نو برسوں کے دوران دوسو سے زیادہ ماب لنچنگ کے واقعات ہو چکے ہیں اور سپریم کورٹ کے سخت رویہ کے باوجود اس کو لیکر ریاستی حکومتوں کا رویہ انتہائی غیر ذمہ دارانہ رہا ہے انہوں نے کہا کہ ماب لنچنگ فرقہ پرستوں کی نفرت کی اس سیاست کا نتیجہ ہے جو ملک میں کھلے عام ہو رہی ہے، مولانا مدنی نے اخیر میں کہا کہ ان حالات میں مایوس ہونے کی ضرورت نہیں ہے اگر عزم مضبوط ہو تو مایوسی کے اندھیروں سے امید کی نئی شمع روشن ہوسکتی ہے کیونکہ اس ملک کی مٹی میں محبت کا خمیر شامل ہے۔

تاریخ کا منفی اور یکطرفہ بیانیہ ملک کی تکثیری تہذیب کیلئے سنگین خطرہ ہے: سہیل ہاشمی

نئی دہلی، (صحافت بیورو): معروف فلم ساز، تاریخ داں اور مشترکہ ثقافتی ورثے کے علم بردار سہیل ہاشمی نے انڈین ہسٹری فورم کے زیر اہتمام منعقدہ ایک ویبینار میں کہا کہ ہندوستان میں لباس، خوراک اور طرزِ تعمیر کی روایات صدیوں پر محیط باہمی میل جول، تبادلے اور اخوت کی عکاس ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کسی بھی قسم کا امتیازی سلوک ہندوستانی سماج کیلئے ناقابل قبول ہے۔ 'دی اسٹوری آف آوراٹائر، فوڈ اینڈ آرکیٹیکچر' کے عنوان سے منعقدہ ویبینار میں 12ویں سے 18ویں صدی کے درمیان ہندوستانی سماج کے اس ارتقا کا جائزہ لیا گیا جو مختلف خطوں اور ثقافتوں سے مسلسل رابطے کے نتیجے میں وجود میں آیا۔ سہیل ہاشمی نے کہا کہ موجودہ مباحث میں اکثر 'بھارتی' ہونے کی نہایت محدود معنوں میں تعریفیں کی جاتی ہیں، جبکہ تاریخ یہ بتاتی ہے کہ یہ ایک تہہ دار اور مشترکہ عمل رہا ہے جسے جغرافیہ، آب و ہوا، ٹیکنالوجی اور لوگوں کی نقل و حرکت نے تشکیل دیا ہے۔ سہیل ہاشمی نے قدیم ہندوستانی ثقافت کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان دنیا میں کپاس کی کاشت کرنے والے ابتدائی خطوں میں شامل تھا [illegible]

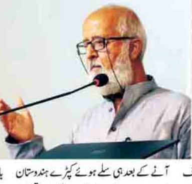

آنے کے بعد ہی سلے ہوئے کپڑے ہندوستان میں عام ہوئے۔ آج جن ملبوسات کو بھارتی سمجھا جاتا ہے جیسے کرتا، پاجامہ، قمیض، بلاؤز اور پیٹی کوٹ وغیرہ، جبکہ ان کپڑوں کا تعلق بیرونی ممالک سے ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ پیدائش، تعلیم، شادی اور وفات سے متعلق رسومات میں آج بھی بغیر سلے کپڑے استعمال ہوتے ہیں۔ اس طرح کے کپڑے طہارت کے قدیم تصورات کی عکاسی کرتے ہیں۔ روزمرہ کی خوراک پر گفتگو کرتے ہوئے سہیل ہاشمی نے کہا کہ بھارتی پکوانوں میں مختلف ممالک کی خورد و نوش کی روایت صاف طور پر دکھائی دیتی ہے۔ کھانے کا یہ کلچر طویل عالمی تبادلوں کی تاریخ کے ذریعے تشکیل پایا ہے۔ اگرچہ کئی غذائیں مقامی ہیں مگر بہت سے پھل، [illegible] کی مثالیں دیں اور پرتگالیوں کے گرافٹنگ کے طریقوں کا ذکر کیا جنہیں بعد میں مغل حکمرانوں نے فروغ دیا۔ انہوں نے ہندوستان میں پیدا ہونے والے گنّے کے عالمی سفر کا ذکر کیا۔ گنّے کی کھیتی میں مزدور طبقے کے کردار پر بھی روشنی ڈالی۔ طرز تعمیر کے حوالے سے سہیل ہاشمی نے نوآبادیاتی دور کے 'ہندو' یا 'اسلامی' طرزِ تعمیر جیسی اصطلاحوں پر تنقید کی۔ ان کے مطابق اس طرح کی درجہ بندیاں آب و ہوا، تاریخی شواہد اور ٹیکنالوجی جیسے حقائق کو نظرانداز کرتی ہیں۔ ایشیا اور یورپ کی مثالیں دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ گنبد اور محراب جیسی تعمیری خصوصیات کئی مذاہب میں بہت پہلے سے موجود تھیں اور مختلف خطوں میں مختلف صورتیں اختیار کرتی رہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہجرت، سفر اور آپسی روابط انسانی تاریخ کے بنیادی عناصر ہیں، اس لیے 'بھارتی' اور 'غیر ملکی' کے درمیان تفریق کا نظریہ تاریخی طور پر سخت گمراہ کن ہے۔ ویبینار کی نظامت انڈین ہسٹری فورم کی ریسرچ اسسٹنٹ اور کوآرڈینیٹر حمیرہ آفرین نے کی۔ حمیرہ آفرین نے شرکاء کا خیر مقدم کیا اور مقرر کا شکریہ [illegible]

یونانی دواسازی کے میدان میں حکیم عبدالحمید ؒ کی علمی خدمات غیر معمولی اہمیت کی حامل

جامعہ ہمدرد میں منعقد چوتھے حکیم عبد الحمید میموریل لیکچر میں حکیم فخر عالم و دیگر دانشوروں کا اظہار خیال

نئی دہلی، (صحافت بیورو): جامعہ ہمدرد کے سینٹر آف ایکسیلینس ان یونانی میڈیسن میں سپورٹ سوسائٹی (2 ایس) کے زیر اہتمام 'یونانی فارمیسی میں اصلاحات کے حوالے سے حکیم عبد الحمید کی علمی خدمات' عنوان سے چوتھا حکیم عبد الحمید میموریل لیکچر منعقد ہوا جس میں یونانی طب کے ماضی، حال اور مستقبل پر بصیرت افروز گفتگو کی گئی۔ تقریب کی صدارت پروفیسر سید حسنین اختر، صدرِ شعبہ عربی، دہلی یونیورسٹی نے کی جبکہ سابق چیف سیکریٹری حکومت ناگالینڈ ڈاکٹر جان عالم، آئی اے ایس، مہمانِ خصوصی کی حیثیت سے شریک ہوئے۔ اس موقع پر پروفیسر انور حسین خان (ڈین، اسکول آف یونانی میڈیسن اینڈ ریسرچ)، پروفیسر سعید احمد (ڈائریکٹر، سینٹر آف ایکسیلینس ان یونانی میڈیسن)، پروفیسر عبد الودود صدیقی اور ڈاکٹر شکیل احمد بھی موجود تھے۔ پروگرام کا آغاز تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوا۔ مرکزی لیکچر پیش کرتے ہوئے حکیم فخر عالم، ریسرچ آفیسر (یونانی)، آر آر آئی یو ایم علی گڑھ نے حکیم عبدالحمید کی ہمہ جہت شخصیت کے مختلف [illegible]

ہندوستان تک محدود نہیں بلکہ پورے برصغیر میں محسوس کیا جاتا ہے۔ حکیم فخرِ عالم نے اس تصور کو مدلل انداز میں پیش کیا کہ ادویہ کی تیاری میں قدیم اور جدید طریقۂ کار کا معتدل امتزاج اختیار کیا جانا چاہیے تاکہ قدیم روایت کی خوبیوں سے استفادہ اور جدید تقاضوں کی خامیوں سے اجتناب ممکن ہو سکے۔ انہوں نے مزید کہا کہ حکیم عبدالحمید نے عملی مثالوں کے ذریعے یونانی دواسازی میں اصلاح و بہتری کے لیے جو قیمتی علمی سرمایہ چھوڑا ہے، اس [illegible] معاون ثابت ہوسکتا ہے۔ اس ضمن میں انہوں نے معیار بندی، ادویہ کے افعال میں یکسانیت، اشکالِ ادویہ میں اصلاح و ترمیم اور محفوظ مدتِ استعمال کے تعین جیسے اہم چیلنجز پر تفصیلی گفتگو کی اور صنعتی دواسازی میں تحقیق کو نظر انداز کیے جانے پر تشویش کا اظہار کیا۔ حکیم فخر عالم نے حکیم عبدالحمید کی علمی کاوشوں کو سراہتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ قرابادین مجیدی، قرابادین ہمدرد، این ایف یو ایم پارٹ 5، ہمدرد فارماکوپیا اور ہمدرد [illegible] سازی کی فکری بنیادیں فراہم کرتی ہیں۔ انہوں نے افسوس ظاہر کیا کہ ان کتب کا مطالعہ وہ توجہ حاصل نہ کر سکا جس کی وہ مستحق تھیں، اور اس بات پر زور دیا کہ یونانی فارمیسی کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کے لیے حکیم عبدالحمید کے اعتدال پسند اور اصلاحی فکری رویے کی تقلید ناگزیر ہے۔ اس موقع پر پروفیسر انور حسین خان، پروفیسر عبدالودود، ڈاکٹر شکیل احمد اور پروفیسر سعید احمد نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کرتے [illegible] خصوصی ڈاکٹر جان عالم، آئی اے ایس نے اپنے خطاب میں کہا کہ چوتھے حکیم عبدالحمید میموریل لیکچر میں شرکت ان کے لیے باعث افتخار ہے۔ انہوں نے سپورٹ سوسائٹی (2 ایس)، جامعہ ہمدرد، اسکول آف فارماسیوٹیکل ایجوکیشن اینڈ ریسرچ اور سینٹر آف ایکسیلینس ان یونانی میڈیسن کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ حکیم عبد الحمید کی اصلاحی خدمات ہماری طبی وراثت اور جدید تحقیق کے حسین امتزاج کی درخشاں مثال ہیں، اور ایسے علمی لیکچرز نئی نسل میں علم، خدمت اور تحقیق کا جذبہ بیدار کرتے ہیں۔ صدرِ مجلس پروفیسر سید حسنین اختر نے اپنے صدارتی خطاب میں حکیم عبدالحمید کے وژن اور مشن پر سیر حاصل گفتگو کرتے ہوئے ان کی علمی بصیرت، فکری اعتدال اور سماجی خدمات کو بھرپور خراجِ تحسین پیش کیا۔ پروگرام کے اختتام پر تعلیمی و پیشہ ورانہ میدانوں میں نمایاں کامیابیاں حاصل کرنے والے باصلاحیت نوجوان طلبہ ڈاکٹر سعد ارشد صدیقی، مبشرہ عرفان، زارہ مجید، محمد تارض، نادر صبا، محمد عقیب اور سید زید منیر کو مہمانِ خصوصی کے [illegible]

فحش ویڈیو کالنگ کے بعد بلیک میلنگ، ایئر انڈیا ملازم سے 2.23 لاکھ روپے کی ٹھگی مقدمہ درج

ممبئی: سائبر جرائم پیشہ افراد نے مبینہ طور پر مجگاؤں میں رہنے والے ایئر انڈیا پرائیویٹ لمیٹڈ کے 75 سالہ ریٹائرڈ ملازم کو فحش ویڈیو کال کر کے اور پولیس افسر ظاہر کر کے 2.23 لاکھ روپے کا دھوکہ دیا۔ بائیکلہ پولیس نے نامعلوم افراد کے خلاف سائبر فراڈ کا معاملہ درج کر لیا ہے اور مزید تفتیش کر رہی ہے۔

پہلا رابطہ واٹس ایپ ویڈیو کال کے ذریعے ہوا۔ ایف آئی آر کے مطابق متاثرہ اپنے بیٹے کے ساتھ مزگاؤں میں رہتی ہے۔ 2 دسمبر کو، تقریباً 8:33 بجے، اسے ایک نامعلوم موبائل نمبر سے واٹس ایپ ویڈیو کال موصول ہوئی۔ جب اس نے کال کا جواب دیا تو ایک نامعلوم خاتون برہنہ دکھائی دی، اس نے فحش تبصرے کیے، اور اچانک رابطہ منقطع ہوگیا۔

دو دن بعد 4 دسمبر کو متاثرہ کو ایک دوسرے نمبر سے واٹس ایپ کال موصول ہوئی۔ فون کرنے والے نے اپنا تعارف پولیس افسر راکیش استھانہ کے طور پر کرایا اور دعویٰ کیا کہ یہ فحش ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہوگئی ہے۔ اس نے متاثرہ کو راہول شرما نامی یوٹیوبر سے رابطہ کرنے کی ہدایت کی، جس کا نمبر شیئر کیا گیا تھا، اور دعویٰ کیا کہ ویڈیو کو ہٹایا جا سکتا ہے۔ مبینہ یوٹیوبر نے مواد کو حذف کرنے کے لیے فی ویڈیو 41,500 روپے کا مطالبہ کیا۔ اس کے بعد کال کرنے والے نے پولیس افسر کا روپ دھار کر دوبارہ متاثرہ سے رابطہ کیا اور دعویٰ کیا کہ ویڈیو کو گردش کرنے والی خاتون کا سراغ لگانے کے لیے رقم درکار ہے۔ اس نے دھمکی دی کہ اگر ادائیگی نہ کی گئی تو پولیس وارنٹ جاری کر دیا جائے گا اور افسران اسے گرفتار کرنے ان کی رہائش گاہ پہنچیں گے۔ ایک ہفتے میں 23.2 لاکھ روپے منتقل ہوئے۔ خوف اور دباؤ کے تحت، بوڑھے شخص نے امبیکا الیکٹرک، نور باگ، ڈونگری سے منسلک بینک کھاتوں اور UPI آئی ڈی میں ہدایت کے مطابق رقم منتقل کی۔ 2 دسمبر سے 9 دسمبر کے درمیان اس نے کل 23.2 لاکھ روپے ادا کیے۔

ادائیگی کے باوجود ملزم مزید رقم کا مطالبہ کرتا رہا، گرفتاری، بدنامی کی دھمکیاں دیتا رہا اور متاثرہ کے لواحقین میں فحش ویڈیو پھیلاتا رہا۔ یہ محسوس کرتے ہوئے کہ اسے دھوکہ دیا گیا ہے، متاثرہ نے بائیکلہ پولیس اسٹیشن سے رجوع کیا اور شکایت درج کرائی۔

ریاستی محفوظ یادگاروں پر تجاوزات روکنے کا فیصلہ

ثقافتی امور کے وزیر کی قیادت میں کمیٹی تشکیل

ممبئی (یو این آئی) مہاراشٹر حکومت نے ریاست کے گڑھ قلعوں کے ساتھ ساتھ ریاستی سطح پر محفوظ تاریخی یادگاروں کے اطراف تجاوزات کو روکنے اور ختم کرنے کے لیے ایک اہم فیصلہ کیا ہے۔ بدھ کے روز منعقدہ کابینہ اجلاس میں، جس کی صدارت وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس نے کی، اس مقصد کے لیے ثقافتی امور کے وزیر کی سربراہی میں ایک ریاستی سطح کی کمیٹی تشکیل دینے کی منظوری دی گئی۔

اس فیصلے کے تحت ثقافتی امور کے محکمے کے 20 جنوری 2025 کے سابقہ حکومتی فیصلے میں توسیع کی گئی ہے، جس میں پہلے صرف گڑھ قلعوں پر تجاوزات ہٹانے کی شقیں شامل تھیں۔ اب ان دفعات کا اطلاق ریاستی محفوظ یادگاروں پر بھی کیا جائے گا۔ کابینہ نے ریاست بھر کے تمام گڑھ قلعوں اور ریاستی محفوظ یادگاروں سے تجاوزات ہٹانے اور مستقبل میں نئی تجاوزات کو روکنے کے لیے ایک ریاستی سطح کی کمیٹی تشکیل دینے کی منظوری دی ہے۔ اس کمیٹی کے صدر ثقافتی امور کے وزیر ہوں گے، جبکہ اس میں محصول، دیہی ترقی، سیاحت، عوامی تعمیرات، جنگلات، بندرگاہیں و ترقی کے وزرا کے علاوہ متعلقہ محکموں کے سیکریٹری، پرنسپل سیکریٹری یا ایڈیشنل چیف سیکریٹری شامل ہوں گے۔ کابینہ نے ریاستی سطح کی کمیٹی میں چار مدعو اراکین اور ہر ضلع میں تشکیل دی جانے والی ضلعی سطح کی کمیٹی میں چار غیر سرکاری اراکین کو شامل کرنے کی بھی منظوری دی ہے۔ شرط رکھی گئی ہے کہ یہ غیر سرکاری اراکین گڑھ قلعوں اور ریاستی محفوظ یادگاروں کے ماہرین ہوں یا تحفظ و تحفظات کے شعبے میں سرگرم افراد یا رضا کار تنظیموں سے وابستہ ہوں۔ ضلعی سطح پر گڑھ قلعوں اور ریاستی محفوظ یادگاروں پر تجاوزات روکنے اور انہیں ہٹانے کی کارروائی متعلقہ ضلع کلکٹر، زمین کی ملکیت رکھنے والے محکمے کے ساتھ تال میل کے ذریعے انجام دیں گے۔ اس کارروائی پر آنے والا اخراج ضلع منصوبہ بندی و ترقیاتی فنڈ سے پورا کیا جا سکے گا۔

مانک راؤ کوکاٹے کیخلاف جاری وارنٹ سے سیاست گرم

معاملے پر بات کرنے کے لیے وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس نے ڈپٹی وزیر اعلیٰ اجیت پوار کو کیا طلب

ممبئی: مہاراشٹر کے این سی پی لیڈر اور وزیر کھیل مانک راؤ کوکاٹے کے خلاف ناسک کی عدالت نے گرفتاری کا وارنٹ جاری کیا ہے۔ جس کے بعد ریاستی سیاست گرم ہوگئی ہے۔ ذرائع کے مطابق وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس نے نائب وزیر اعلیٰ اجیت پوار کو اس معاملے پر بات کرنے اور کوکاٹے کی گرفتاری اور استعفیٰ دینے کے بعد ان کی جگہ لینے کے لیے ممکنہ ناموں پر تبادلہ خیال کرنے کے لیے طلب کیا ہے۔ ناسک ڈسٹرکٹ کورٹ نے نچلی عدالت کے حکم کو برقرار رکھا تھا۔ ناسک کی ضلع سیشن عدالت نے وزیر اعلیٰ کے 10 فیصد ہاؤسنگ کوٹے کے تحت دو اپارٹمنٹس حاصل کرنے کے لیے دھوکہ دہی اور جعلسازی کے الزام میں کوکاٹے کے خلاف گرفتاری کا وارنٹ جاری کیا ہے۔ قبل ازیں ناسک کی سیشن کورٹ نے منگل کو فرسٹ کلاس کورٹ کے حکم کو برقرار رکھا، جس میں اپارٹمنٹ حاصل کرنے کے لیے آمدنی کے ثبوت کے دستاویزات کو غلط ثابت کرنے پر دو سال کی قید اور 50 ہزار روپے جرمانے کی تصدیق کی گئی۔ مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس نے ڈپٹی وزیر اعلیٰ اجیت پوار کو اس معاملے پر بات کرنے اور کوکاٹے کی گرفتاری کے بعد استعفیٰ دینے کے بعد ان کی جگہ لینے کے لیے ممکنہ ناموں پر بات کرنے کے لیے طلب کیا۔ اجیت پوار نے اس کے لیے وقت مانگا ہے۔ مانک راؤ کوکاٹے نے پہلے فرسٹ کلاس سیشن کورٹ کے دو سال کی سزا کے فیصلے کے خلاف ضلعی عدالت سے رجوع کیا تھا۔ ڈسٹرکٹ کورٹ نے فیصلہ واپس لینے سے انکار کر دیا۔ اس نے ممبئی بی ایم سی سمیت مہاراشٹر کے 29 میونسپل کارپوریشنوں کے انتخابات سے قبل اجیت پوار کی مشکلات میں اضافہ کیا۔ کوکاٹے این سی پی کے ایک ممتاز رہنما ہیں۔ ضلع عدالت کا فیصلہ وزیر کوکاٹے کے لیے بڑا دھچکا ہے۔ کوکاٹے کے خلاف مقدمہ آنجہانی ٹی ایس کی شکایت پر 1995 میں درج کیا گیا تھا۔ استغاثہ کی شکایت کے مطابق کوکاٹے اور ان کے بھائی کو وزیر اعلیٰ کے 10 فیصد صوابدیدی کوٹہ کے تحت یہولکر مالا علاقے میں کالج روڈ پر کم آمدنی والے گروپ (ایل آئی جی) کے لیے دو فلیٹ الاٹ کیے گئے تھے۔ این سی پی کے ایم ایل اے مانک راؤ کوکاٹے کو عوامی نمائندگی ایکٹ، 1951 کے تحت نااہلی کا سامنا ہے۔

نابالغ دلت لڑکی کی عصمت دری کے معاملے میں لاتور کیفے کے مالک کیخلاف مقدمہ درج

لاتور: پولیس نے مہاراشٹر کے لاتور ضلع میں ایک کیفے کے مالک کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا ہے جہاں اس ماہ کے شروع میں ایک نابالغ لڑکی کے ساتھ مبینہ طور پر عصمت دری کی گئی تھی۔ یہ واقعہ 4 دسمبر کو کیفے میں پیش آیا۔ ان کا کہنا تھا کہ دلت برادری سے تعلق رکھنے والی نابالغ لڑکی کو مبینہ طور پر اسی جگہ سے اغوا کیا گیا اور ایک 18 سالہ شخص نے اس کی عصمت دری کی۔ پولیس نے شکایت درج ہونے کے چند گھنٹوں کے اندر لڑکی کا سراغ لگا لیا۔ ایک اہلکار نے منگل کو بتایا کہ مرکزی ملزم اور کیفے چلانے والے دو افراد کو بعد میں گرفتار کر لیا گیا اور تعزیرات ہند کی مختلف دفعات، جنسی جرائم سے بچوں کے تحفظ (پی او سی ایس او) ایکٹ، اور ایس سی/ایس ٹی (مظالم کی روک تھام) ایکٹ کے تحت مقدمہ درج کیا گیا۔ منگل کو، پولیس نے اس احاطے کے مالک کے خلاف بھی مقدمہ درج کیا جہاں کیفے پوکسو ایکٹ کی دفعہ 21 کے تحت چل رہا تھا (مقدمہ درج کرنے یا رپورٹ کرنے میں ناکامی کی سزا)۔ اہلکار نے بتایا کہ کیفے کے مالک نے اضافی فیس کے عوض غیر قانونی طور پر کچن ایریا کے قریب ایک علیحدہ کمپارٹمنٹ تعمیر کیا تھا، جس میں بیٹھنے کے لیے نجی انتظامات تھے۔ اہلکار نے بتایا کہ غیر قانونی سیٹ اپ اور اس کے غلط استعمال سے آگاہ ہونے کے باوجود، جائیداد کے مالک نے مبینہ طور پر اسے نظر انداز کیا اور کیفے کے مالک کو اسے چلانے کی اجازت دی۔

ضلع پریشد اور پنچایت سمیتی قانون میں ترمیم، امیدواری سے متعلق الیکشن افسر کا فیصلہ حتمی

ممبئی (یو این آئی) مہاراشٹر میں ضلع پریشد اور پنچایت سمیتی کے انتخابات کو مقررہ وقت میں مکمل کرنے کے مقصد سے حکومت نے ایک اہم قانونی قدم اٹھایا ہے۔

بدھ کے روز منعقدہ ریاستی کابینہ کی میٹنگ میں مہاراشٹر ضلع پریشد اور پنچایت سمیتی ایکٹ، 1961 کی دفعہ 14(2) میں ترمیم کی منظوری دی گئی۔ اس میٹنگ کی صدارت وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس نے کی۔ اس فیصلے کے تحت ضلع پریشد اور پنچایت سمیتی انتخابات میں امیدواری فارم قبول یا مسترد کرنے والے انتخابی فیصلہ افسر کے فیصلے کو حتمی قرار دیا جائے گا۔

اس سے قبل قانون کی دفعہ 14 کی ذیلی شق (2) کے تحت ایسے فیصلوں کے خلاف ضلع عدالت میں اپیل دائر کی جا سکتی تھی۔ حکومت کے مطابق مختلف اضلاع کی عدالتوں میں ایسی اپیلیں طویل عرصے تک زیر التوا رہنے کے باعث انتخابات کو وقت پر مکمل کرنا ممکن نہیں ہو پاتا تھا۔ اسی وجہ سے ریاستی انتخابی کمیشن نے حکومت کو اس شق کو ختم کرنے سے متعلق تجویز ارسال کی تھی۔ اس تجویز کے پیش نظر کابینہ نے فیصلہ کیا کہ ریاستی حکومت کو ایسے انتخابات کے حوالے سے قواعد بنانے کا اختیار دیا جائے گا اور انتخابی فیصلہ افسر کا امیدواری فارم سے متعلق فیصلہ آخری ہوگا۔

اسی مقصد کے لیے مہاراشٹر ضلع پریشد اور پنچایت سمیتی (ترمیمی) آرڈیننس 2025 جاری کرنے کی منظوری دی گئی۔ حکومت کا کہنا ہے کہ اس ترمیم سے ضلع پریشد اور پنچایت سمیتی کے انتخابات وقت پر اور شفاف طریقے سے مکمل کرنا ممکن ہو سکے گا۔

امبرناتھ میں بی جے پی امیدوار کے دفتر پر فائرنگ

تھانے پولیس نے نامعلوم حملہ آوروں کی تلاش شروع کر دی

کلیم شیخ

امبرناتھ: امبرناتھ میونسپل کارپوریشن انتخابات میں صرف دو دن باقی رہ گئے ہیں، بی جے پی امیدوار پون والیکر کے دفتر پر فائرنگ سے علاقے میں ہلچل مچ گئی ہے۔ بدھ کی رات تقریباً ایک بجے، پون والیکر اپنے کارکنوں کے ساتھ امبرناتھ ویسٹ کے نوین بھینڈی پاڑا میں واقع اپنے دفتر میں موجود تھے۔ موٹر سائیکل پر سوار دو نامعلوم افراد نے ان کے دفتر کی طرف چار راؤنڈ فائرنگ کی۔ دفتر کے شیشے پر گولیوں کے نشانات دکھائی دے رہے ہیں۔ ملزمان فائرنگ کے بعد موقع سے فرار ہوگئے۔ یہ سارا واقعہ سی سی ٹی وی کیمروں میں ریکارڈ ہوگیا۔ پولیس کا کہنا ہے کہ فائرنگ کا مقصد ڈرانا تھا۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی پولیس نے جائے وقوعہ پر پہنچ کر تفتیش شروع کر دی۔ آج امبرناتھ میں چیف منسٹر کی ریلی کے لئے طے شدہ میٹنگ کے درمیان ہونے والی اس فائرنگ نے انتخابی ماحول پر سوال کھڑے کر دیئے ہیں۔ خدشہ ہے کہ یہ واقعہ بلدیاتی انتخابات کے عمل کو متاثر کر سکتا ہے۔ ڈی سی پی سچن گور نے اس معاملے کی جانکاری دیتے ہوئے بتایا کہ دو نامعلوم ملزمان نے فائرنگ کی۔ واقعے کے دوران ایک سیکیورٹی گارڈ کی انگلی پر چوٹ آئی۔ ڈی سی پی گور کے مطابق معاملے کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے پولیس نے تین تحقیقاتی ٹیمیں تشکیل دی ہیں، جب کہ کرائم برانچ کی ایک خصوصی ٹیم بھی تحقیقات میں شامل ہے۔ ملزمان کی شناخت اور گرفتاری کے لیے کوششیں تیز کر دی گئی ہیں۔

کھارگھر میں نامعلوم موٹر سائیکل سواروں نے پولیس کی گاڑی پر حملہ کر دیا

پتھراؤ کے واقعے نے ڈیوٹی پر مامور پولیس اہلکاروں کی جان خطرے میں ڈال دی

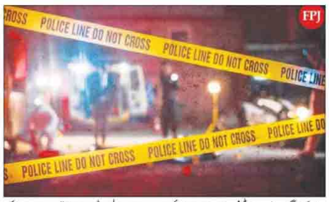

نئی ممبئی: نامعلوم بائیک سواروں نے مبینہ طور پر کھارگھر میں پولیس کی گاڑی پر پتھراؤ کیا، جس سے ایک سرکاری گاڑی کو نقصان پہنچا اور ڈیوٹی پر موجود پولیس اہلکاروں کی جانوں کو خطرے میں ڈال دیا۔ کھارگھر پولیس نے مقدمہ درج کر کے ملزمان کی تلاش شروع کر دی ہے۔ پولیس کے مطابق، یہ واقعہ 15 دسمبر کو دیر گئے اس وقت پیش آیا جب نئی ممبئی پولیس کمشنریٹ کے زون-3 کی طرف سے ایک حملہ آور گاڑی کھارگھر پولیس اسٹیشن کی حدود میں رات کے معمول کے گشت پر تھی، سینئر افسران کی ہدایت پر کام کر رہی تھی۔ بیل پاڈا کے قریب، ممبئی-پونے ہائی وے کے ساتھ ساتھ کھارگھر ریلوے اسٹیشن کے سامنے اسکائی واک کے سامنے، پولیس ٹیم نے خواجہ سراؤں اور دیگر لوگوں کے ایک گروپ کو دیکھا اور انہیں علاقے سے منتشر ہونے کو کہا۔

جب پولیس ٹیم جائے وقوعہ سے جانے کی تیاری کر رہی تھی کہ دو نامعلوم افراد ایک موٹر سائیکل پر پیچھے سے آئے اور اچانک تیز رفتاری سے فرار ہونے سے پہلے پولیس کو ٹکر دینے والی گاڑی کے ڈرائیور کی طرف سے پتھراؤ کیا۔ پتھراؤ سے گاڑی کا سائیڈ مرر ٹوٹ گیا، جس سے سرکاری املاک کو نقصان پہنچا اور پولیس اہلکاروں کی حفاظت کو شدید خطرہ لاحق ہوگیا۔" پولیس کی گاڑیوں پر اس طرح کے حملوں کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔ اس عمل سے نہ صرف سرکاری املاک کو نقصان پہنچا بلکہ ڈیوٹی پر موجود ہمارے اہلکاروں کی زندگیوں کو بھی خطرہ لاحق ہوا۔ کھارگھر پولیس اسٹیشن کے ایک سینئر پولیس افسر نے کہا کہ ہم سی سی ٹی وی فوٹیج کا تجزیہ کر رہے ہیں اور ملزمان کی جلد از جلد شناخت اور گرفتاری کی کوششیں جاری ہیں۔"

ممبئی ایئرپورٹ کسٹمز نے چار الگ الگ معاملات میں 8.46 کروڑ روپے کی منشیات اور 3 کروڑ روپے سے زائد کا سونا ضبط کیا

ممبئی: چار الگ الگ معاملات میں، ممبئی ایئرپورٹ کسٹمز حکام نے 8.46 کروڑ روپے کی منشیات اور 3 کروڑ روپے سے زیادہ کا سونا ضبط کیا ہے۔ کسٹمز ذرائع کے مطابق، اسپاٹ پروفائلنگ کی بنیاد پر، ایک بنگلہ دیشی شہری، جو مالے سے آیا تھا اور دبئی جا رہا تھا، اس وقت پکڑا گیا جب وہ موم کے ساتھ مل کر سونے کی دھول کے چار بیضوی پیکٹ، جس کا وزن 1460 گرام اور 1.86 کروڑ روپے مالیت کا تھا، دوسرے شخص کو دے رہے تھے۔ بنگلہ دیشی شہری اور اس کے ساتھی کو بدھ کو کسٹم ایکٹ کی متعلقہ دفعات کے تحت گرفتار کیا گیا۔ ہندوستانی ٹرانزٹ مسافر 1.03 کروڑ روپے کی سونے کی دھول کے ساتھ پکڑا گیا۔" اسی طرح کے ایک اور معاملے میں، ایک ٹرانزٹ مسافر-ایک ہندوستانی شہری-کو ہوائی اڈے پر موم میں ملا ہوا سونے کی دھول کے دو بیضوی پیکٹ، جس کا وزن 810 گرام اور 1.03 کروڑ روپے تھا، اپنے ساتھی کو دیتے ہوئے پکڑا گیا۔ ٹرانزٹ مسافر دبئی سے بنکاک کے راستے ممبئی جا رہا تھا۔ بدھ کے روز ایک ہندوستانی شہری اور اس کے کسٹم اہلکار کو گرفتار کیا گیا"۔ ان معاملات کے علاوہ، منگل کو مسقط سے ممبئی پہنچنے والے ایک ہندوستانی مسافر سے 230 گرام سونا کڑا اور ایک زنجیر کی شکل میں ضبط کیا گیا، جس کی قیمت 29.35 لاکھ روپے ہے۔ مسافر نے سونا اپنے بٹوے میں اور اپنے شخص پر چھپا رکھا تھا۔ افسر نے مزید کہا کہ مخصوص انٹیلی جنس کی بنیاد پر، مجموعی طور پر 8.46 کلوگرام ہائیڈروپونک گھاس، جس کی مالیت تقریباً 8.46 کروڑ روپے ہے، غیر قانونی بازار میں، بنکاک سے آنے والے مسافر سے برآمد کیا گیا۔ مسافر کو منشیات اور نفسیاتی مادوں کے ایکٹ کے تحت گرفتار کیا گیا۔

ڈونگری پولیس کی انسانیت نواز کارروائی

بیٹ مارشل کی مستعدی، گمشدہ کمسن بچی ماں کو واپس ملی

ممبئی (یو این آئی) ممبئی کے گنجان مسلم آبادی والے علاقے ڈونگریم میں ڈونگری پولیس اسٹیشن نے ایک قابلِ ستائش اور انسانیت نواز کارروائی انجام دیتے ہوئے ایک کمسن بچی کو اس کی ماں سے بحفاظت ملا دیا۔ یہ واقعہ اس وقت پیش آیا جب بیٹ مارشل سوناونے؛ واڑی بندر بیٹ چوکی کے حدود میں معمول کی پیٹرولنگ انجام دے رہے تھے۔ پیٹرولنگ کے دوران انہیں پونا اسٹریٹ پر تقریباً تین سے ساڑھے تین سال کی ایک بچی روتی ہوئی حالت میں ملی۔ سوناونے نے فوری طور پر آس پاس موجود لوگوں سے بچی کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی، تاہم کوئی خاطر خواہ معلومات حاصل نہ ہوسکیں۔ اس کے بعد بچی کو واڑی بندر بیٹ چوکی لایا گیا۔ سینئر پولیس انسپکٹر گونڈورام بانگر کی ہدایت پر بیٹ چوکی میں بچی کی تصویر لی گئی اور اسے واٹس ایپ کے ذریعے بیٹ چوکی کے اطراف کے علاقے میں مقیم لوگوں کو ارسال کیا گیا تاکہ اس کے والدین کے بارے میں معلومات حاصل کی جا سکیں۔ تحقیقات کے دوران معلوم ہوا کہ بچی کی ماں واڑی بندر یارڈ میں لانڈری ورکر کے طور پر کام کرتی ہے۔ اس اطلاع کے بعد پولیس نے واڑی بندر یارڈ کے دفتر سے رابطہ کیا اور ان کی مدد سے لانڈری ڈپارٹمنٹ میں بچی کی ماں کی تلاش کی گئی۔ ماں کو تلاش کرنے کے بعد انہیں اطلاع دی گئی کہ ان کی بیٹی ڈونگری پولیس اسٹیشن میں محفوظ ہے اور انہیں فوراً پولیس اسٹیشن آنے کی ہدایت دی گئی۔ اس دوران بچی کو ڈونگری پولیس اسٹیشن منتقل کیا گیا جہاں اسے تھانے کے اہلکار واگھموڑے اور خاتون اہلکار کے حوالے کیا گیا۔ کچھ دیر بعد بچی کی ماں ڈونگری پولیس اسٹیشن پہنچی۔ تھانے کے اہلکار واگھموڑے نے ماں سے مکمل تصدیق کی، جس میں ان کا نام مالداسی اُسنداسی، عمر 30 سال، ساکن پونا اسٹریٹ، واڑی بندر میدان، ڈونگری، ممبئی بتایا گیا۔ تصدیق کے بعد بچی کو بحفاظت اس کی ماں کے حوالے کر دیا گیا۔

پٹنہ تقریری تقریب میں خاتون ڈاکٹر کے حجاب کے ساتھ بدسلوکی قابلِ مذمت، نتیش کمار معافی مانگیں: اسلم شیخ

ممبئی: کانگریس کے سینئر لیڈر اور رکنِ اسمبلی اسلم شیخ نے پٹنہ میں منعقدہ ایک سرکاری تقریری تقریب کے دوران وزیرِ اعلیٰ بہار نتیش کمار کی جانب سے نو منتخب مسلم خاتون ڈاکٹر نُصرت پروین کے حجاب کے ساتھ کی گئی نامناسب حرکت پر سخت تنقید کی ہے۔ اسلم شیخ نے کہا کہ یہ واقعہ نہایت افسوسناک اور قابلِ مذمت ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایک آئینی عہدے پر فائز شخص کی جانب سے کسی خاتون کے لباس اور مذہبی شناخت کے ساتھ اس طرح کا برتاؤ خواتین کی عزت، وقار اور مذہبی آزادی کی کھلی خلاف ورزی ہے۔ انہوں نے اس واقعے کو غیر شائستہ اور غیر ذمہ دارانہ قرار دیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس واقعے نے نہ صرف متاثرہ خاتون کو ذہنی اذیت میں مبتلا کیا بلکہ عوامی سطح پر خواتین کے احترام اور اقلیتوں کے حقوق پر بھی سنگین سوالات کھڑے کر دیے ہیں۔ اسلم شیخ نے زور دے کر کہا کہ ہندوستان ایک سیکولر ملک ہے جہاں ہر شہری کو اپنے مذہبی عقائد اور شناخت کے مطابق جینے کی مکمل آزادی حاصل ہے۔ کانگریس لیڈر نے کہا کہ اس طرح کے واقعات جمہوری اقدار اور آئینی اصولوں کے منافی ہیں اور انہیں کسی بھی صورت میں قبول نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے وزیرِ اعلیٰ نتیش کمار سے مطالبہ کیا کہ وہ اس حرکت پر عوام سے فوری اور غیر مشروط معافی مانگیں اور اپنی اخلاقی ذمہ داری قبول کریں۔

اسلم شیخ نے کہا کہ کانگریس پارٹی خواتین کے احترام، اقلیتوں کے حقوق اور آئینِ ہند کی پاسداری کے لیے مسلسل آواز اٹھاتی رہے گی اور کسی بھی شہری کی عزت و وقار کے ساتھ ہونے والی زیادتی پر خاموش نہیں رہے گی۔

بدلاپور-چھترپتی شیواجی مہاراج ٹرمینس اے سی لوکل کے دروازے دادر اسٹیشن پر کھلنے میں ناکام مسافر بائیکلہ میں اترنے پر ہوئے مجبور

ممبئی: سینٹرل ریلوے لائن پر ایک اے سی فاسٹ لوکل ٹرین بدھ کو ممبئی میں صبح کے رش کے اوقات میں اس وقت خلل کا شکار ہوئی جب اس کے خودکار دروازے دادر اسٹیشن پر کھلنے میں ناکام رہے۔ بہت سے مسافر ٹرین کے اندر پھنس گئے اور انہیں اگلے اسٹیشن بائیکلہ پر اترنا پڑا۔ ریلوے حکام نے واقعہ کو تکنیکی خرابی قرار دیا ہے۔ "دادر میں تکنیکی خرابی کی وجہ سے دروازے کھلنے میں ناکام رہے" ایک اہلکار نے کہا، اس معاملے کی تفتیش جاری ہے۔ یہ واقعہ صبح 10.42 بجے بدلاپور۔ چھترپتی شیواجی مہاراج ٹرمینس (CSMT) AC لوکل میں پیش آیا۔ مسافروں کے مطابق، ٹرین مقررہ وقت کے مطابق دادر میں رکی، لیکن اس کے خودکار دروازے نہیں کھلے۔ کچھ ہی لمحوں میں، ٹرین کئی مسافروں کو لے کر روانہ ہوگئی، جنہیں شہر کے مصروف ترین اسٹیشنوں میں سے ایک پر اترنا تھا۔ ایک مسافر نے بتایا کہ اگلا پڑاؤ بائیکلہ تھا، اور کئی لوگ اہم کام اور ذاتی وعدوں سے محروم ہوگئے۔"

برہن ممبئی میونسپل کارپوریشن پی پی پی ماڈل کے تحت 3 نئے ڈائلیسس سینٹرز شروع کریگی

غریبوں اور راشن کارڈ ہولڈروں کو مفت علاج کی پیشکش کرے گی۔ سانتا کروز، گوریگاؤں اور ملنڈ کے مراکز فی سیشن 500 روپے چارجز کو محدود کریں گے

ممبئی: برہن ممبئی میونسپل کارپوریشن (بی ایم سی) پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ (پی پی پی) ماڈل کے تحت شہر میں تین نئے ڈائلیسس مراکز شروع کر رہی ہے۔ یہ مراکز 30 سال کی مدت کے لیے منتخب تنظیموں کو الاٹ کیے جائیں گے، جن کا سالانہ کرایہ 1 روپے فی مربع فٹ ہوگا۔ معاشی طور پر کمزور طبقات، راشن کارڈ ہولڈرز، اور مختلف سرکاری فلاحی اسکیموں کے مستفید ہونے والے افراد کو ڈائیلاسز کا علاج مفت ملے گا، جبکہ بیمہ شدہ مریضوں کا علاج ان کی متعلقہ بیمہ پالیسیوں کی شرائط وضوابط کے مطابق کیا جائے گا۔ محکمہ صحت کے مطابق، ڈائیلاسز سینٹر سانتا کروز ویسٹ میں گارودیا نگر ڈسپنسری، گورگاؤں ایسٹ میں پہاڑی ولیج ملٹی او پی ڈی اور ملنڈ ایسٹ میں گریجابائی بلڈنگ میں قائم کیے جائیں گے۔ بی ایم سی ان احاطے میں جگہ لیز پر دے گی، جبکہ مراکز نجی ایجنسیوں کے ذریعے چلائے جائیں گے۔ یہ معاہدہ 15 سال کے لیے ہوگا، جس میں توسیع کی گنجائش ہے۔ ڈائیلاسز چارجز فی سیشن زیادہ سے زیادہ 500 مقرر کیے گئے ہیں، جس میں ادویات اور ڈاکٹروں کی فیس شامل ہے۔ ہر مرکز کی کل صلاحیت کا کم از کم 40 فیصد بی ایم سی کے ذریعے ریفر کیے گئے مریضوں کے لیے مختص کیا جائے گا۔ روزانہ کے معمول کے سیشنوں کے ساتھ ایمرجنسی ڈائیلاسز کی خدمات بھی دستیاب ہوں گی۔ بی ایم سی حکام کے مطابق یہ اقدام شہر میں گردے کی دیکھ بھال کی سہولیات کو مضبوط بنانے اور عام شہری کے لیے علاج کو سستا بنانے کی جانب ایک اہم قدم ہے۔ اہلیت اور آپریشنل حالات کے تحت، ڈائیلاسز مراکز یا تو کارپوریٹ ہسپتالوں کے ذریعے چلائے جائیں گے جن میں سپر اسپیشلٹی نیفرولوجی اور ڈائیلاسز کی سہولیات ہیں یا دیگر اداروں کے احاطے میں ایمرجنسی اور سپورٹ کیئر سمیت ڈائیلاسز کی خدمات فراہم کرنے میں تجربہ کار کمپنیوں کے ذریعے۔ کارکردگی کا آڈٹ ہر تین ماہ بعد کیا جائے گا، اور آپریٹرز کو بی ایم سی کی طرف سے ریفر کیے گئے مریضوں سے انکار کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ ہر سینٹر میں ہیپاٹائٹس کے مریضوں کے لیے آئسولیشن یونٹ کا ہونا ضروری ہے اور لازمی طور پر دو مستند ڈائلیسس ٹیکنیشنز کے ساتھ کم از کم تین سال کا تجربہ رکھنے والے نیفرولوجسٹ کو تعینات کرنا چاہیے۔ ماہانہ رپورٹیں ایگزیکٹو ہیلتھ آفیسر کو پیش کی جائیں گی، اور تمام خدمات کو انڈین سوسائٹی آف نیفرولوجی کے مقرر کردہ معیارات پر عمل کرنا چاہیے۔

روپیہ کی قیمت میں اضافے کیساتھ ہی شیئر بازاروں میں تیزی

ممبئی (یو این آئی) روپیہ کی قیمت کئی دنوں کی گراوٹ کے بعد مضبوط ہونے سے بدھ کے روز گھریلو شیئر بازار سبز نشان میں کھلے۔ بی ایس ای کا سینسیکس 176.40 پوائنٹس کے اضافے کے ساتھ 84,856.26 پوائنٹس کی سطح پر کھلا۔ تحریر لکھنے کے وقت، یہ 166.96 پوائنٹس (0.20 فیصد) بڑھ کر 84,846.82 پوائنٹس کی سطح پر تھا۔ نیشنل اسٹاک ایکسچینج کا نفٹی 50 انڈیکس بھی 42.30 پوائنٹس کے اضافے کے ساتھ 25,902.40 پوائنٹس کی سطح پر کھلا اور خبر لکھنے کے وقت یہ 58.85 پوائنٹس (0.23 فیصد) مضبوط ہو کر 25,918.95 پوائنٹس کی سطح پر تھا۔ پبلک سیکٹر کے بینکوں، آئی ٹی، آٹو، دھات، اور تیل اور گیس کے سیکٹر میں خریداری کا دبدبہ درج کیا گیا، جبکہ سرمایہ کار کیمیکل، کنزیومر ڈیوریبل اور میڈیا سیکٹرز میں فروخت پر توجہ دے رہے تھے۔ سینسیکس کی کمپنیوں میں، اسٹیٹ بینک آف انڈیا، انفوسس، ریلائنس انڈسٹریز، ایکسس بینک، ٹی سی ایس اور ایئرٹل کے حصص میں اضافہ ہو رہا ہے جبکہ آئی سی آئی سی آئی بینک، ایچ ڈی ایف سی بینک اور ٹرینٹ میں گراوٹ درج ہو رہی ہے۔ مسلسل گراوٹ سے نکلتے ہوئے روپیہ نے بدھ کے روز زبردست واپسی کی، اور ابتدائی تجارت میں 63 پیسے کی مضبوطی کے ساتھ 90.3075 روپے فی ڈالر کی سطح تک پہنچ گیا۔ گزشتہ کاروباری دن ہندوستانی کرنسی 90.9375 روپے فی ڈالر کی تاریخی کم ترین سطح پر بند ہوئی تھی۔ منگل کے روز ریزرو بینک کے ڈالر/روپیہ کے تبادلے کے پہلے مرحلے کی تکمیل کے بعد، جب مرکزی بینک نے تجارتی بینکوں سے پانچ ارب ڈالر خریدے، مارکیٹ میں امریکی کرنسی کی مانگ میں کمی آئی، جس سے روپیہ مضبوط ہوا۔ ہندوستانی کرنسی آج 11.25 پیسے کی گراوٹ کے ساتھ 91.05 فی ڈالر کی سطح پر کھلی، لیکن کچھ ہی دیر میں، یہ تیزی سے 89.9675 فی ڈالر کی سطح تک پہنچ گئی۔ تاہم، بعد میں اس کی تیزی کم ہوئی اور خبر لکھنے کے وقت یہ 63 پیسے کے اضافے کے ساتھ 90.3075 فی ڈالر کی سطح پر تھی۔

غزہ میں طوفانی بارشوں نے فلسطینی خاندانوں کا عارضی مسکن تباہ و برباد کردیا

غزہ: غزہ کی پٹی میں سول ڈیفنس کے ترجمان محمود بصل نے خبردار کیا ہے کہ شدید بارشوں اور سیلاب نے انسانی بحران کو مزید بڑھا دیا ہے اور ہزاروں فلسطینی خاندان اپنے عارضی مسکن سے محروم ہوگئے ہیں جبکہ ان کے خیمے اور 'بے گھر افراد' کے مراکز مکمل طور پر متاثر ہوئے ہیں۔ محمود بصل نے واضح کیا کہ 'بے گھر افراد' کو شدید بارش سے بچانے کے لیے متبادل حل کے طور پر موبائل شیلٹرز فراہم کیے جا رہے ہیں، کیونکہ خیمے اب مؤثر نہیں رہے اور شہریوں کے لیے خطرہ بن چکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ شیلٹرز عارضی حل ہیں اور یہ دوبارہ تعمیر کے عمل کا نعم البدل نہیں ہوسکتے۔

انہوں نے بتایا کہ سول ڈیفنس کی ٹیموں کو گذشتہ پیر کی شام سے تقریباً 200 درخواستیں موصول ہوئیں، جو شہریوں کے خیموں میں پانی بھرنے کے باعث کی گئیں اور بارش کے آغاز سے اب تک 5000 سے زیادہ ہنگامی کالز موصول ہوچکی ہیں۔

بصل نے بتایا کہ نقصان کی شدت بہت زیادہ ہے۔ 17 رہائشی عمارتیں مکمل طور پر منہدم ہوگئی ہیں جبکہ 90 سے زائد عمارتیں جزوی طور پر خطرناک حد تک متاثر ہوئی ہیں۔ اس کے علاوہ تقریباً 90 فیصد 'بے گھر افراد' کے مراکز اور خیمے مکمل طور پر زیر آب آگئے ہیں۔

انہوں نے مزید کہا کہ جزوی طور پر تباہ ہونے والے ہزاروں گھر کسی بھی لمحے مکمل طور پر منہدم ہوسکتے ہیں، جو قابض اسرائیل کی جنگ کی تباہ کاریوں کے اثرات کی وجہ سے ہے۔ گذشتہ شدید بارشوں کے دوران 17 فلسطینی شہری جان کی بازی ہار گئے، جن میں چار بچے بھی شامل ہیں۔ شہداء کے جسد خاکی ملبے تلے سے نکالنے کے حوالے سے محمود بصل نے کہا کہ سول ڈیفنس کی ٹیموں نے ریڈ کراس کے تعاون سے ملبے تلے دبے جسد نکالنا شروع کردیے ہیں اور اس کام کے لیے چھوٹے کھدائی کے آلات استعمال کیے جارہے ہیں تاکہ تنگ جگہوں تک رسائی ممکن ہوسکے۔ انہوں نے کہا کہ یہ عمل 200 گھنٹوں کی منصوبہ بندی کے مطابق جاری ہے۔ بصل نے مزید بتایا کہ 20 کھدائی کے آلات، 20 ٹرک اور 20 بیکہ استعمال کیے جائیں تو یہ عمل تقریباً 100 دن میں مکمل ہوسکتا ہے، جبکہ موجودہ وسائل کے ساتھ یہ تین سال تک جاری رہ سکتا ہے۔ ٹیموں نے ابو رمضان خاندان کے گھر کے ملبے تلے سے 30 شہداء کو نکالنے میں کامیابی حاصل کی ہے۔

اسرائیل نے کینیڈین اراکین پارلیمنٹ کو مغربی کنارے میں داخلے سے روک دیا

تل ابیب (یو این آئی) اسرائیل کی ہٹ دھرمی کا سلسلہ مسلسل جاری ہے، صیہونی حکومت نے کینیڈین اراکین پارلیمنٹ کے وفد کو مغربی کنارے میں داخلے سے روک دیا۔ بین الاقوامی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق 6 اراکین پارلیمنٹ سمیت کینیڈا کے 30 رکنی وفد کو اردن کے ایلن بی کراسنگ پر مغربی کنارے میں داخل ہونے سے منع کردیا گیا ہے۔

رپورٹس کے مطابق وفد کے تمام ارکان سے ایک دستاویز پر دستخط کرنے کا مطالبہ کیا گیا جس میں یہ تسلیم کرنا تھا کہ وہ عوامی سلامتی کے لیے خطرہ ہیں تاہم وفد نے اس مطالبے کو مسترد کردیا۔ کینیڈین حکام نے اسرائیل کے اس اقدام کو انتہائی تشویشناک اور مایوس کن قرار دیا۔ انہوں نے واضح کیا کہ اسرائیلی اقدام اس وسیع تر طرزِ عمل سے مطابقت رکھتا ہے جس کے تحت مقبوضہ علاقوں میں زمینی حقائق کا آزادانہ مشاہدہ کرنے والوں کی رسائی محدود کی جاتی ہے۔ واضح رہے کہ وفد میں پاکستانی نژاد کینیڈین ارکان پارلیمان اسلم رانا، اقرا خالد سمیت سمیر زبیری، فارس السعود، گربکس سائنی اور جینی کوان شامل تھے۔

ڈاکٹروں کا پیشہ خطرے میں، 40 فی صد افراد چیٹ جی پی ٹی پر بھروسہ کرنے لگے

نیویارک (یو این آئی) ڈاکٹروں کا پیشہ خطرے میں پڑ گیا ہے، دنیا کے سب سے طاقت ور ملک امریکہ میں 40 فی صد افراد چیٹ جی پی ٹی پر بھروسہ کرنے لگے ہیں۔ امریکہ میں ہونے والے ایک سروے میں انکشاف ہوا ہے کہ مصنوعی ذہانت (اے آئی) نے ڈاکٹروں کے پیشے کو بھی اپنی زد میں لے لیا ہے، رولنگ اسٹون نامی ویب سائٹ کے مطابق سروے میں شامل 40 فی صد افراد نے بتایا کہ وہ صحت کے معاملات پر چیٹ جی پی ٹی پر بھروسہ کرتے ہیں۔ اس سروے سے پتہ چلتا ہے کہ تقریباً 40 فی صد امریکی صحت کی علامات، بیماریوں یا علاج کے حوالے سے مشورہ لینے کے لیے چیٹ جی پی ٹی اور دیگر اے آئی پروگراموں پر انحصار کرتے ہیں۔ سروے کے نتائج میں بتایا گیا ہے کہ بہت سے لوگ اپنے صحت کے سوالات کے جوابات آن لائن چیٹ بوٹس سے تلاش کرتے ہیں، حالاں کہ ماہرین نے بھی خبردار کیا ہے کہ اے آئی طبی مشورہ دینے کا متبادل نہیں ہوسکتا اور ہمیشہ حقیقی ڈاکٹروں سے رابطہ ضروری ہے۔ نتائج کے مطابق 23 فی صد افراد مہنگے طبی اخراجات سے بچنے کے لیے اے آئی سے مدد لیتے ہیں، سروے میں شامل افراد میں کچھ نے چیٹ بوٹس کو مفید بتایا جب کہ دوسروں نے غلط یا نامکمل معلومات کے خطرے کی نشان دہی کی۔

ہیبت اللہ اخوندزادہ کی حکمت عملی القاعدہ کے مترادف: امریکی جریدہ

اسلام آباد (یو این آئی) امریکی جریدے دی نیشنل انٹرسٹ نے شیخ ہیبت اللہ اخوندزادہ کی حکمت عملی کو القاعدہ اور داعش کے مترادف قرار دے دیا۔ دی نیشنل انٹرسٹ نے رپورٹ کیا کہ اقوام متحدہ کے مطابق طالبان کے 20 سے زائد علاقائی و عالمی دہشت گرد تنظیموں سے روابط برقرار ہیں، جلد ہی دنیا کو ایک ایسی نسل سے واسطہ پڑے گا جو عالمی جہاد کو ایک دینی فریضہ سمجھے گی۔ دی نیشنل انٹرسٹ نے طالبان رجیم کے مدرسوں کے ذریعے نوجوان نسل کی ذہن سازی سے متعلق ہوش ربا انکشافات کیے ہیں اور کہا کہ طالبان نے مدرسہ اور تعلیمی نظام کو نظریاتی ہتھیار میں بدل دیا ہے۔ دی نیشنل انٹرسٹ کا کہنا تھا کہ افغانستان تعلیم کو اطاعت اور شدت پسندی کی ترغیب کے لیے استعمال کیا جارہا ہے، 2021 کے بعد مدارس کے نصاب کو عالمی جہادی نظریے کی تربیت کے لیے ڈھال دیا گیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق طالبان کی اسلام کی تشریح افغان یا پشتون روایات کا تسلسل نہیں بلکہ ایک درآمد شدہ اور آمرانہ نظریہ ہے، طالبان کا نظریہ، تعلیم نہیں بلکہ نظریاتی اطاعت گزاری ہے۔ دی نیشنل انٹرسٹ نے کہا طالبان نے واضح کیا کہ لڑکیوں کے اسکول، نصاب کی نظریاتی مطابقت ہونے کے بعد ہی کھل سکیں گے۔ لیک شدہ دستاویزات کے مطابق رہنما ہیبت اللہ اخوندزادہ طویل المدتی عالمی جہادی مشن کا تصور رکھتے ہیں، یہ حکمتِ عملی القاعدہ یا داعش سے مختلف نہیں ہے۔ مکمل کنٹرول، مدارس کے ذریعے عوام کی نظریاتی تربیت اور نظریہ کو افغانستان سے باہر پھیلانا اس حکمتِ عملی کا بنیادی عنصر ہے۔ دی نیشنل انٹرسٹ نے کہا چار کروڑ آبادی والے افغانستان میں 23 ہزار سے زائد مدارس قائم ہیں، جو تعلیم کے نام پر منظم نوجوان نسل کی ذہن سازی پر سنگین سوالات قائم کرتے ہیں۔ دی نیشنل انٹرسٹ نے کہا نظامِ تعلیم کی طالبان کے نظریہ کے مطابق تبدیلی مستقبل میں خطے اور دنیا کے لیے خطرہ پیدا کردے گی۔ طالبان کی نظریاتی تربیت کی حکمت عملی جنوبی اور وسطی ایشیا کو غیر مستحکم کرسکتی ہے۔

زہران ممدانی نے ’منا بھائی ایم بی بی ایس‘ 16 بار دیکھی: والدہ کا انکشاف

نیویارک (یو این آئی) نیویارک کے میئر زہران ممدانی کی والدہ نے بیٹے کی بالی ووڈ سے گہری وابستگی پر دلچسپ انکشافات کردیے۔ نیویارک کے نومنتخب میئر زہران ممدانی کا بالی ووڈ اور سینما سے تعلق کسی سے ڈھکا چھپا نہیں اور اس کی ایک بڑی وجہ ان کی والدہ عالمی شہرت یافتہ فلم ساز میرا نائر ہیں۔ حال ہی میں دیے گئے ایک انٹرویو میں میرا نائر نے اپنے بیٹے کی فلموں سے محبت، اس کی شخصیت اور خاندان پر اس کے اثرات سے متعلق دلچسپ باتیں شیئر کیں۔ میرا نائر کا کہنا تھا کہ زہران ممدانی بچپن میں بالی ووڈ فلموں کے بے حد شوقین رہے ہیں۔ انہوں نے کلاسک ہندوستانی فلم ’منا بھائی ایم بی بی ایس‘ اپنے نانا کے ساتھ 16 بار دیکھی اور یہ فلم ان کے لیے بچپن کی سب سے پسندیدہ فلم رہی ہے، اس کے علاوہ زویا اختر کی فلم ’لک بائے چانس‘ بھی ان کی پسندیدہ فلموں میں شامل ہے۔ انٹرویو کے دوران میرا نائر نے اپنے کیریئر کے ایک اہم موڑ کا ذکر بھی کیا۔ انہوں نے بتایا کہ جب مجھے ہالی ووڈ کی مشہور فلم سیریز ’ہیری پوٹر‘ کی ہدایت کاری کی پیشکش ہوئی تو میں اس بات پر تذبذب کا شکار تھی۔ میرا نائر کے مطابق اس وقت زہران کی عمر صرف 14 سال تھی، مگر اس نے نہایت دانشمندی سے مشورہ دیا کہ ماں، ہیری پوٹر بہت سے اچھے ہدایت کار بنا سکتے ہیں، مگر ’دی نیم سیک‘ صرف آپ ہی بنا سکتی ہیں، اس مشورے نے مجھے واضح فیصلہ کرنے میں مدد دی۔ میرا نائر نے زہران ممدانی کو اپنی سیریز ’اے سوٹیبل بوائے‘ میں مرکزی کردار کی پیشکش بھی کی، مگر زہران نے یہ پیشکش قبول کرنے سے انکار کردیا تھا۔

آئی فون فولڈ کا ڈسپلے اور کیمرہ سیٹ اپ کیسا ہوگا؟

واشنگٹن (یو این آئی) ایپل کے نئے موبائل آئی فون فولڈ کا ڈسپلے اور کیمرہ سیٹ اپ کیسا ہوگا، اس حوالے سے نئی دلچسپ تفصیلات سامنے آگئیں۔ اگلے سال توقع ہے کہ ایپل بھی فولڈ ایبل اسمارٹ فون ڈیوائسز بنانے کی دوڑ میں داخل ہوجائیگا جسے آئی فون فولڈ کا نام دیا جارہا ہے، تاہم اس کے حتمی پروڈکٹ کے نام کی ابھی تک کوئی آفیشل تصدیق سامنے نہیں آئی ہے۔ ایپل کے نئے فولڈ ایبل ڈیوائس کے بارے میں نئی تفصیلات اب معروف ویب سائٹ ڈیجیٹل چیٹ اسٹیشن کی ویبو پر ایک پوسٹ کے ذریعے سامنے آئی ہیں۔ لیک ہونے والی تفصیلات کے مطابق آئی فون فولڈ میں بائیومیٹرک تصدیق کے لیے سائیڈ ماؤنٹڈ فنگر پرنٹ سینسر کا استعمال کیا جائے گا، رپورٹ سے پتہ چلتا ہے کہ ایپل ڈیوائس میں فیس آئی ڈی شامل نہیں ہوگی اور نہ ہی انڈر ڈسپلے فنگر پرنٹ اسکینر پر انحصار کیا جائے گا۔ ایپل کا نیا موبائل بک اسٹائل کے فولڈ ایبل ڈیزائن کی طرح ہوگا جو فی الحال مارکیٹ میں سب سے زیادہ فولڈ ایبل اسمارٹ فونز استعمال کرتے ہیں۔ مرکزی فولڈنگ ڈسپلے کی پیمائش 7.58 انچ بتائی جارہی ہے اور مبینہ طور پر اس میں انڈر ڈسپلے سیلفی کیمرہ بھی موجود ہوگا، بیرونی کور اسکرین کی پیمائش 5.25 انچ بتائی جارہی ہے اور اس میں سامنے والے کیمرے کے لیے ہول پنچ کٹ آؤٹ بھی شامل ہوگا۔ آئی فون فولڈ میں ڈوئل کیمرہ سسٹم کی خصوصیت کی توقع ہے، بتایا جارہا ہے کہ سینسر میں کم از کم ایک ایم پی 48 ریزولوشن کیمرہ پیش کیا جائے گا، تاہم دوسرے کیمرے کے بارے میں مزید تفصیلات اب تک سامنے نہیں آئیں۔

قابض اسرائیل کا جنین کے مشرقی محلے پر دھاوا، مغربی کنارے میں وسیع پیمانے پر گرفتاریاں

غزہ: قابض اسرائیلی فوج نے آج بدھ کی صبح سے جنین شہر کے مشرقی محلے پر اپنے جارحانہ دھاوے جاری رکھے ہوئے ہیں۔ یہ کارروائی ایک خصوصی فورس کی دراندازی اور ایک گھر کے محاصرے کے بعد شروع ہوئی جبکہ اسی دوران مغربی کنارے کے مختلف علاقوں میں چھاپوں اور گرفتاریوں کا سلسلہ بھی برقرار رہا۔

قامی ذرائع کے مطابق قابض اسرائیلی فوج کے ایک خصوصی یونٹ نے جنین کے مشرقی محلے میں دراندازی کی جس کے فوراً بعد الجلمہ چیک پوسٹ سے مزید فوجی کمک پہنچا دی گئی۔ افواج نے محلے میں ایک رہائشی مکان پر دھاوا بول کر اسے فوجی چھاؤنی میں تبدیل کر دیا جبکہ ایک دوسرے گھر کو گھیرے میں لے لیا گیا۔ ذرائع نے بتایا کہ قابض اسرائیلی افواج نے شہریوں کے خلاف وسیع پیمانے پر حراست کی مہم شروع کر رکھی ہے اور انہیں موقع پر تفتیش کا نشانہ بنایا جارہا ہے۔ جن افراد کو گرفتار کیا گیا ان میں موسیٰ نافذ جلاد، شیخ ناصر ابوزید، مصعب ابو جم※ور، لؤی فرحان السعدی، معتز الزرعینی، یوسف خلیل سلیط، عز البدویہ، مؤمن السباعنہ، سلیمان الصباح، یزن سلیمان الصباح اور نضال عبدالہادی شامل ہیں۔

قابض اسرائیلی افواج نے مغربی کنارے کے مختلف علاقوں میں بھی چھاپوں اور گرفتاریوں کی کارروائیاں انجام دیں جن میں قلقیلیہ کے مشرق میں واقع بلدہ عزون پر دھاوے کے دوران ایک نوجوان کی گرفتاری اور رام اللہ کے مشرق میں الجلزون کیمپ سے ایک اور نوجوان کو حراست میں لینا شامل ہے۔

مغربی کنارے کے متعدد علاقوں میں قابض اسرائیلی فوج کی یلغار دیکھی گئی۔ ان علاقوں میں رام اللہ کے مغرب میں بلدہ بیتونیا، نابلس کے جنوب میں بلدہ حوارہ اور بلدہ عوریف، شہر کے مشرق میں کفر قلقیل، الخلیل کے شمال میں بلدہ بیت امر اور العروب کیمپ، جنین میں بلدہ قمحہ اور بلدہ عرابہ، مقبوضہ بیت المقدس گورنری کے شمال میں بلدہ عناتا اور طولکرم کے شمال میں بلدہ صیدا شامل ہیں۔

اسی تناظر میں قابض اسرائیلی افواج نے بیت لحم شہر پر دھاوے کے دوران شارع القصف اور جبل ہندازہ کے علاقوں میں متعدد گھروں کی تلاشی لی اور دو آزاد کرائے گئے اسیران شیخ حسن الوردیان اور ان کے صاحبزادے اسید کو دوبارہ گرفتار کرلیا۔

صہیونی آبادکاروں کی سفاکیت، رام اللہ میں فلسطینی گاڑیاں نذرِ آتش

رام اللہ: قابض اسرائیل کے صہیونی آبادکاروں نے آج بدھ کی صبح سویرے وسطی مغربی کنارے میں رام اللہ کے شمال مشرق میں واقع عین یبرود گاؤں پر حملہ کرتے ہوئے متعدد فلسطینی گاڑیوں کو آگ لگادی۔ مقامی ذرائع نے بتایا کہ آبادکاروں کا ایک گروہ علی الصبح گاؤں میں داخل ہوا اور گھروں کے سامنے کھڑی کئی فلسطینی گاڑیوں کو نذرِ آتش کردیا جبکہ دیواروں پر نسل پرستانہ اور نفرت انگیز نعرے بھی تحریر کیے۔ ذرائع کے مطابق آبادکاروں نے دیواروں پر جو دھمکی آمیز پیغامات لکھے ان پر "کتائب الملک داود" کا نام درج تھا۔ مغربی کنارے میں حملوں کی ذمہ داری قبول کرنے کے لیے "وحوش التلال" اور "فتیان التلال" جیسے شدت پسند صہیونی گروہ اسی نام کا استعمال کرتے ہیں۔ صہیونی آبادکاروں کے جتھے قابض اسرائیلی حکام اور اس کی انتہا پسند دائیں بازو کی حکومت کی مکمل سرپرستی اور تحفظ میں مغربی کنارے کی فلسطینی زمینوں پر اپنی جارحیت اور دہشت گردی جاری رکھے ہوئے ہیں۔ اس حکومت کا مقصد فلسطینیوں کی مزید املاک ہتھیانا اور انہیں ان کی سرزمین سے بے دخل کرنا ہے۔ "فتیان التلال" اور "تدفیع الثمن" جیسے گروہوں سے لے کر اب مقبوضہ مغربی کنارے کی پہاڑیوں میدانوں اور وادیوں میں پھیلنے والے نئے رجحان "وحوش التلال" تک آبادکاروں کی دہشت گردی شدت اختیار کرتی جارہی ہے جو پہلے سے زیادہ منظم اور وسیع پیمانے پر پھیل چکی ہے۔

غزہ میں اسرائیلی بالادستی اور نگرانی قبول نہیں، اسرائیل کا غاصبانہ تسلط ختم کرایا جائے: خالد مشعل

غزہ: اسلامی تحریک مزاحمت "حماس" کے بیرونِ ملک سربراہ خالد مشعل نے قابض اسرائیل کے قبضے اور کسی بھی قسم کی بالادستی کو دوٹوک انداز میں مسترد کرتے ہوئے مغرب سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اپنے مؤقف پر نظرِ ثانی کرے، فلسطینیوں کی آزادی کی امنگوں کی حمایت کرے اور قابض اسرائیل کے ناجائز قبضے کے خاتمے کے لیے عملی کردار ادا کرے۔

قطر کے دارالحکومت دوحہ میں صحافی جیرمی اسکاہل کے ساتھ ویب سائٹ ڈراپ سائٹ کو دیے گئے ایک جامع انٹرویو میں خالد مشعل نے کہا کہ ہم ہر اس فریق کی مخالفت کرتے ہیں جو ہمارے معاملات میں مداخلت کرے یا ہمارے دشمن کی حمایت کرے۔ تاہم ہم امریکہ، یورپ اور پوری دنیا کے ساتھ ثقافتی اور تہذیبی تبادلے کے لیے کھلے دل سے تیار ہیں جیسا کہ یہ خطہ تاریخ میں تہذیبوں کا گہوارہ رہا ہے اور باہمی مفادات کے نظم و نسق کی روایت رکھتا ہے۔

انہوں نے امریکہ سے مطالبہ کیا کہ وہ حماس اور دیگر فلسطینی سیاسی دھڑوں کے ساتھ براہِ راست اور سنجیدہ مذاکرات کے حقیقی عمل میں داخل ہوں تاکہ دوستانہ دوطرفہ تعلقات قائم کیے جاسکیں۔

نسل کشی کی جنگ

خالد مشعل نے زور دے کر کہا کہ غزہ میں قابض اسرائیل کی جانب سے کی جانے والی بے مثال جارحیت درحقیقت نسل کشی کی جنگ ہے جو دہائیوں قبل یہودیوں کے ساتھ پیش آنے والے المیے کی ہولناک تکرار ہے۔

انہوں نے کہا کہ آج وہی فریق فلسطینی عوام کے خلاف ہولوکاسٹ اور نسل کشی کی جنگ مسلط کر رہا ہے اور محض 365 مربع کلومیٹر سے بھی کم رقبے پر پھیلی ایک چھوٹی سی پٹی میں بدترین اور مہلک ترین تباہ کن ہتھیار استعمال کیے جارہے ہیں۔

اسلحہ حوالے کرنے کا معاملہ

خالد مشعل نے مزاحمتی فورسز کا اسلحہ حوالے کرنے کے خیال کو سختی سے مسترد کرتے ہوئے کہا کہ قابض اسرائیل پر کسی بھی درجے میں اعتماد ممکن نہیں۔ انہوں نے کہا کہ فلسطینی عوام کو اسرائیلیوں پر اعتماد ہے نہ ہی قابض اسرائیل پر۔ اسرائیل کی تاریخ قتلِ عام، بدعہدی اور ہر معاہدے کی خلاف ورزی سے بھری پڑی ہے۔

انہوں نے نشاندہی کی کہ بنجمن نیتن یاہو اور اس سے پہلے آنے والے تمام اسرائیلی گماشتوں کا ریکارڈ قتلِ عام سے اٹا ہوا ہے۔

خالد مشعل نے فلسطینی اتھارٹی کے ساتھ قابض اسرائیل کے تجربے کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ یہاں تک کہ یاسر عرفات جنہوں نے اوسلو معاہدے پر دستخط کیے تھے انہیں زہر دے کر شہید کیا گیا جبکہ محمود عباس جنہوں نے انتہائی کشادہ دلی کے ساتھ اوسلو اور امن عمل کو آگے بڑھایا آج رام اللہ میں اپنے ہی ہیڈکوارٹر میں محصور ہوکر رہ گئے ہیں اور ان کے پاس کوئی حقیقی اختیار نہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ آج بنجمن نیتن یاہو بزلیل سموٹریچ اور ایتمار بن گویر فلسطینی اتھارٹی کو کمزور کر رہے ہیں اور فلسطینی ٹیکسوں کی رقوم ضبط کیے ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ فلسطینی ثقافت تاریخ اور زمینی حقیقت دونوں کے اعتبار سے اسرائیلی پر اعتماد کی نفی کرتی ہے۔ وہ ایک مجرا اور غدار دشمن ہے۔ اسی لیے فلسطینیوں کا اپنے اسلحے سے وابستہ رہنا فطری امر ہے۔ یہ اسلحہ کوئی اضافی یا ثانوی چیز نہیں بلکہ قبضے کے سائے میں ہمارے وجود سے براہِ راست جڑا ہوا ہے۔

انہوں نے وضاحت کی کہ کسی آزاد معاشرے میں شہری سیاسی ذرائع سے اپنی ریاست سے معاملہ کرتا ہے مگر جب قوم قبضے کے تحت ہو تو مزاحمت ایک فطری اور ناگزیر راستہ بن جاتی ہے۔ خالد مشعل نے زور دیا کہ فلسطینیوں کی مزاحمت اور اسلحے سے وابستگی بالکل فطری ہے جیسا کہ دنیا بھر کی اقوام نے قابض قوتوں کے خلاف کیا۔

اسلحے سے متعلق حکمتِ عملی کے حوالے سے انہوں نے کہا کہ جب ٹرمپ منصوبہ پیش کیا گیا تو حماس کا مؤقف واضح تھا کہ اسلحہ سے دستبرداری کے راستے پر نہیں جایا جائے گا کیونکہ یہ ٹکراؤ تشدد اور براہِ راست تصادم کا سبب بنے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہم کسی سے ٹکراؤ نہیں چاہتے مگر طاقت کے زور پر اسلحہ چھینے جانے کو ہرگز قبول نہیں کریں گے۔ انہوں نے اس ضمن میں چند بنیادی ضمانتوں کی وضاحت کی۔

اول۔ حماس اور مزاحمتی قوتوں کے ہتھیار محفوظ رکھے جائیں، نہ استعمال ہوں نہ نمائش کی جائے اور سنجیدہ خود مختار فیصلے کے تحت ایک طرف رکھ دیے جائیں کیونکہ حماس کے پاس وعدے کی پاسداری کا مضبوط ریکارڈ موجود ہے۔

دوم: نام نہاد بین الاقوامی استحکام فورسز کو سرحدوں پر فریقین کے درمیان حدِ فاصل کے طور پر قبول کیا جاسکتا ہے غزہ کے اندر اس کا کردار قبول نہیں، جیسا کہ بنجمن نیتن یاہو چاہتا ہے تاکہ فلسطینیوں سے ٹکرا کر ان کا اسلحہ چھینا جائے۔

سوم: ہم نے جنگ بندی کی پیشکش کی جو حماس اور فلسطینی مزاحمت کی سنجیدگی کا ثبوت ہے۔ یہ جنگ بندی پانچ سات یا دس سال کی ہوسکتی ہے جس پر اتفاق ہوجائے اور جنگ بندی کا مطلب ذمہ دارانہ پابندی ہے۔

چہارم: تینوں ثالث ممالک اور ان کے ساتھ وہ عرب اور اسلامی ممالک جن کے حماس، جہاد اسلامی اور مزاحمتی قوتوں سے اچھے تعلقات ہیں فلسطینی فریق کے لیے اسرائیلی اور امریکی فریق کے سامنے ضمانتیں فراہم کرسکتے ہیں۔

انہوں نے زور دیا کہ اصل سوال فلسطینی فریق کی پاسداری نہیں بلکہ مسئلہ اسرائیلی فریق ہے جو اپنی فطرت اور تاریخ کے اعتبار سے غدار ہے اور اس کے پاس مہلک اسلحہ موجود ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسئلہ یہ نہیں کہ قابض اسرائیل کو کیسے محفوظ بنایا جائے بلکہ یہ ہے کہ نہتے فلسطینی عوام کو کیسے تحفظ دیا جائے۔

انہوں نے واضح کیا کہ مزاحمتی اسلحہ کا مطلب یہ نہیں کہ ہم ریاستوں کی طرح مسلح ہیں۔ ہم ایک تقریباً نہتی قوم ہیں اور ہم نے صرف اتنا اسلحہ حاصل کیا جتنا اپنے دفاع کے لیے ممکن تھا۔ خالد مشعل نے کہا کہ امریکی حقیقت پسندانہ ذہنیت اور صدر ٹرمپ کی حقیقی خواہش کہ غزہ کو ایک مسلسل رستے ہوئے زخم کے طور پر باقی نہ رہنے دیا جائے جو دنیا کو بے چین اور انسانی ضمیر کو جھنجھوڑتا ہے نیز مغربی دارالحکومتوں میں قابض اسرائیل کی سفاکیت سے بڑھتی اکتاہٹ ایک حقیقی موقع پیدا کرسکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حماس واضح ضمانتوں اور پاسداری کے ثابت شدہ ریکارڈ کے ساتھ یہ موقع پیش کر رہی ہے جبکہ اس کے سوا کوئی بھی راستہ عملی ہے نہ ہمارے لیے قابلِ قبول۔

حماس کے خاتمے کی سازشیں

امریکی منصوبوں کے حوالے سے جن میں حماس کو جڑ سے اکھاڑنے کی بات کی جاتی ہے خالد مشعل نے کہا کہ اگر امریکہ خطے میں استحکام چاہتا ہے تو اسے آگ پر تیل ڈالنے سے گریز کرنا ہوگا کیونکہ اس سے عدم استحکام بڑھے گا۔ انہوں نے واشنگٹن کو عراق جیسے ناکام تجربات دہرانے سے خبردار کرتے ہوئے کہا کہ حماس محض ایک عسکری تنظیم نہیں بلکہ ایک مزاحمتی تحریک ہے جس کا عسکری ونگ بھی ہے اور سماجی پہلو بھی۔ انہوں نے کہا کہ حماس فلسطینی عوام میں گہرائی تک پیوست ہے اور معاشرے کے ہر شعبے کا حصہ ہے۔ انہوں نے بتایا کہ دو دہائیوں کے دوران حماس نے معاشرے کو مؤثر انداز میں چلایا اپنی غلطیوں سے سیکھا تجربہ حاصل کیا اور استحکام پیدا کیا۔ اہلِ غزہ جانتے ہیں کہ حماس سے قبل سیکیورٹی کی صورتِ حال بگڑی ہوئی تھی اور بے قابو گروہ سرگرم تھے۔ انہوں نے کہا کہ حماس نے اس صورتِ حال کو اعلیٰ صلاحیت کے ساتھ سنبھالا اور عوامی امن و سلامتی کو یقینی بنایا باوجود اس کے کہ اس دوران ظالمانہ محاصرہ مسلط رہا۔

انہوں نے زور دیا کہ غزہ میں کسی غیر فلسطینی اقتدار کے قیام کی کوئی بھی کوشش ناقابلِ قبول اور ناکامی سے دوچار ہوگی اور اس کے سنگین نتائج برآمد ہوں گے۔ یہ صرف حماس سے نہیں بلکہ پورے فلسطینی معاشرے سے ٹکراؤ ہوگا۔ انہوں نے خبردار کیا کہ غزہ میں کسی بھی غیر ملکی قوت یا انتظامیہ کو فلسطینی قابض طاقت کے طور پر دیکھیں گے جس سے لازمی طور پر تصادم پیدا ہوگا کیونکہ فلسطینی عوام یہ قبول نہیں کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ فلسطینی عوام خود اپنی حکمرانی کے حق دار ہیں اور اپنے فیصلے خود کریں گے۔ خالد مشعل نے بتایا کہ حماس نے راستہ مختصر کرنے کے لیے عملی قدم اٹھایا اور انتظامیہ سے واقعی دستبردار ہوگئی نہ کہ محض نعرے کی حد تک اور یہ معاملہ مصر قطر اور ترکیہ جیسے ثالثوں کے سپرد کیا گیا تاکہ فلسطینی فلسطینی مکالمے کے ذریعے ایک ٹیکنوکریٹ انتظامیہ قائم کی جائے۔ انہوں نے انکشاف کیا کہ تین ہفتے قبل اس تجویز کو حتمی شکل دی گئی جس میں 40 باوقار فلسطینی ٹیکنوکریٹس کے نام پیش کیے گئے اور ان میں سے آٹھ کا انتخاب ہوا۔

انہوں نے کہا کہ یہ عمل تیزی سے مکمل ہونا تھا مگر تاخیر اس لیے ہوئی کہ سب قابض اسرائیل کے دوسرے مرحلے کے طرزِ عمل اور امریکہ کے دباؤ کے منتظر تھے۔ انہوں نے بتایا کہ صدر ٹرمپ کے حالیہ بیانات سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ عمل آئندہ سال کے آغاز میں شروع ہوسکتا ہے مگر رکاوٹ قابض اسرائیل ڈال رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سیز فائر معاہدے کے پہلے مرحلے کی شرائط پوری نہیں کی گئیں کیونکہ قابض اسرائیل نے امداد رہائش خیموں اور شیلٹرز کی فراہمی، غذائی اور طبی امداد ہسپتالوں کی بحالی اور رفح کراسنگ کے دونوں اطراف کھولنے سے متعلق وعدے توڑے جیسا کہ ٹرمپ منصوبے اور سلامتی کونسل کی قرارداد میں طے تھا۔ انہوں نے زور دیا کہ حماس اور فلسطینی مزاحمت نے ہر شق پر عمل کیا جبکہ قابض اسرائیل نے متعدد وعدے پامال کیے اور مختلف بہانوں سے قتل و غارت جاری رکھی۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا مطالبہ بحیثیت فلسطینی شہری یہ ہے کہ پہلے مرحلے کی تمام شرائط پر قابض اسرائیل کو عمل درآمد پر مجبور کیا جائے اس کے بعد دوسرے مرحلے کی طرف بڑھا جائے۔ انہوں نے واضح کیا کہ جس طرح حماس نے پہلے مرحلے پر عمل کیا اسی طرح دوسرے مرحلے کے لیے بھی تمام فلسطینی قوتیں ثالثوں کے ساتھ سنجیدہ مکالمے کے ذریعے وعدہ بند ہیں مگر بنجمن نیتن یاہو کی من مانی کے مطابق نہیں بلکہ طے شدہ معاہدے کے مطابق ہوگا۔ خالد مشعل نے کہا کہ فلسطینی عوام قبضے کے تحت جینا قبول نہیں کرتے اور قبضے سے نجات کے دو ہی راستے ہیں یا تو ہم مزاحمت کریں جو بین الاقوامی قانون کے تحت ہمارا حق ہے یا دنیا ہماری مدد کرے جیسا کہ ماضی میں دیگر اقوام کے ساتھ کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم آسان راستہ ترجیح دیتے ہیں مگر جب دنیا نا کام ہوجائے تو مزاحمت کے سوا کوئی چارہ نہیں رہتا۔ سیاسی میدان میں انہوں نے کہا کہ حماس حقیقی جمہوریت پر یقین رکھتی ہے نہ کہ وہ جو امریکہ یا قابض اسرائیل مسلط کرنا چاہتے ہیں جہاں نتائج پہلے سے طے ہوں۔ انہوں نے کہا کہ فلسطینی عوام آزاد، شفاف انتخابات کرانے اور خود اپنے نظام کو چلانے کی صلاحیت رکھتے ہیں جو ایک مضبوط اور باوقار قیادت کو جنم دیں گے۔

روزنامہ صحافت اردو ویب ایڈیشن برمنگھم (یو۔کے۔) کو پبلشر نغمہ امیر نے ٹیڈنگٹن گروپیری بار برمنگھم بی۔42 آئی آر جی یو۔کے۔ سے شائع کیا۔ پروپرائٹر و گروپ ایڈیٹر: امان عباس، ریزیڈینٹ ایڈیٹر: امیر مہدی، بیورو چیف: نغمہ امیر، ای۔میل: Naghmaamir@rediffmail.com، موبائل نمبر: 386368 7897 44+

قارئین کو مشورہ: "صحافت" میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے۔ صحافت میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے مواد اور دعوؤں کے بارے میں ادارہ صحافت ذمہ دار نہیں ہوگا، اس کی کل ذمہ داری اشتہار دہندہ کی ہوگی۔